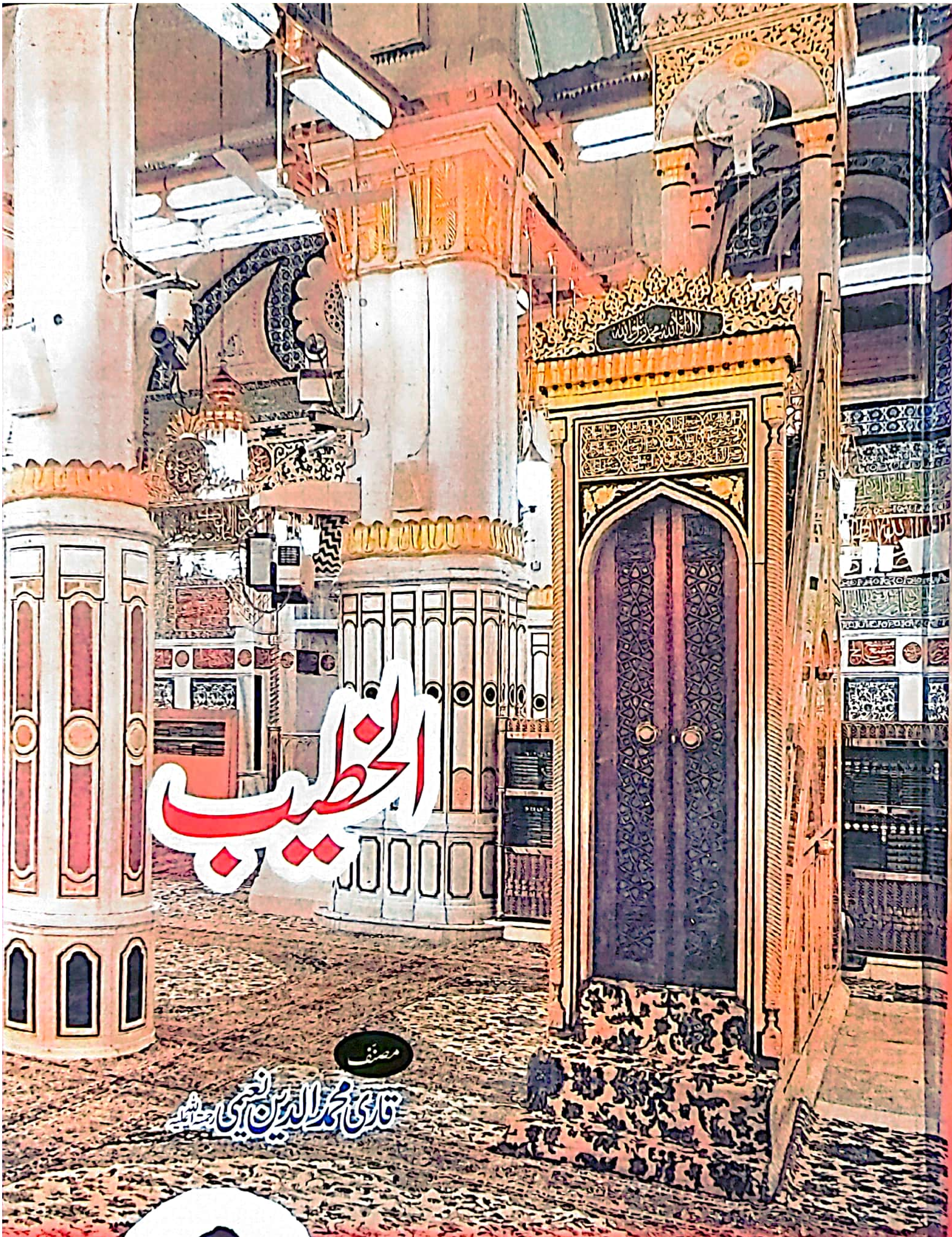

الخطیب

مصنف

قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

9

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

الخطیب
قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ نعیمیہ رضویہ
9

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اذا كان يوم القيمة كنت امام النبيين وخطيبهم (مشکوٰۃ)

الخطيب

حصہ نہم

المعروف حسنِ خطابت

مصنف

خطیبِ اہلِ سنّت

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد، فیصل آباد فون نمبر 2001927 ,2612853 (041)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ نمبر RJSe/FSD/56/2004/287 کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

نام کتاب ---- الخطیب (حصہ نہم، المعروف حُسنِ خطابت)

از افادات ------- قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب ------ صاحبزادہ قاری نعیم الدین نعیمی

کمپوزنگ ------ طاہر حسین (جی صاحب کمپیوٹرز)

طباعت ------- یو اینڈ می پرنٹرز' لاہور

پروف ریڈنگ ----- قاری محمد عمر باسط ایم۔اے

ہدیہ ------ 150.00

کوڈ نمبر ------- 25Mu9

رابطہ: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

موبائل نمبر 0300-9650136

ضیاء القرآن پبلیکیشنز۔ گنج بخش روڈ لاہور: 042-7221953

مکتبہ نوریہ رضویہ: گلبرگ A فیصل آباد: 041-2626046

ناشر مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد، رضا آباد گلی نمبر 12 فیصل آباد، فون: 041-2612853

اِنتساب

بحضور سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین

والآخرین حضور نبی اکرم **صلّی اللہ علیہ وسلّم** واصحابہ

اجمعین وبارک وسلم کے نام!

نذرِ عقیدت

بصد رخلوص و نیاز بحضور امیر اہلسنت

حضرت مولانا **شاہ احمد نورانی** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امیر جمعیت علمائے پاکستان

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

گدائے کوچہ لاثانی

قاری محمد نعیم الدین نعیمی نقشبندی مجددی

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

پیش لفظ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ.

چشمِ فلک گواہ ہے کہ کفر واسلام کی جنگ، حق وباطل کی مخاصمت، خیر وشر کی لڑائی، نور وظلمت کا مقابلہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ ہدایت اور گمراہی دو متضاد راستے ہیں جو دن اور رات کی طرح کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے۔

وَ مَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ	''اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں
وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ	اور نہ ظلمات اور نور (برابر ہیں) اور نہ
وَ لَا الْحَرُوْرُ وَ مَا يَسْتَوِی الْاَحْيَآءُ	سایہ اور دھوپ (برابر ہیں) اور نہ
وَلَا الْاَمْوَاتُ. [پ۲۲، آیت ۱۵]	زندے اور مُردے برابر ہیں۔''

اندھا اور آنکھوں والا، نور وظلمت، دھوپ اور سایہ اور زندہ ومردے برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح راہِ ہدایت اور گمراہی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ہدایت پھول ہے اور گمراہی خار ہے، ہدایت نور ہے، گمراہی نار ہے، ہدایت وفا ہے، گمراہی دغا ہے۔ ہدایت لقائے یار ہے، گمراہی راہ فرار ہے، ہدایت کامیابی ہے، گمراہی بربادی ہے، ہدایت قربِ رحمانی ہے، گمراہی معیتِ شیطانی ہے، ہدایت انعامِ خداوندی ہے، گمراہی غضب الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ	''اور اللہ جسے چاہے اُسے ہدایت دیتا ہے''

ہدایت کرمِ خداوندی ہے، ہدایت ذریعۂ نجات ہے، ہدایت راہِ جنت ہے۔ مالک الملک جل وعلا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے ہی ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔۔۔ جنھوں نے مخلوقِ خدا کو درسِ ہدایت دیا۔ دورِ ظلمت میں نور کی شمع کو روشن فرمایا۔ دم توڑتی ہوئی انسانیت کو سہارا دے کر جلا بخشی۔ تاریک دلوں کو نورِ ایمان سے منور کیا۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کو درندگی کے غول سے نکال کر صفِ بندگی میں لا کھڑا کیا۔ خونخواری سے نجات دلا کر غم خواری کا جذبہ بخشا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم گواہ ہے کہ مالک الملک کی بھیجی ہوئی جماعت انبیاء کے ہر فرد نے، بزمِ ہدایت کے ہر ستارے نے اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اپنے قول وفعل، سیرت وکردار کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے مخلوقِ خدا کو راہِ ہدایت کی دعوت اور معرفتِ خداوندی کا درس، نیکی کی عظمت، اعمالِ صالحہ کی برکت سے آگاہ فرمایا۔ خوش نصیب لوگوں نے اُن کی دعوت کو، دل و جان سے تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ رب العالمین جل وعلا کی رضا اور خوشنودی کو پالیا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد آمد اور اُن کی تبلیغ سعید اور فیضانِ نبوت کی تقسیم کا سلسلہ ہمارے آقا ومولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تشریف لانے سے قبل تک جاری رہا اور جب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوہ گری ہوئی، تو اللہ رب العالمین نے اعلان فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ. [پ۲۲]

ارشادِ خداوندی کے مطابق تا قیامِ قیامت کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور نہ

ہی کوئی آسمانی کتاب نازل ہوگی۔۔۔حضور سلطان دو جہاں رسول مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی ساری کائنات کے لیے نبی ہیں۔آپ ہی کے دین اور فرمان کی تابعداری ذریعۂ نجات ہے۔

دینِ اسلام پر عمل پیرا رہنے میں کامیابی کا راز ہے۔علماءِ حق نے اسی دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا ہے۔حضور تاجدارِ انبیاء محبوب کبریاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کے علمائے حق، جماعت مفسرین و محدثین و فقہاء کرام و مبلغین نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے جو دینِ اسلام کی خدمت فرمائی، اس پر انہیں جتنا بھی خراجِ تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

اس بندۂ ناچیز کو اللہ رب العالمین جل وعلا کے فضل و کرم، اُس کے محبوب مکرم حضور تاجدارِ انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل اور مرشدِ ذی وقار کی نظرِ عنایت کے صدقے اس کارِ خیر میں حصہ لیتے ہوئے الخطیب حصہ اول، الخطیب حصہ دوم، الخطیب حصہ سوم المعروف ''تاجدارِ مصر''، الخطیب حصہ چہارم المعروف ''خطباتِ نعیمیہ'' الخطیب حصہ پنجم المعروف ''انوارِ خطابت'' الخطیب حصہ ششم المعروف ''مخزنِ خطابت'' تک میرے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے طباعت جاری رکھا اور اُن کے وصال کے بعد دوست احباب کے پرزور اصرار پر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو قبلہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر شدہ مواد جو کہ ابھی زیرِ طبع تھا میں نے اس مواد کو لیا اور اُسے اپنے حساب سے ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں الخطیب حصہ ہفتم المعروف ''جمالِ خطابت'' الخطیب حصہ ہشتم المعروف '' خطباتِ لاثانیہ'' اور اب الخطیب حصہ نہم ''المعروف حسنِ خطابت'' پیش کر رہا ہوں۔لہٰذا اللہ رب العزت جل وعلا

کے حضور دعا ہے کہ بوسیلۂ سرورِ کونین حضور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم میری اس سعیٔ جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور میرے لیے میرے والدین کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔آمین۔

آخر میں اپنے اُن احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بذریعہ خطوط میری حوصلہ افزائی فرما کر مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ بخشا اور بالخصوص میرے مخلص اور عزیز دوست، جناب قاری محمد عبدالجبار نعیمی صاحب اور حافظ محمد شہباز نعیمی اور برادر محترم صاحبزادہ قاری محمد امین الدین نعیمی صاحب ان سب کا میں شکرگزار ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔اور میں اپنے استاد محترم جناب قاری محمد رمضان نجم الباروی کا نہایت شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ بہت شفقت فرمائی ان کے بعد میں جناب طاہر حسین (جی صاحب کمپیوٹرز) کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود میری جملہ تصانیف کی کمپوزنگ بڑی لگن اور محنت سے فرما کر ان کے حسن کو دوبالا کر دیا۔اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!

اور آخر میں قاری محمد عمر باسط (ایم۔اے۔اسلامیات) کا نہایت شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے الخطیب حصہ ہفتم، ہشتم، نہم، دہم ان تمام کتابوں کے مسودات کی پروف ریڈنگ کر کے اس کو ترتیب دینے میں میری مدد فرمائی۔اللہ اُن کے علم میں اور اضافہ فرمائے۔

طالبِ دعا:

قاری محمد نعیم الدین نعیمی

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

عرض مرتب

خالقِ کائنات کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور نعمت کبریٰ حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے امتی ہونے کا شرف عظیم عطا فرمایا اور پیغامِ حق بندگانِ حق تک پہنچانے کی سعادت سے مشرف فرمایا۔ اور عالم اسلام کے عظیم عالم۔ قاری شہرہ آفاق خطیب، عظیم مصنف ومؤلف حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی فرزندگی کی عظیم سعادت سے نوازا۔

قبلہ والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں تصنیف و تالیف کے کام کو بڑی محنت اور تیزی سے جاری فرما رکھا تھا۔ آپ کے تالیفی کام کا بہت سا حصہ آپ کی زندگی میں ہی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکا تھا۔ اور بہت سا کام غیر مرتب شکل میں موجود تھا۔ آپ کی مشہور و معروف تصنیف الخطیب کی چھ جلدیں منظر عام پر آ چکی تھیں۔ اور آپ کے وصال کے بعد قارئین کرام اور علمائے عظام کا شدید تقاضا اس امر پر مجبور کرنے لگا کہ آپ کا غیر مرتب شدہ تحریری مواد ترتیب دے کر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنا میرے لیے انتہائی مشکل اور اہم تھا۔ دوست احباب کے بھرپور تقاضے کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس عظیم کام کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج اُس کی توفیق اور رحمت سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ الخطیب کا حصہ ہفتم، ہشتم، نہم، دہم ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا

ہوں ان حصوں کو ترتیب دیتے ہوئے میں نے قبلہ والد محترم کا تحریری غیر مرتب شدہ مواد اس انداز سے ترتیب دیا کہ جہاں ضروری تھا وہاں اپنی طرف سے اشعار اور مواد کو بھی شامل کیا ہے۔

اس عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کے سلسلہ میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون کیا میں دل کی گہرائیوں سے اُن کا شکر گزار ہوں بالخصوص عالم اسلام کے عظیم قاری قاری علی اکبر نعیمی بانی (النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی اسلام آباد) جن کے پُرزور تقاضے نے مجھے یہ کام شروع کرنے کی ترغیب دی۔ اور برادرِ خورد صاحبزادہ قاری محمد امین الدین نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ رحمت اسلام عیدگاہ رضا آباد فیصل آباد کہ انہوں نے والد گرامی کے اس تحریری کام کو ترتیب دینے میں میرا بھرپور ساتھ دے کر میرے عظم اور میری ہمت کو جوان رکھا۔ اس کے علاوہ میرے استاذ المحترم استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد رمضان نجم الأباروی صاحب اور جناب مولانا سلطان محمود نعیمی ناظم اعلیٰ مدرسہ کلیم شہید کالونی نمبر 1 فیصل آباد اور حضرت مولانا مفتی عبدالجبار نعیمی خطیب جامع مسجد اسماعیل کمال آباد فیصل آباد اور ڈاکٹر حافظ محمد شہباز نعیمی صاحب میری انتہائی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی زیرِ نگرانی اس کام کو ترتیب دلوایا۔

اس سارے ترتیب شدہ مواد کی آخری پروف ریڈنگ کی ذمہ داری جناب قاری محمد عمر باسط (ایم اے عربی زبان وادب ایم علوم اسلامیہ ایم اے اردو ادب) صاحب کے ذمہ لگائی گئی اور انہوں نے دن رات محنت کر کے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا میں اُن کا بھی اس تعاون پر شکر گزار ہوں۔

علاوہ ازیں جناب طاہر حسین صاحب (جی صاحب کمپیوٹرز) میرے

Scanned with CamScanner

انتہائی شکریے کے حق دار ہیں۔ کہ انہوں نے بڑے شوق لگن اور محنت کے ساتھ اس سارے مواد کی کمپیوٹر کمپوزنگ کی۔ اس کے علاوہ وہ تمام احباب اور مدرسے کے طلباء جو گاہے بگاہے اس کام میں میری معاونت کرتے رہے۔ میں اُن کا بھی شکر گزار ہوں اور سب سے بڑھ کر میں اپنے پاک پروردگار کا بے حدو حساب شکرادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے محبوب کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دین کے اس عظیم کام کو سرانجام دینے کی مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہمت اور سعادت نصیب فرمائی۔

طالب دُعا:

صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

خطیب سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد

موبائل 0300-9650136

فون آفس: 041-2612853

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

مقدمہ

نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ وَ نُصَلِّيۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيۡبِهِ الۡكَرِيۡمِ.

اہل اللہ کی محبت وعقیدت بندۂ مومن کے لیے ایک بیش بہا سرمایہ ہے۔ اس سرمایہ کی برکت سے اُس کا ایمان وایقان اور اسلام محفوظ ومأمون رہتا ہے۔ اس عظیم سرمایہ کے انتہائی قیمتی اور بیش بہا ہونے کا مبینہ ثبوت یہ ہے کہ ہر دور اور ہر عہد کے مذہبی چوروں اور دینی ڈاکوؤں کی نظر اور دل ودماغ کا اولین نشانہ یہی متاعِ عظیم رہی ہے۔ بلکہ اس ایمان وکفر کی کشمکش کے نقطۂ آغاز پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو اس کی بنیادی وجہ بھی یہی دکھائی دیتی ہے۔ اس موقع پر جو منظر ہمیں دکھائی دیتا ہے اُس میں ایمان بحکم الٰہی ایک ہستی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اپنی عقیدت ومحبت کا مظہر بننے کے لیے سجدہ ریز دکھائی دیتا ہے اور کفر اس عقیدت ومحبت سے تو درکنار حکم خداوندی سے بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کے سامنے جھکنے سے صاف انکاری نظر آرہا ہے۔ نہ صرف خود انکاری ہو رہا ہے بلکہ بارگاہ ایزدی سے مہلت مانگ کر اس بات کا عہد کرتا دکھائی اور سنائی دیتا ہے کہ تا قیام قیامت بندوں کی اس متاع عزیز پر ڈاکہ زن رہوں گا اور اُن سے تیرے پیاروں کی محبت وعقیدت کی دولت چھین کر اُنہیں متاعِ ایمان وایقان سے محروم وبے مایہ کر کے رہوں گا اور انہیں اہل اللہ کی محبت وعقیدت کے سرمائے سے عاری اور کفر وبے عصیاں کے پجاری بنانے کی سرتوڑ کوشش کروں گا۔ اس مدعی کو عصیان ابلیس لعین کے اس عہد کے جواب میں خالق ومالک دوجہاں کی

Scanned with CamScanner

بارگاہ سے جاری ہونے والا یہ فرمان اہل محبت وعقیدت کے حوصلے بلند کرتا دکھائی دیتا ہے کہ اے ابلیس تو نے مہلت مانگی ہے جا تجھے مہلت دی جاتی ہے تا قیام قیامت تو اپنا زور لگا کر دیکھ کے میرے مخلص بندے تیرے مکر وفریب کے جال میں کبھی نہ آئیں گے۔ اور جو لوگ تیرے مطیع وفرماں بردار ہو جائیں گے اُن کے لیے میرے ہاں سخت عذاب کا سامان کیا گیا ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت کی اس متاعِ عظیم کی حفاظت کرنے والے حفاظتی دستے ایمان وایقان سے مسلح ہو کر ہر دور اور ہر عہد میں اہل محبت کی اس متاعِ عزیز کو محفوظ رکھنے کے لیے ابلیس لعین اور اُس کے حواریوں سے نبرد آزما رہے ہیں اور اُن کے مکر وفریب کے مکروہ جالوں کو تار تار کرتے رہے ہیں۔ ان حفاظتی دستوں میں سرِ فہرست علماء حق کا دستہ ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت اور تعظیم وتوقیر اللہ تعالیٰ خالق و مالک دو جہاں کی عقیدت ومحبت اور تعظیم وتوقیر کا مظہر ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اہل اللہ کے ساتھ محبت وعقیدت کا اظہار اسی سبب سے کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اُس ہستی کی عقیدت ومحبت اور تعظیم وتوقیر کا مجسمہ اور سراپا ہیں جو اس کائنات کی تمام عقیدتوں محبتوں، تعظیموں اور تکریموں کی اصلی اور حقیقی حقدار ہے۔ اُس کی مخلوقات میں سے جو بھی کسی قسم کی تعظیم وتوقیر کا حق رکھتا ہے اُس کی عطا وکرم نوازی سے ہی مستحق ٹھہرا ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت کی متاعِ عزیز کی حفاظتی دستے ہر دور اور ہر عہد میں ایمان وایقان سے مسلح ہو کر اہل محبت کے اس عظیم سرمایے کی حفاظت کرنے کے لیے اور ابلیس لعین اور اُس کے حواریوں سے نبرد آزما ہونے اور اُن

کے مکر وفریب کے بنے ہوئے جال کو تار تار کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے ہیں۔ خدائی فوج کے ان دستوں میں علماء حق سرفہرست ہیں۔ ہر دور میں کے علماء حق اپنے دور کے فرعونوں، ایمان وایقان کے چوروں اور اہل اللہ کی محبت و عقیدت کی متاعِ عزیز کے ڈاکوؤں سے برسرِ پیکار رہے ہیں۔

دورِ حاضر کے علماء حقہ کے گروہ کے عظیم کارکن، آسمان علم وادب کے درخشاں ستارے، اہل حق کی محبت وعقیدت کے مجسمے، عاشقِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم، مجاہدِ ملت اسلامیہ، عظیم عالم دین، استاذ القراء، عشق ومحبت رسول کی چاشنی لیے، عالم اسلام کے عظیم خطیب حضرت علامہ مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات، قرآن حکیم کی تجوید وقرأت سیکھنے اور سکھانے میں اُن کا جہاد، اہل باطل کی اسلام دشمنی، اور اہل حق یعنی اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کی محبت وعقیدت اور اُن کی عظمت کے خلاف اُن کی سازشوں کے جال سے اہل اسلام خاص طور پر اہل سنت وجماعت کو خبردار کرنے اور مخالفین اسلام کی اسلام دشمن کارروائیوں کو روکنے کے لیے اُن کا مجاہدانہ کردار تاریخ نے سنہری حروف میں اپنے سینے پر رقم کر لیا ہے اور جب بھی مجاہدین اسلام کی فہرست دہرائی جائے گی قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس فہرست میں نمایاں دکھائی دیں گے۔

پاکستان کے مردم خیز خطے فیصل آباد کو ۷ اپریل ۱۹۵۰ء میں یہ شرف حاصل ہوا کہ اس دھرتی کی ایک بیٹی نے ایک ایسے بیٹے کو جنم دیا جس نے آنے والے دور میں دین اسلام کا ایک بہت بڑا مجاہد بننا تھا۔ قرآن کا ایک عظیم قاری اور دین کا ایک بہت بڑا عالم بننا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام شیخ محمد اسماعیل تھا آپ کی والدہ محترمہ اور آپ کے والد گرامی دونوں درویش منش،

Scanned with CamScanner

سادگی پسند اور انتہائی دین دار تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ معاشی حالات زیادہ اچھے نہ تھے اس لیے والدین کو بچوں کی تعلیم وتربیت کو بہتر کرنے کے لیے بہت زیادہ مشقت کرنا پڑتی تھی۔ حضرت علامہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی تعلیم کی طرف زیادہ راغب تھے۔ لیکن گھریلو تنگدستی ان کی اس رغبت کی راہ میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ آپ تعلیم بھی حاصل کر رہے تھے اور روزگار کمانے میں بھی والدین کا ساتھ دینے کی کوشش فرما رہے تھے۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین حافظہ، اور انتہائی خوبصورت، متاثر کن صوتی حسن سے نوازا ہوا تھا۔ آپ نے اس صوتی حسن کو دین اسلام کی خدمات قرآن کی تلاوت اور عشق رسول کے نغمے الاپنے اور دین اسلام کی تبلیغ کے کارِ عظیم میں استعمال فرمانا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ حسنِ قرأت، حسنِ نعت اور حسنِ خطابت کے مقابلوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ چنانچہ اُن کے زمانہ طالب علمی میں ہی ان کی متاثر کن تلاوت قرآن، عشق ومحبت میں لبریز نعت خوانی اور عشق رسول کا درس دینے والی خطابت کا شہرہ علاقے بھر میں عام ہونے لگ گیا۔

میٹرک تک سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے باقاعدہ طور پر شہر فیصل آباد کے دینی مرکز، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ دینی ادارے جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں دینی تعلیم کے حصول کے لیے داخلہ لے لیا اور مختلف اساتذہ کرام سے دینی کتب پڑھتے رہے۔ فن تجوید وقرأت کے آسمان کے

مہرتاباں حضرت قاری منظور احمد نعیمی صاحب کے حضور زانوئے تلمذ طے کر کے علم تجوید وقرأت میں اپنا علمی لوہا منوایا اور اپنے استاد گرامی کے قابل ترین شاگردوں کی صف میں شمار ہونے لگے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ فنِ تجوید وقرأت قرآن کی خدمت میں گزارا اور بے شمار قابل فخر قراء تیار فرمائے۔

قبلہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں دورۂ حدیث، شیخ الحدیث حضرت پیر مولینا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور اس کے بعد تبلیغ دین کی خدمات انجام دینے کے لیے باقاعدہ طور پر کمر بستہ ہو کر میدان عمل میں اتر آئے۔ ابتداء میں فیصل آباد کے ایک محلہ اسلام نگر کی ایک مسجد میں جمعہ کے خطبہ کا آغاز فرمایا اور پھر آپ کو اپنی رہائش گاہ کے قریب ہی خطابت کے فرائض انجام دینے کا موقع مل گیا۔ لہٰذا آپ نے محلہ رضا آباد گلی نمبر 2 11/12 مین بازار نمبر 2/3 کے درمیان واقع ایک بہت بڑی مسجد ''سنی رضوی جامع مسجد'' اہل سنت وجماعت میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دینے شروع کر دیے آپ رحمۃ اللہ علیہ عظیم تبلیغی خدمات کی برکت سے آپ کی یہ مسجد اس علاقے کی مرکزی جامع مسجد بن گئی اور دور ونزدیک سے عشق رسول کے جام پینے کے لیے عشاقِ رسول جمعہ کے موقع پر یہاں حاضر ہوتے اور آپ کا محبت وعشق رسول سے لبریز رقت آمیز خطاب سن کر اپنے دامن دل کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت اہل اللہ کی متاع عزیز سے مالا مال کرتے۔

راقم الحروف کو بھی اکثر آپ کی مسجد میں جمعہ ادا کرنے اور آپ کا رقت آمیز بیان سننے کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی میں نے

Scanned with CamScanner

آپ کی مسجد میں آپ کا محبت بھرا بیان سنا ہو اور مجھ پر رقت طاری نہ ہوئی ہو۔ آپ نے ۱۹۶۸ء میں اس مسجد میں آپ کی مسجد میں دینی خدمات انجام دینا شروع فرمائیں اور تادم آخر اسی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تجوید و قرأت کی تعلیم دینے کے لیے ہر روز باقاعدگی سے فیصل آباد کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد تشریف لے جاتے یہاں ایک طویل عرصہ تک آپ فن تجوید وقرأت کی خدمات انجام دیتے رہے۔آپ سے فارغ التحصیل ہونے والے قرأ حضرات پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں پھیلتے گئے اور چراغ چراغ جلا کر اس عظیم فن کو آگے سے آگے سکھاتے چلے گئے۔آج الحمدللہ اس میدان میں آپ کے لائق اور نامور شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان شاگردوں میں بہت سے شاگرد ملکی اور عالمی شہرت کے حامل بھی ہیں۔آپ کے عالمی شہرت یافتہ شاگردوں میں ایک نمایاں نام حضرت قاری علی اکبر نعیمی دامت برکاتھم العالیہ کا ہے۔آپ ملکی اور غیر ملکی میڈیا میں علم تجوید وقرأت کے حوالے سے اپنی نمایاں شناخت کے حامل ہیں۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم دین اور اہل سنت و جماعت کے عظیم خطیب تھے۔آپ کی خطابت کا شہرہ پورے ملک پاکستان اور کشمیر کے اندر تھا۔آپ کے تبلیغی دور کا دائرہ آزاد کشمیر اور پورے پاکستان تک پھیلا ہوا تھا۔جو لوگ بالمشافہ آپ کا بیان نہ سن سکتے تھے وہ آپ کی تقاریر کی آڈیو کیسٹس کو سن کر مستفید و مستفیض ہوتے تھے۔

آپ نے خطیب حضرات کی راہنمائی اور سہولت کے لیے خطابت کے حوالے سے ''الخطیب'' کے نام سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اس کتاب کے چھے (۶) حصے آپ کی زندگی میں ہی چھپ کر زیور طبع سے آراستہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے انہیں بے پناہ قبولیت حاصل ہوئی۔اس دور کا شاید ہی کوئی سنی خطیب ایسا ہوگا کہ جس کے پاس یہ کتاب ''الخطیب'' نہ ہوگی یا اُس نے کبھی آپ کی ''الخطیب'' سے استفادہ نہ کیا ہو۔

حضرت علامہ قاری صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ آخری میں شوگر جیسے مہلک مرض کا شکار ہو گئے۔لیکن آپ نے اس مرض کو کبھی اپنی دینی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا۔آپ کی دن رات کی انتھک دینی مصروفیات اور آپ کے اس مہلک مرض نے آپ کو جسمانی طور پر بہت متاثر کیا جس کے باعث آپ کی صحت لگاتار گرتی گئی۔لیکن آپ نے دینی خدمات کی انجام دہی کے فریضہ کو پورا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ برتی۔بالآخر زندگی کے آخری ایام میں آپ بستر علالت سے جا لگے۔اور ۲۴ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۷ جون ۲۰۰۰ء بروز منگل کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o آپ کے وصال شریف کی خبر پورے ملک میں بڑی تیزی سے پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک سے آپ سے محبت کرنے والے شہر فیصل آباد میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور دنیا نے دیکھا کہ فیصل آباد میں محدث اعظم مولینا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کے بعد مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تھا جس میں اتنی زیادہ دنیا جنازہ پڑھنے کے لیے آئی تھی۔عینی شاہدین کے مطابق آپ کے جنازے کے پیچھے

تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر تک جنازے کے شرکاء کا جلوس تھا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبلہ قاری صاحب کی دینی خدمات کی قبولیت کی سند تھی۔

قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور صالح اولاد سے نوازا تھا لہٰذا دینی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ آپ کی اولاد میں بھی جاری وساری ہے۔ آپ کی مسجد میں آپ کے وصال شریف کے بعد خطابت اور مدرسہ کی نظامت کے فرائض آپ کے بڑے صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی انجام دے رہے ہیں جو کہ قرأت وخطابت میں اپنے والدِ گرامی کا مظہر ہیں۔ الحمد للہ اس وقت آپ کی اولاد میں آپ کے دو صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی اور قاری محمد امین الدین نعیمی والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی تبلیغ و اشاعت میں کمر بستہ ہیں ۔ قاری محمد نعیم الدین صاحب سے چھوٹے صاحبزادے قاری محمد امین الدین بھی خوش الحان قاری قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین خطیب ہیں۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عیدگاہ میں قائم عظیم الشان جامع مسجد کے خطیب اور وہاں قائم شدہ مدرسہ کے ناظم ہیں۔

قبلہ قاری صاحب موصوف نے تصنیف وتالیف کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا۔ اُس سلسلہ میں آپ کے فن تجوید وقرأت پر ''التجوید'' نامی کتاب نے اپنی فنی محاسن کی بناء پر اپنا لوہا منوایا، اور فن خطابت کے موضوع پر آپ کی تصنیف ''الخطیب'' نے بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔ آپ کے تحریر کردہ قلمی مسودات غیر ترتیب شدہ اُن کے صاحبزادوں کے پاس محفوظ تھے۔ احباب کا اُن پر اصرار ہوا کہ وہ ان مسودات کو ترتیب دے کر زیورِ طبع سے آراستہ کریں۔ چنانچہ آپ کے بڑے صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بھائی

اور دیگر احباب کے تعاون سے اس کام کا بیڑا اُٹھالیا اور الحمد للہ اس مواد کو ترتیب دے کر ''الخطیب'' کے مزید چار حصے طبع کروا کر قارئین کرام کی نذر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس بے پناہ محنت ومشقت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور احباب ''الخطیب'' کے ان حصوں سے بھی استفادہ کرسکیں۔ آمین

رقم الحروف پر قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں نے خصوصی نظر عنایت فرمائی اور ان چار حصوں کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کا فریضہ انجام دینے کی سعادت بخشی۔ اپنی بساط کے مطابق مقدور بھر کوشش کی ہے کہ یہ کتاب اغلاط سے مبرا ہو جائے لیکن بشری تقاضے کے تحت اگر احباب کو کوئی ایسا مقام دکھائی دے جس کی تصحیح ابھی باقی تھی تو اس پر ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ جل شانہ حضرت علامہ مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیضان کو قیامت تک جاری وساری رکھے اور اس کو پیش کرنے والے اس کو چھاپنے والے اور بیچنے والے تمام لوگوں کو اس کارِ خیر پر اجرِ عظیم سے نوازے اور ان سب کے لیے اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

المورخ: ۲۴،۱۲،۱۴۲۶ھ
بمطابق ۲۵/۱/۲۰۰۶م
الیوم الاربعاء

خادم للعلم والعلماء
قاری محمد عمر باسط نقشبندی مجددی (ایم۔اے)
کمال آباد۔ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ
1	تعوذ	21
2	تسمیہ	36
3	فاتحہ	48
4	والدین مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	65
5	ولادت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	86
6	میلاد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	101
7	بچپن مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	115
8	نور مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	133
9	معجزات مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	157
10	محبت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	174
11	صداقت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	191
12	رضائے مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	209
13	شجاعت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	221
14	صبر مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	231
15	عدل مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	244
16	سخاوت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	257
17	سنت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم	272

تعوّذ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
اے نورِ خدا آ کر آنکھوں میں سما جانا
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا
اے پردہ نشیں دل کے پردے میں رہا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
محبوب خدا سا کوئی نہ حسین دیکھا

Scanned with CamScanner

یہ شان کرم اُن کا سایہ بھی نہیں دیکھا
اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
بگڑی ہے میری قسمت بگڑی کو بنا دینا
جھولی ہے میری خالی کچھ نام خدا دینا
آتا ہے تمہیں شاہا مشکل میں عطا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

’’میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے‘‘

سامعین محترم! میں نے آپ حضرات کے سامنے تعوذ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔۔۔ یہ وہ کلمات ہیں جن کا پڑھنا قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے بہت ضروری ہے۔۔۔اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

تعوذ کا تلاوت کلام سے پہلے پڑھنا ایسا ہے جیسے کسی شہنشاہ کے دربار میں حاضری سے پہلے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔۔۔اس سے اجازت طلب کی جاتی ہے۔۔۔اسی طرح قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والا تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھ کر اپنے خالق و مالک سے کلام پاک کو پڑھنے کی اجازت حاصل کرتا ہے۔۔۔اعوذ باللہ پڑھنے کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے۔۔۔انسان خطا کا پتلا ہے اس کی زبان ناشائستہ گفتگو کی وجہ سے پاکیزہ نہیں رہتی ہے۔۔۔تو تعوذ پڑھنے

سے زبان پاکیزہ ہوجاتی ہے۔۔۔اس کے پڑھنے سے زبان کو طہارت۔۔۔ صفائی ستھرائی حاصل ہوجاتی ہے۔۔۔جس طرح قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے سے پہلے وضو ضروری ہے۔۔۔اسی طرح اس کے پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا ضروری ہے۔۔۔وضو سے مومن کا جسم پاک ہوجاتا ہے۔۔۔اعوذ باللہ پڑھنے سے زبان طیب وطاہر ہوجاتی ہے۔۔۔وضو سے تن پاک ہوجاتا ہے۔۔۔اور اعوذ باللہ پڑھنے سے مَن پاک ہوجاتا ہے۔۔۔وضو سے ظاہر پاک ہوجاتا ہے۔۔۔اعوذ پڑھنے سے باطن پاک ہوجاتا ہے۔۔۔وضو سے جسم پاک ہوجاتا ہے۔۔۔اعوذ پڑھنے سے روح معطر ومطہر ہوجاتی ہے۔

تعوذ کا فیضان

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ یہ تعوذ کے کلمات

طالبین۔۔۔۔۔۔کے لئے تقرب کا وسیلہ ہیں۔

خائفین۔۔۔۔۔۔کی ایک مضبوط رسی ہے۔

مجرمین۔۔۔۔۔۔کے لئے سامان فرحت ہے۔

ہالکین۔۔۔۔۔۔کے لئے مرجع ہے۔

محبین۔۔۔۔۔۔کے لئے فرحت ہے۔

یعنی مالک الملک اللہ رب اعلالمین جل وعلا کی بارگاہ کے قرب کی طلب رکھنے والوں کے لئے اعوذ باللہ کا پڑھنا ایک وسیلہ اور ذریعہ ہے جس سے مالک کی حضوری قرب نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔۔۔اور وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف ہے انہیں اعوذ باللہ ایک مضبوط رسی جسے حبل اللہ کہا

Scanned with CamScanner

جاتا ہے اُس کا کام دیتا ہے کہ انہیں مالک سے وابستگی اور تعلق کامل میسر ہو جاتا ہے۔۔۔اور وہ مجرم جنہوں نے گناہوں۔۔۔خطا کاریوں کا ارتکاب کیا۔۔۔ اعوذ پڑھنے سے وہ گناہوں سے دور ہو گئے اور اپنے خالق غفور رحیم کی پناہ اور امان میں آ گئے۔۔۔اور جنہیں مالک کل اللہ رب العالمین کی محبت کی دولت حاصل ہے۔۔۔اعوذ پڑھنے سے وہ سکون چین پا جاتے ہیں۔

تشریح

سامعین محترم! اَعُوْذ۔۔۔کا لفظ۔۔۔عَوْذٌ سے نکلا ہے التجاء کرنا۔۔۔ پناہ چاہنا۔۔۔بندہ عرض کرتا ہے۔۔۔ استجیر ۔۔۔امان چاہتا ہوں۔۔۔ استعین ۔۔۔امداد چاہتا ہوں۔۔۔ استغیث ۔۔۔فریاد کرتا ہوں۔۔۔اعوذ پڑھنے والا اپنے خالق و مالک سے اُس کی امداد و اعانت کا سوال کرتا ہے اور عرض کرتا ہے۔۔۔اے اللہ مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔۔۔میں کمزور و ناتواں ہوں مجھے اپنی پناہ میں لے کر میری حفاظت و اعانت فرما۔۔۔تا کہ میں اپنے ابدی دشمن شیطان کی فریب کاریوں مکاریوں۔۔۔تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جاؤں ۔۔۔اور عرض کرتا ہے۔۔۔اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔۔۔''اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے۔''

لفظ شیطان۔۔۔شطن سے یا۔۔۔شیط سے نکلا ہے۔۔۔شُطُن کے معنی ہیں دور ہونا۔۔۔چونکہ ابلیس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ بارگاہ خداوندی سے دور ہو گیا۔۔۔اس لئے اسے شیطان کہا گیا۔

شَیْطٌ کے معنی ہیں ہلاک ہونا۔۔۔ابلیس نے جب سرکشی کی تو وہ

ہلاک و برباد ہو گیا۔۔۔اس لئے اُسے شیطان کہا جاتا ہے یعنی ہلاک ہونے والا۔

رَجِیْم کا لفظ رجم سے نکلا ہے جس کے معنی پھینکنا نکالنا ہے۔۔۔ شیطان کو بھی بارگاہ خداوندی سے نکالا گیا جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے جب اُس نے غرور و تکبر کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کی تو حکم ہوا۔

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ [پ۱۴،ع۳]

''تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بےشک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ابلیس علیہ اللَّعْنَةُ کو قدسیوں کی جماعت سے باہر نکال پھینکا اور لعنتوں کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا اور یہ لعنتیں اس پر روزِ قیامت تک پڑتی رہیں گی۔

شیطان کی فریب کاری

سامعین محترم! انسان ہمہ وقت آزمائشوں۔۔۔آفتوں۔۔۔ مصیبتوں کے گھیرے میں ہے۔۔۔قدم قدم پر اس کا امتحان ہو رہا ہے۔۔۔ اسے شیطان کی خباثتوں۔۔۔خیانتوں۔۔۔فریب کاریوں۔۔۔اور مکاریوں کا سامنا ہے۔۔۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے۔

إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ [پ۱۲، سورۃ یوسف]

''بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

مولانا غلام رسول عالم پوری فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ہے شیطان بندے دا دشمن دسیا نبی پیارے
بھائیاں کولوں ویر پیارے پل وچہ جدا کراوے

سامعین محترم! شیطان صرف ایک ابلیس نہیں بلکہ اس کی کثیر جماعت ہے۔۔۔جو کہ اس کے ماتحت کام میں مصروف ہے۔۔۔شیطان جنوں سے بھی ہیں اور انسانوں سے بھی۔۔۔بلکہ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔۔۔ہر وہ چیز جو مومن مسلمان کو اپنے مالک کے در سے دور کرے وہ شیطان ہے۔۔۔خواہ وہ جن ہوں۔۔۔انساں ہوں۔۔۔حیوان ہوں۔۔۔چوپائے ہوں۔۔۔مال ہو۔۔۔یا اولاد ہو۔۔۔حرص و ہوس ہو۔۔۔غصہ ہو شہوت ہو۔۔۔بخل جھوٹ طمع و لالچ۔۔۔ حسد ہو۔۔۔بُری خواہشات ہوں۔۔۔بُری بات ہو۔۔۔بُری آواز ہو۔۔۔بُرا ساتھی ہو۔۔۔اگر یہ سب چیزیں بندے کو اللہ سے دور کر دیں تو یہ سب شیطان ہیں۔

سامعین محترم! شیطان بے شمار روپ دھار کر مومن کا پیچھا کئے ہوئے ہے۔۔۔یہ تو شیطان کی وہ صورتیں ہیں۔۔۔جو خارجی ہیں۔۔۔ایک داخلی شیطان بندے کے اندر موجود ہے۔۔۔جسے نفس امارہ کہا جاتا ہے۔۔۔جو بندے کو ہر وقت تباہ کرنے میں مصروف رہتا ہے۔۔۔مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نفس ما ہم کمتر از فرعون نیست
لیک اورا عون و ما راعون نیست

سامعین محترم! بندہ مومن اگر اپنے گرد و نواح پر غور کرے تو اسے بخوبی اس بات کا علم ہو سکتا ہے۔۔۔کہ وہ کتنی آفتوں۔۔۔مصیبتوں میں مبتلا

ہے۔۔۔اس کا ازلی دشمن شیطان کتنے روپ دھار کر اسے تباہ کرنے میں مصروف ہے۔۔۔تو اتنے بڑے دشمن سے بچنے کے لئے ایک اللہ تبارک و تعالیٰ کا کرم ہی ہو سکتا ہے جو انسان کو شیطان کے شر سے محفوظ کر دے۔۔۔اللہ تبارک و تعالیٰ کی عنایت اور اس کی پناہ میں پہنچ کر بندہ امان حاصل کر سکتا ہے۔

اعوذ باللہ پڑھنا بندے کو مالک کے قریب کر دیتا ہے۔۔۔اہل اللہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ اعوذ باللہ پڑھنے والا خود کو مالک کے سپرد کر دیتا ہے۔۔۔اپنی بے بسی۔۔۔لاچاری۔۔۔انکساری کا اظہار کر کے مولا سے دستگیری کی درخواست کرتا ہے۔

اہل ایمان کا دل مالک الملک اللہ رب العالمین جل وعلا کی جلوہ گاہ ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جنت سے نکال دیا تا کہ اس کے نیک بندوں کے رہنے کی جگہ شیطان کی نجاست سے پاک ہو جائے تو بندے کو بھی چاہئے۔۔۔کہ وہ اپنے دل سے شیطان کو نکالنے کے لئے اعوذ باللہ پڑھے تا کہ مالک کی جلوہ گاہ بھی شیطان سے خالی ہو جائے۔

سامعین محترم! اعوذ باللہ پڑھنا ایک دعا ہے اور کامیاب دوا بھی ہے۔۔۔یہ مالک کا کرم اور اس کی امان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔۔۔یہ اُس کی رحمت سے لطف اندوز ہونے کا قرینہ ہے۔۔۔یہ بلندی درجات کے لئے ایک زینہ ہے۔۔۔قرآن حکیم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے اُس کے مقبول بندوں انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے ہر مشکل وقت میں خود کو مالک کے سپرد کیا ہے۔۔۔اور اس سے اعوذ کے الفاظ سے فریاد کی۔

Scanned with CamScanner

سیدنا نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے خالق و مالک کی رحمت وعنایت کے حصول کیلئے عرض کیا جب کہ قرآن حکیم میں ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ. [پ۱۲،ع۴]

''عرض کیا اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تجھ سے ایسی چیز کی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحمت نہ فرمائی تو میں خسارے والوں میں ہو جاؤں گا۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب قوم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔۔۔ تو انہوں نے آپ سے کہا۔

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا. ''کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو۔''

تو جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ O [پ۱،ع۸]

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ مجھے اپنی پناہ میں رکھے کہ میں ایسا نادان نہ بنوں۔''

اور پھر جب آپ کی قوم نے قتل کی دھمکی دی تو آپ نے فرمایا:

وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ

''اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب کی۔

تَرْجُمُوْنَ. [پ۲۵،ع۱۴]

اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھ پر سنگ باری کرو۔''

اور ایک دوسرے مقام پر ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ مِنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِO [پ۲۴،ع۸]

''میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔''

جناب یوسف علیہ السلام

آپ کو جب دعوت گناہ دی گئی۔۔۔ تو یہ ایک بہت بڑی آزمائش کا وقت تھا۔۔۔ تو آپ نے اپنے دامنِ نبوت کی طہارت و پاکیزگی کی سلامتی کے لئے بارگاہ خداوندی میں پناہ حاصل کی اور کہا۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَO [پ۱۲،ع۱۳]

''کہا اللہ کی پناہ۔ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے۔''

حضرت مریم علیہا السلام

آپ کے پاس جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام لباس بشر میں جلوہ گر ہوئے اور آپ کو بیٹے کی ولادت کی خبر دی تو آپ نے اپنے پاس غیر مرد کو دیکھ کر کہا۔۔۔ قرآن حکیم میں ہے۔

قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ

''کہنے لگی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ

Scanned with CamScanner

اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا۝ [پ۱۶،ع۵]

مانگتی ہوں اگر تجھے اللہ کا ڈر ہے۔"

تاجدارِ انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم

سامعین محترم! مقبولانِ بارگاہ نے ہر آڑے وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے۔۔۔قرآن حکیم میں ہے۔۔۔کہ خالق کائنات نے ہمارے آقا ومولیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھی رموز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۝ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝ [پ۹،ع۱۴]

"اے محبوب (صلّی اللہ علیہ وسلّم) معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو۔ اور اے سننے والے اگر شیطان کی طرف سے تیرے دل میں کوئی وسوسہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا ارشاد مقدس ہے۔

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۝ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۝ [پ۱۸،ع۶]

"اور کہیے میرے رب میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں"

قرآن حکیم میں ہے حضور تاجدار انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝ مِنْ شَرِّ مَا

خَلَقَ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. [پ۳۰،ع۳۸]

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی ساری مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری رات کی برائی سے جب اُس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان کو پھونک لگانے والی عورتوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔"

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہوتا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ مَلِكِ النَّاسِ۝ اِلٰهِ النَّاسِ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ. [پ۳۰،ع۳۹]

"آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ پکڑتا ہوں (جو) سب لوگوں کا بادشاہ ہے۔ (جو) سب لوگوں کا معبود ہے۔ اسکے شر سے جو لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے (جو اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا۔ اور جو لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جن ہو یا انسان۔"

سامعین محترم! ان آیات بینات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے امتیوں کو شیطان کے شر سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے اپنی پناہ حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔۔۔ ان آیات سے آپ حضرات کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔۔۔ کہ اعوذ باللہ کہنا اپنے خالق

Scanned with CamScanner

وما لک کی پناہ پکڑنا کتنی اہمیت رکھتا ہے۔۔۔اور اس میں کتنے فائدے ہیں۔

تین سو حجابات

صاحب تفسیر روح البیان اس مقام پر روایت نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ الْحَسَنُ مَنْ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ عَلٰى وَجْهِ الْحَقِيْقَةِ وَهُوَ مَا يَكُوْنُ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثَ مِائَةِ حِجَابٍ كُلُّ حِجَابٍ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [روح البیان، ج۱ص۵]

’’حضرت حسنؓ فرماتے ہیں۔جس شخص نے حقیقی طور پر حضور قلب کے ساتھ اللہ سے پناہ مانگی۔اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اور شیطان کے درمیان تین سو پردے حائل فرما دیتا ہے۔اور ہر پردے کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔‘‘

دافع غصہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالی گلوچ کر رہے تھے اور غصہ کی وجہ سے اُن کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرمایا تو فرمایا:

وَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَاهَا لَذَهَبَ عَنْهُمَا ذٰلِكَ وَهِيَ قَوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. [تفسیر کبیر، ج۱ص۷۳]

’’اور میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔اگر یہ دونوں اشخاص یہ پڑھ لیتے تو ان کا غصہ دور ہو جاتا وہ ارشاد خداوندی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

مرتبہ شہادت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔۔۔کہ جو شخص تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. اور سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے۔

وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ يُمْسِيْ فَاِنْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ فَاِنْ مَّاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. [تفسیر کبیر،ص۷۳،ج۱]

’’تو اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔حتیٰ کہ شام ہو جاتی ہے۔تو اگر اُس روز اس کی موت واقع ہو جائے تو اس کو مرتبہ شہادت دیتا ہے۔اور جس نے شام کے وقت یہ پڑھا اُس کے لئے بھی ایسا ہی اعجاز ہے۔

شیطان کی دوری

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا ہے۔۔۔جو شخص دن میں دس مرتبہ اعوذ باللہ پڑھتا ہے۔

وَكَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مَلَكًا يَذُدُرُ عَنْهُ الشَّيْطَانَ. [تفسیر کبیر،ص۷۳،ج۱]

’’تو اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو شیطان کو اس سے بھگائے رکھتا ہے۔‘‘

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔۔۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص منزل

Scanned with CamScanner

پر اترے اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ.

لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلَۃٖ ذٰلِکَ. [تفسیر کبیر، ج۱]

"تو کوئی چیز اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ منزل سے چلے۔"

خواب میں ڈرنا

عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔۔۔ جب کوئی تم میں سے خواب میں ڈر جائے۔۔۔تو یہ کہے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عِقَابِہٖ وَ شَرِّ عِبَادِہٖ وَ مِنْ شَرِّ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ.

"تو اگر وہ شر پہنچانے والے ہوں گے تو اسے کوئی شر نہ پہنچا سکیں گے۔"

وَ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِہٖ وَ مَنْ لَّمْ یَبْلُغْ کَتَبَ فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ. [ابوداؤد، ترمذی۔ تفسیر کبیر، ج۱]

"اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کلمات بالغ بچوں کو لکھایا کرتے تھے اور نابالغ بچوں کے گلے میں لکھ کر تعویذ ڈال دیا کرتے تھے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تعوذ سے دم فرمایا کرتے اور فرماتے۔

اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ
حِیْنَ لَامَّۃٍ وَیَقُوْلُ کَانَ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعُوْذُبِھَا

اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ. [تفسیر کبیر، ج۱۔ بستان التفاسیر]

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا تو اُس غلام نے کہا۔۔۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔۔ پھر وہاں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے تو اس نے کہا۔۔۔ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ۔۔۔ تو اُس کا مالک اس کو مارنے سے رک گیا تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری پناہ سے زیادہ حق اللہ کی پناہ کا ہے (یعنی جب اُس نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کہا تھا چاہئے تھا کہ) تو اسے مارنے سے رک جاتا۔

میرے دوستو اور بھائیو!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ زبان پاک ہو جاتی ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ دل صاف ہو جاتا ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ شیطان بھاگ جاتا ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ بندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ بندہ اپنے خالق کی پناہ میں آ جاتا ہے۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنے سے۔۔۔ بندہ خود کو اپنے مالک کے سپرد کر دیتا ہے۔

اور جو اپنے خالق و مالک کے سپرد ہو جاتا ہے۔۔۔ اسے پھر دنیا میں اور آخرت میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔ اور شیطان کی فریب کاریوں سے بچ جاتا ہے۔۔۔ اللہ مجھے اور آپ کو بھی شیطان کے شر سے محفوظ فرمائے۔۔۔ اور ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

تسمیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ. [۱۹، سورہ نمل]

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
آستانہ پہ تیرے سر ہوا جل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو
اس کی قسمت پہ فدا تخت شاہی کی راحت
خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو
آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے

کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رسوائی ہو
کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ پھیلانے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو
اور جب خواب اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں
اُن کی نظروں پہ تیرا جلوہ زیبائی ہو

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے انیسویں پارے سے سورۃ نمل کی ایک آیۂ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیۂ مبارکہ میں ارشاد فرمایا:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ ”بیشک وہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔“ [پ۱۹، سورہ نمل، آیت:۳۰]

میرے نہایت ہی واجب الاحترام دوستو! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔کہ اسلامی آدابِ معاشرت میں بسم اللہ شریف کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔۔۔ہمیں ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سبق دیا۔۔۔کہ ہر کام بسم اللہ سے شروع کرو بلکہ یہاں تک کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا:

”کہ اے میرا کلمہ پڑھنے والو مجھ سے محبت رکھنے والو۔ اگر تم نے دروازہ بھی بند کرنا ہو تو پھر بھی بسم اللہ پڑھو۔“

تو میرے بھائیو! آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

دروازہ بند کرو تو اللہ کا نام لو — دیا بجھاؤ تو اللہ کا نام لو

اپنے برتن ڈھانپو تو اللہ کا نام لو — اپنی مشک کا منہ باندھو تو اللہ کا نام لو

مقصد یہ ہے کہ ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا اُس کو کرتے وقت اگر انسان اپنے خالق و مالک کا نام یعنی اپنے رب کا نام پکارے تو اُس کی برکت سے تمام مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔۔۔اگر بندہ کو ہر کام شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے کی عادت پڑ جائے تو فائدہ یہ ہوگا۔۔۔کہ وہ ایسا کام کرنے سے رک جائے گا۔۔۔جس میں اُس کے رب تعالیٰ کی ناراضگی ہو۔۔۔جس میں برائیاں پائی جائیں گی۔۔۔یعنی جو کام اچھا نہ ہوگا وہ نہیں کرے گا۔۔۔اگر کسی کام کو کرتے وقت بسم اللہ شریف پڑھ لی جائے تو قدرتی طور پر بندے کو سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے۔۔۔اور اُس کو اپنے کام میں مکمل اطمینان اور تسلی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o ”خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون حاصل ہو جاتا ہے۔“

اور اسی طرح ہر کام کو شروع کرتے وقت اگر بندہ چاہتا ہے۔۔۔کہ اس کے کام میں برکت آ جائے۔۔۔اللہ کی رحمت شامل ہو جائے۔۔۔اور اُس کے دل کو سکوں کی دولت مل جائے۔۔۔تو اُس کو چاہئے کہ کام شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے۔۔۔یعنی اللہ کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو کامیاب ہو جائے گا۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

جس کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو گے۔۔۔اُس میں کامیابی تمہارا مقدر بن جائے گی۔۔۔اور بسم اللہ شریف پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔۔۔اور اس کی ہر جگہ پر ضرورت ہوتی ہے۔

قرآن پڑھنا ہو تو پہلے بسم اللہ پڑھے
حدیث پڑھنی ہو تو پہلے بسم اللہ پڑھے
نماز پڑھنی ہو تو پہلے بسم اللہ پڑھے
آذان پڑھنی ہو تو بسم اللہ پڑھے
خطبہ پڑھنا ہو تو پہلے بسم اللہ پڑھے
کلمہ پڑھنا ہو تو پہلے بسم اللہ پڑھے

یعنی ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لیا جائے تو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔

آؤ میں سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک حدیث مبارکہ سناؤں۔۔۔تاکہ آپ حضرات کو بسم اللہ شریف کی عظمت وشان کا اندازہ ہو سکے۔

جسم کا درد ختم

امام قرطبی نے صحیح سند سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت کی یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں جب سے مشرف بہ سلام ہوا ہوں میرے جسم میں درد رہتا ہے۔۔۔تو نبی رحمت صلّی

Scanned with CamScanner

اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔۔۔ کہ تیرے جسم میں جس جگہ درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھو اور سات بار یہ جملہ کہو اَعُوۡذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدۡرَتِهٖ مِنۡ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ. تو تمہارا درد رک جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ پڑھنے سے بندے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔۔۔ اور اللہ اُس کے پڑھنے کی برکت سے شفا عطا فرما دیتا ہے۔۔۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ پڑھنے کی شان بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

ب: بسم اللہ اِسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہُو
نال شفاعت سرورِ عالم چھٹ سی عالم سارا ہُو

ترجمہ:۔ بسم اللہ (بھی) اللہ تعالیٰ کا اسم (اعظم) ہے۔ (اور شائستگی ایمان کیلئے) یہ بھی بہت بیش قیمت زیور ہے۔ لیکن محض توحید باعثِ نجات نہیں اور قیامت کے دن سارا جہاں (آنحضور) سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت سے ہی نجات حاصل کرے گا۔“

بسم اللہ کی بڑی شان ہے۔۔۔ اس کے پڑھنے سے انسان کامیاب، کامران ہو جاتا ہے۔۔۔ اور ڈھیروں ثواب کماتا ہے۔ [ابیاتِ باہوؒ]

ہر جگہ بسم اللہ

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر جگہ ہر کام میں بسم اللہ پڑھو تا کہ برکت حاصل ہو اگر بسم اللہ نہ پڑھی گئی تو اس کام میں بے برکتی پیدا ہو جائے گی اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے۔۔۔ کہ اس ارشاد گرامی کے مطابق جب!

کھانا کھائیں تو ابتداء میں بسم اللہ شریف
پانی پیئیں تو ابتداء میں بسم اللہ شریف
سفر پر جائیں تو ابتداء میں بسم اللہ شریف
وضو کی ابتداء میں بسم اللہ شریف
سواری پر بیٹھیں تو ابتداء میں بسم اللہ شریف

یعنی ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا باعث رحمت اور باعث ثواب ہے۔

او غافل اللہ ہی اللہ بول
او غافل اللہ ہی اللہ بول

کھانے میں شیطان کی شمولیت

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اِنَّ الشَّيۡطَانَ يَسۡتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنۡ لَّا يُذۡكَرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ.

”بیشک شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ یعنی ساتھ کھانے لگ جاتا ہے۔ جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔“ [مشکوۃ، ص ۳۶۳۔ مسلم]

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد عالیہ سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو تمہارے ساتھ شیطان کھانا کھائے گا۔

اس ارشاد گرامی کے مطابق مسلمانوں کو چاہئے کہ جس وقت کھانا

Scanned with CamScanner

کھائیں تو ابتداء میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ضرور پڑھ لیں کیونکہ جس کھانے پر بسم اللہ شریف پڑھی جائے وہ شیطان پر حرام ہو جاتا ہے۔۔۔اور پھر شیطان اُس کھانے میں مداخلت نہیں کرتا۔۔۔اس لئے کھانے میں برکت رہتی ہے۔۔۔اور مسلمان سیر ہو کر کھانا کھاتا ہے۔۔۔حتیٰ کہ اُس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔۔۔لیکن کھانا ختم نہیں ہوتا۔

کھانے میں برکت واپس آ جانا

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ.

”جس وقت کوئی کھانا کھائے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَ آخِرِهٖ۔

[مشکوۃ شریف،ص ۳۶۵]

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اگر کوئی شخص کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا بھول گیا پھر اگر اُس کو کھاتے کھاتے یاد آ جائے تو یہ پڑھ لے۔بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَ اٰخِرِهٖ. تو کھانے میں گئی ہوئی برکت واپس آ جاتی ہے۔

میرے دوستو!

بسم اللہ پڑھنے سے ہر کام آسان ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

بسم اللہ پڑھنے سے کسی کام میں شیطان شریک نہیں ہوتا۔

او غافل اللہ ہی اللہ بول

او غافل اللہ ہی اللہ بول

شیطان کو قے آنا

ایک شخص نے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھی اور کھانا شروع کر دیا۔۔۔اور کھانا کھاتے کھاتے جب آخر میں ایک لقمہ رہ گیا۔۔تو اُس نے آخری لقمہ کھانے سے پہلے۔بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَ اٰخِرِهٖ. پڑھ لیا۔۔۔تو اس پر تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضور امام الانبیاء حبیب کبریا نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرہ انور پر مسکراہٹ آ گئی قربان جاؤں میرے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم جب مسکراتے تھے تو آپ کے دندان مبارک کی چمک سے سارا گھر روشن ہو جاتا تھا۔۔۔تو میں عرض کر رہا تھا کہ میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مسکرائے۔۔۔اور فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ پہلے شیطان کھانا کھا رہا تھا۔۔۔اور جب اس نے بسم اللہ شریف پڑھی تو شیطان نے جتنا کھایا تھا۔۔۔اس کو قے آ گئی۔۔۔یعنی شیطان اُس کھانے کو ہضم نہ کر سکا۔ [ابوداؤد،مشکوۃ شریف،ص ۳۶۵]

میرے عظیم بزرگو، دوستو! اندازہ کرو کہ بسم اللہ شریف برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کی چابی ہے۔۔۔بسم اللہ شریف کے فضائل و برکات بے شمار ہیں۔

او غافل اللہ ہی اللہ بول

بادشاہِ روم نے کلمہ پڑھ لیا

صحابی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

Scanned with CamScanner

دور تھا۔۔۔کہ روم کے بادشاہ نے آپ کی خدمت میں ایک خط بھیجا۔۔۔جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط کھول کر پڑھا تو بادشاہ روم کے خط میں لکھا تھا کہ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دردسر کے موذی مرض میں مبتلا ہوں مجھ کو ایسی دوا بھیجو جس کو استعمال کروں اور میری دردسر دور ہو جائے تو خط پڑھنے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بادشاہ روم کو ایک ٹوپی بھیج دی اور کہا کہ اس کو اپنے سر پر پہنو تمہارا دردسر دور ہو جائے گا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے گا۔۔۔تو جب روم کے بادشاہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا کردہ ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا تھا تو درد فوراً رک جاتا تھا۔۔۔اگر سر سے ٹوپی اتارتا تھا تو درد دوبارہ لوٹ آتا تھا۔۔۔تو اس پر روم کا بادشاہ بڑا حیران ہوا کہ یہ عجیب وغریب ٹوپی ہے۔۔۔پہنتا ہوں تو درد چلا جاتا ہے۔۔۔اتارتا ہوں تو درد واپس آجاتا ہے۔۔۔تو اُس نے حکم دیا کہ اس ٹوپی کو پھاڑ کر دیکھو کہ اس میں کیا چیز ہے۔۔۔اس میں دردسر کی کون سی دوائی ڈالی ہوئی ہے۔۔۔جب بادشاہ کے سامنے ٹوپی کو پھاڑا گیا۔۔۔تو ٹوپی سے ایک کاغذ کا پرزہ نکلا بادشاہ نے وہ کاغذ کا پرزہ دیکھا تو اُس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا تو فوراً کہنے لگا کہ مسلمانوں کا مذہب اسلام کتنا اعلیٰ ہے۔۔۔کتنا بلند ہے۔۔۔کتنی شان والا ہے۔کہ جس کی ایک آیت کاغذ پر لکھ کر میری ٹوپی میں ڈال دی گئی اور جس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمائی اور درد سے نجات دے دی۔قیصر روم نے جب بسم اللہ شریف کی عظمت اور اس کا مقام دیکھا تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ [مواہب المدینہ، ص۳]

او غافل اللہ ہی اللہ بول

او غافل اللہ ہی اللہ بول

میرے دوستو! ثابت ہوا کہ انسان کو بسم اللہ کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے شفاء مل جاتی ہے۔۔۔اور بسم اللہ شریف کی برکت سے کافر مسلمان ہو گیا۔

بخشش ہو جاتی ہے

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب کوئی استاد اپنے شاگرد کو سبق کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھاتا ہے۔۔۔تو اللہ تعالیٰ اُس استاد کو اور اُسکے شاگرد، اور اُسکے والدین کو بخش دیتا ہے۔ [مواہب المدینہ، ص۲]

او غافل اللہ ہی اللہ بول

او غافل اللہ ہی اللہ بول

میرے بھائیو! بسم اللہ شریف پڑھنے کے کتنے فوائد ہیں۔سبحان اللہ۔

خوشبودار کردوں گا

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پاک میں آتا ہے۔۔۔کہ ایک دفعہ آپ کہیں جا رہے تھے۔۔۔کہ راستے میں ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔۔۔تو آپ نے اُس کاغذ کو جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا تھا۔۔۔خوشبو لگا کر صاف ستھرا کر کے ایک محفوظ اور اونچی جگہ پر رکھ دیا۔۔۔ہاتف غیبی سے آواز آئی اے بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا۔اور اب میں تیرے نام کو دنیا و آخرت میں

Scanned with CamScanner

خوشبودار کردوں گا۔

او غافل اللہ ہی اللہ بول
ایسا انمول اے موتی توں گھٹے وچ نہ رول
او غافل اللہ ہی اللہ بول

میرے دوستو! بسم اللہ کی برکت سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہو جاتی ہے۔

بینائی واپس آ گئی

ایک دفعہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے کلیم کیا تمہیں اس بات کا علم ہے۔۔۔کہ میں نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمت کو اپنے تین ناموں سے مکرم فرمایا۔۔۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ وہ تین نام کون سے ہیں ۔۔۔تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔۔۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. یعنی (۱) اللہ۔ (۲) رحمٰن۔ (۳) رحیم۔ اے میرے پیارے موسیٰ یہ تین نام ہیں ۔۔۔جو میں نے تجھے بتائے۔۔۔اُس وقت اُس مجلس میں ایک نابینا شخص موجود تھا۔۔۔اس نے فوراً دعا مانگی یارب اس بسم اللہ میں جو نام ہیں۔۔۔اُن کی برکت سے مجھے آنکھوں کی بینائی عطا فرمادے تو رب قدیر نے بسم اللہ شریف کی برکت سے نابینا کو بینا فرمادیا۔ [نزہۃ المجالس، ج۱، ص۴۰]

او غافل اللہ ہی اللہ بول
او غافل اللہ ہی اللہ بول

میرے دوستو! کیا شان ہے۔۔۔بسم اللہ شریف کی۔

بسم اللہ پڑھنے سے صحابیِ رسول کے جسم کا درد ختم ہوگیا
بسم اللہ پڑھنے سے شیطان پر کھانا حرام ہوگیا
بسم اللہ پڑھنے سے روم کا بادشاہ مسلمان ہوگیا۔
بسم اللہ پڑھنے سے آنکھوں میں اُجالا ہوگیا

بسم اللہ شریف پڑھانے والے والدین جنتی بن گئے۔
بسم اللہ شریف کا سبق دینے والا استاد جنتی بن گیا۔
بسم اللہ شریف کا سبق لینے والا بچہ جنتی بن گیا۔

میرے دوستو! بسم اللہ کی بڑی برکت ہے۔۔۔اللہ مجھے اور آپ کو بسم اللہ شریف سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔۔۔اور ہم ہر وقت اللہ کو یاد کرتے رہیں۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنَ. [سورۃ فاتحہ شریف]

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔۔۔ اس نے مجھے اور آپ کو اس نورانی محفل پاک میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی آج جو آیات کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ یہ قرآن مجید کی ایسی پیاری سورۃ مبارکہ کی آیتیں ہیں۔۔۔ جس کا نام سورۃ فاتحہ شریف ہے۔۔۔ اور علمائے کرام مفسرین کرام

کہتے ہیں۔ کہ یہ سورۃ مکی بھی ہے۔۔۔ اور مدنی بھی ہے۔۔۔ اس لئے اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے پہلے پارہ کی آیت نمبر ا میں ارشاد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

"سب تعریفیں اللہ کیلئے جو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے سارے جہان کا بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا مالک ہے روز جزا کا، تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں چلا ہم کو سیدھے راستے پر راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔" [سورۃ فاتحہ شریف، آیت ا تا ۷]

معزز سامعین حضرات! سورۃ فاتحہ شریف یہ وہ مختصر لیکن حقائق اور معانی سے لبریز دل نشین و دل آویز جلیل القدر سورت ہے۔۔۔ جس سے اس مقدس آسمانی کتاب کا آغاز ہوا جس نے تاریخ انسانی کا رخ موڑ دیا۔۔۔ جس نے فکر ونظر میں انقلاب پیدا کر دیا۔۔۔ جس نے قلب وروح کو نئی زندگی بخشی وہ متعدد نام جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کو یاد فرمایا۔۔۔ حقیقت شناس نگاہوں کو ان فیوض و برکات سے آشنا کر دیں گے جو اس میں بڑی خوبصورتی سے سمو دیئے گئے ہیں۔۔۔ ان ناموں میں سے چند نام یہ ہیں۔

الفاتحہ — رحمت وحکمت کے خزانے کھولنے والی۔

فاتحۃ الکتاب — قرآن حکیم کے سربلند رازوں کی کلید۔

اُمُّ القرآن — حقائق قرآنی کا مآخذ و منبع

اَلسَّبعُ المَثَانِیُ — بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں

الشفاء — جسمانی اور روحانی بیماریوں کا تریاق۔

یہ سورۃ پاک مکہ میں نازل ہوئی اس کا ایک رکوع ہے۔۔۔سات آیتیں ہیں اس کے الفاظ کی تعداد ۲۵ ہے۔۔۔اور اس کے حروف کی تعداد ۱۲۳ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کا آغاز الحمد سے کیا۔۔۔اس سے اس امر کی طرف اشارہ ہے۔۔۔کہ سالک جب راہ طلب میں قدم رکھے تو پہلے اپنے رب کی حمد کرے جس نے اس راہ پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی جس نے منزل مقصود کی لگن اُس کے دل میں پیدا کی۔۔۔کیونکہ

میری طلب بھی انہیں کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

اس سورۃ میں دعا بھی ہے اور دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ۔۔۔مولا کریم جس کے سامنے وہ دامن پھیلا رہا ہے۔۔۔اس کی بخشش بے اندازہ اور اُس کی عنایت بے بہا کا اعتراف کرے۔

میرے دوستو! قرآن کی تلاوت کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن تھے۔۔۔اور ہر وقت اس انتظار میں رہتے تھے۔۔۔کہ موقع پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیں (العیاذ باللہ) مگر جب آپ نے قرآن پاک کی تلاوت سنی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے قرآن کی تلاوت کرنے سے بندے کو بڑا ثواب ملتا ہے۔۔۔تو جب بندہ قرآن کی تلاوت شروع کرتا ہے

۔۔۔تو سب سے پہلے سورۃ فاتحہ شریف کی تلاوت کرتا ہے۔

تو میرے دوستو! سورۃ فاتحہ شریف کی برکت سے رحمت و حکمت کے خزانے کھل جاتے ہیں۔۔۔اور یہ جسمانی بیماریوں کا علاج ہے۔

عذاب دور ہو گیا

روایات میں آتا ہے کہ بعض قوموں پر عذاب الٰہی آنے والا ہوگا۔۔۔مگر اُن میں سے کوئی بچہ مکتب میں جا کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔۔۔تو اس کی برکت سے ۴۰ سال تک عذاب دور ہو جائے گا۔۔۔طاعون یا کوئی اور خطرناک بیماری سورۃ فاتحہ شریف پڑھنے کی برکت سے دور ہو جاتی ہے۔۔۔حتیٰ کہ ہر بیماری دور ہو جاتی ہے۔ [تفسیر کبیر، ص ۲۱، ج ۲]

کسی نے کیا خوب کہا:

تو ہی سب سے بڑا مسیحا ہے
سب مریضوں کو دے شفا بھی تو

میرے دوستو! قرآن کیا ہے۔

قرآن رب تعالیٰ کا اعلان ہے۔

قرآن حضور کا فیضان ہے۔

قرآن مصطفیٰ کی شان ہے۔

قرآن قاری کا انعام ہے۔

قرآن پڑھ کہ اس کی برکت سے اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔

اسی کی برکت سے تمہارے تمام کام آسان ہو جائیں گے۔۔۔اور اللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

تمہیں جنت عطا فرما دے گا۔۔۔قرآن میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی نعت ہے۔اس کو پڑھنے سے مدینے کے تاجدار آقا صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں گے۔اور یہ بخشش کا ذریعہ ہے۔

کوئی تسکیں نہ ملی اور نہ دوا کام آئی
ہر کڑے وقت میں آقا کی ثنا کام آئی

سورۃ فاتحہ کا ثواب

سورۃ فاتحہ کا ثواب قرآن کے ساتویں حصہ کے برابر ہے۔۔۔تو اگر کوئی مسلمان ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو مکمل قرآن پاک پڑھنے کا ثواب پائے گا۔ [تفسیر کبیر، ص۱۵، ج۲]

آٹھ حروف کا فائدہ

صاحب تفسیر کبیر لکھتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کو پیدا ہوتے ہی چھینک آئی اور آپ نے پڑھا الحمد لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ تو معلوم ہوا کہ یہ پہلا کلمہ ہے جو حضرت انسان کے منہ سے نکلا فرماتے ہیں۔۔۔کہ الحمد للہ میں آٹھ حروف ہیں۔۔۔اور جنت کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔۔جو شخص سورۃ فاتحہ شریف کو سچے دل سے پڑھے گا وہ جنت کے آٹھوں دروازوں کا مستحق ہو جائے گا۔۔۔اور بعض صحابہ کرام نے سانپ کے کاٹنے پر سورۃ فاتحہ شریف کا دم کیا اور آرام آ گیا۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۵]

معزز سامعین کرام! معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت سے بندہ جنت کا

حقدار بن جاتا ہے۔۔۔قرآن ایک لاجواب کتاب ہے۔

قرآن کتابوں کا سردار ہے۔
قرآن نور ہے انوار ہے۔
قرآن بخشش کا سامان ہے
قرآن مصطفیٰ کی زبان ہے
قرآن میں ہر اک کی شفا ہے
قرآن میں ہر شے کا بیان ہے
قرآن رب کی عطا ہے
قرآن گنج سخا ہے

مرگی کا دورہ ختم ہو گیا

ایک صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مرگی کا دورہ پڑتے دیکھا تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے سورۃ فاتحہ اُس کے کان میں پڑھی تو اس شخص کا دورہ مرگی ختم ہو گیا۔۔۔اور یہ واقعہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ سورۃ فاتحہ نے بیماری دور کر دی تو اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ میں ہر لاعلاج مرض کا علاج ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۷]

سورۃ فاتحہ کی برکت سے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔
سورۃ فاتحہ کی برکت سے اچھا راستہ مل جاتا ہے۔

عذاب کا خوف ختم ہو گیا

سورۃ فاتحہ شریف کی آیتوں کی تعداد سات ہے۔۔۔اس لئے یہ سات آیات جہنم کے سات طبقوں کا قفل ہیں۔ [تفسیر کبیر، ص۲۲، ج۲]

ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

Scanned with CamScanner

حاضر ہوئے تو عرض کرنے لگے اے اللہ کے محبوب پہلے میں آپ کی امت پر دوزخ کے عذاب کا خوف کرتا تھا۔۔۔مگر اب نہیں کیونکہ سورۃ فاتحہ نازل ہو چکی ہے۔۔۔مجھے اطمینان حاصل ہو گیا ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲]

میرے دوستو!

سورۃ فاتحہ سے بندہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

دوزخ کی گرمی سے نجات پائے گا اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہوگا۔

میرے دوستو! آؤ میں بتاؤں کہ سورۃ فاتحہ کی کتنی شان ہے۔

ستر ہزار فرشتے

صاحب تفسیر روح البیان نے لکھا ہے۔۔۔کہ جب یہ سورۃ فاتح نازل کی گئی تو جناب جبرائیل علیہ السلام آئے اور اُن کے ساتھ ۷۰ ستر ہزار فرشتے موجود تھے۔

میرے دوستو! میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت کی رہائی کے لئے دن رات اپنے رب کی بارگاہ میں دعائیں فرمائیں۔۔۔اور آپ کی وجہ سے ہم گنہگاروں کا بھی کام بن گیا۔

دعا قبول ہو جاتی ہے

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ سیکھ لی اس نے تمام آسمانی کتابیں سیکھ لیں اور جس نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھ لیں۔۔۔اور جس نے سورۃ فاتحہ شریف ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اللہ اُس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے

گا۔اور جو بندہ کسی مشکل میں گرفتار ہو جائے وہ سورۃ فاتحہ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کے ساتھ ملا کر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مشکل کو حل فرما دے گا۔

[تفسیر کبیر، ج۱، ص۸۳]

سبحان اللہ کیا شان ہے۔۔۔سورۃ فاتحہ شریف کی کہ اللہ تعالیٰ کے رحمتوں کے خزانے اس میں موجود ہیں۔شفا اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور قرآن سفارش کرتا ہے۔۔۔کسی نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب عرض کیا ہے کہ۔

التجا سب تیرے حضور کریں سب کی سنتا ہے دعا بھی تو
تو ہی سب سے بڑا مسیحا ہے سب مریضوں کو دے شفا بھی تو

قرآن اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب ہے۔۔۔یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے وطفیل ہمیں عطا فرمائی۔۔۔اور امت محمدیہ کی بخشش کے لئے طرح طرح کے ساماں پیدا فرما دیئے۔۔۔یہ سب میرے اللہ رب العزت کا کرم وفضل ہے۔۔۔کہ اللہ قرآن کی ایک سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ کے پڑھنے سے بندے کی تمام پریشانیاں۔۔۔بیماریاں دور فرما دیتا ہے۔۔۔حتیٰ کہ اسے جنت کا حقدار بنا دیتا ہے۔

اے بندے اگر تو چاہتا ہے کہ تیری دنیا وآخرت بہتر ہو جائے تو سورۃ فاتحہ شریف کو پڑھ تیرے دل کی دنیا بدل جائے گی۔

سورۃ فاتحہ کے پڑھنے سے۔۔۔تمہارا

فکر وغم دور ہو جائے گا۔

دل مضبوط ہو جائے گا۔

چہرہ منور ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

رزق زیادہ ہوجائے گا۔

اللہ کا قرب مل جائے گا۔

عذاب قبر سے بچ جائے گا۔

اللہ کا شکر ادا ہو جائے گا۔

پل صراط سے گزر جائے گا۔

اللہ کی رحمت و برکت پائے گا۔

سیدھا راستہ مل جائے گا۔

اور راستہ اُن لوگوں کا ملے گا جن پر اللہ کا انعام ہے۔۔۔اور جب بندہ بہتر راستے کی طرف چلے گا تو اللہ اس پر راضی ہو جائے گا۔۔۔اور اللہ کا اس پر فضل و کرم ہو جائے گا۔

میرے دوستو! سورۃ فاتحہ کی بڑی اہمیت ہے۔۔۔اس کے بے شمار نام ہیں۔۔۔اُن میں چند آپ کے سامنے بیان کروں گا۔

سبع مثانی

یہ بھی سورۃ فاتحہ کا ایک نام ہے۔۔۔حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سورۃ کی مثل نہ تورات و انجیل میں نازل ہوئی اور نہ زبور اور فرقان میں یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔۔۔اور جو سورۃ فاتحہ ایک بار پڑھتا ہے اسے پورے قرآن کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۵]

اُمّ القرآن

سورۃ فاتحہ شریف کا ایک نام ام القرآن بھی ہے۔۔۔محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ام القرآن ہے۔۔۔اور یہ اپنے علاوہ سورتوں کا بدل ہے۔۔۔مگر اس کے علاوہ کوئی سورت اس کا بدل نہیں ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۷]

الشفاء

سورۃ فاتحہ شریف کا ایک نام الشفاء بھی ہے۔۔۔حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ شریف ہر زہر سے شفا ہے۔۔۔اور یہ ام القرآن ہے اور اس سے ہر مرض سے شفا ہو جاتی ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۷]

شکر

سورۃ فاتحہ شریف کا ایک نام شکر بھی ہے۔۔۔یہ اس لئے کہ یہ سورۃ اللہ تعالیٰ پر فضل و کرم اور احسان کے ساتھ ثنا ہے۔

الصلوٰۃ

سورۃ فاتحہ شریف کا ایک نام صلوٰۃ بھی ہے۔۔۔حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد پاک ہے۔۔۔صلوٰۃ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہے۔۔۔جس سے مراد یہ سورۃ پاک ہے۔

Scanned with CamScanner

دُعاء

سورۃ فاتحہ شریف کا ایک نام دعا بھی ہے۔۔۔اس لئے کہ یہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پر مشتمل ہے۔ [تفسیر کبیر، ج۲، ص۱۹]

میرے دوستو! یہ تھے چند نام جو سورۃ فاتحہ کے ہیں۔۔۔میں نے ان کی فضیلت آپ حضرات کے سامنے پیش کی۔۔۔سورۃ فاتحہ شریف پڑھنے سے بڑی برکت حاصل ہوتی ہے۔۔۔اور اس سورۃ کو ایک یہ اعجاز بھی حاصل ہے۔ کہ یہ سورۃ نماز میں بھی پڑھی جاتی ہے۔

نمازِ نامکمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔کہ ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے خراج ہے۔۔۔یعنی ناقص ہے۔۔۔اور پوری نہیں۔ [تفسیر کبیر، ص۴۹، ج۲]

معلوم ہوا کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز مکمل ہی نہیں ہوتی۔۔۔میرے دوستو! سورۃ فاتحہ کی بڑی شان ہے۔۔۔اس سورۃ سے بندے کو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔۔۔جیسا کہ تفاسیر میں موجود ہے۔

ہر آیت سے مصیبتوں کا علاج

سورۃ فاتحہ شریف میں سات آیات کریمہ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور جو مل گیا۔۔۔اس

پر اکتفا کیا تو شہوت زائل ہوگئی۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

جس نے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ دیا یعنی جس نے جان لیا کہ وہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ہے۔۔۔اس کی وہ حرص دور ہوگئی جس میں سے کچھ نہیں پاتا۔۔۔اور بخل دور ہوگیا۔۔۔جس میں پاتا ہے۔۔۔تو اس سے شہوت اور اس کی لذتوں کی آفات دور ہوگئیں۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور جس نے جان لیا کہ وہ رحمان اور رحیم ہے۔۔۔اس کا غصہ دور ہوگیا۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اور جس نے اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ دیا اس سے تکبر دور ہوگیا۔۔۔اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہنے سے غرور زائل ہوگیا۔۔۔اور ان دونوں کے پیدا ہونے سے اُس سے آفت غضب دور ہوگئی۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اور جس نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہہ دیا اس سے خواہش کا شیطان دور ہوگیا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

اور جس نے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کہہ دیا اس کا کفر اور شرک

Scanned with CamScanner

زائل ہوگیا۔

غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَ الضَّآلِّیْنَ

اور جس نے غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ کہا اُس سے اُس کی بدعت دور ہوگئی۔

تو ثابت ہوا کہ یہ سات آیات سات قبیحہ اخلاق کو دفع کرتی ہیں۔۔۔

سورۃ فاتحہ شریف کے فوائد بہت ہیں۔ [تفسیر کبیر، ص ۲۱۸، ج ۲]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کی شان

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہوئے عرض کی اے پروردگار تیری حمد کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الحمد للہ شکر کا آغاز اور اس کا اختتام ہے۔۔۔ محققین کہتے ہیں۔۔۔ کہ یہ کلمہ شکر کا آغاز کرتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے کلام کی ابتداء بنالیا۔۔۔ اور جب اس کے ساتھ شکر ختم ہوتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اہل جنت کے کلام کا خاتمہ ٹھہرایا۔۔۔ تو فرمایا۔

وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

[تفسیر کبیر، ج ۲، ص ۲۴۰]

سردار ٹھیک ہوگیا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ہم دوران سفر ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔ کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی

اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔۔۔ اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں۔۔۔ کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔ حالانکہ ہم نے پہلے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا بھی آتا ہے پس اس نے دم کیا۔۔۔ قبیلے کا سردار ٹھیک ہوگیا۔۔۔ اور سردار قبیلہ نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا۔۔۔ اور ہمیں دودھ بھی پلایا۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے پوچھا آپ نے دم میں کیا پڑھا تھا۔۔۔ کہ سردار ٹھیک ہوگیا۔۔۔ کہا میں نے سورۃ فاتحہ شریف پڑھی تھی۔ [بخاری شریف ج ۳، ص ۲۸۱]

سب سے اعلیٰ سورۃ

حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔۔۔ کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے ارشاد فرمایا۔۔۔ کہ میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے وہ سورۃ نہ سکھادوں۔۔۔ جو قرآن میں سب سے بڑی سورۃ ہے۔۔۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے۔۔۔ تو میں نے یاد دہانی کرائی۔۔۔ تو آپ نے فرمایا۔۔۔ وہ سورۃ فاتحہ ہے۔۔۔ یعنی سورۃ الحمد ہے۔

[ابن ماجہ، ج ۲، ذکر ثواب قرآن، حدیث ۱۵۷۵]

کلام نامکمل ہوتا ہے

ابوداؤد شریف میں ہے۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔۔۔ ہر ذیشان کام جو اللہ تعالیٰ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا اور بے برکت ہو جاتا ہے۔۔۔

Scanned with CamScanner

ایک اور روایت میں آتا ہے۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل ہوتا ہے۔ (کنزالعمال) میں لکھا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوتا ہے۔۔۔کہ سورۃ فاتحہ زہر سے شفا دیتی ہے۔

عرش کا خزانہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں عرش کے نیچے کے خزانوں سے نازل ہوئیں۔۔۔ایک سورۃ فاتحہ، دو آیۃ الکرسی، تین سورۃ بقرہ کی آخری آیات مبارکہ، چار سورۃ کوثر۔۔۔اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا جو مجھ پر احسان کیا۔۔۔(فرمایا) میں دیتا ہوں تجھے سورۃ فاتحہ اور یہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ہے۔۔۔اور پھر میں نے اپنے اور تیرے درمیان اس کو بانٹ دیا۔ [کنزالعمال]

میرے دوستو!

سورۃ فاتحہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ہے۔

سورۃ فاتحہ شریف پڑھنے سے کام میں برکت آجاتی ہے۔

سورۃ فاتحہ شریف پڑھنے سے کلام میں برکت آجاتی ہے۔

سورۃ فاتحہ شریف پڑھنے سے کاروبار میں برکت آجاتی ہے۔

تمام پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔

کاروبار میں ترقی

اولیاء کرام، بزرگان دین فرماتے ہیں۔۔۔کہ کاروبار میں سورۃ فاتحہ بڑی اکسیر ہے۔۔۔لہٰذا جو شخص کاروبار میں ترقی و برکت چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ چالیس دن تک سورۃ فاتحہ ہر نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھے ایسا عمل کرنے سے اس کا کاروبار ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اگر وہ چاہتا ہے کہ کاروبار میں اور زیادہ ترقی ہو تو صدقہ خیرات بھی کرے۔۔۔اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور شکر ادا کرتا رہے تو کامیابی اُس کا مقدر بن جائے گی۔

فوائد سورۃ فاتحہ

فضائل ذکر۔۔۔ذکر الٰہی۔۔۔قرآنی سورتیں۔۔۔اور کئی دیگر کتب میں لکھا ہے۔۔۔کہ بزرگ فرماتے ہیں۔۔۔کہ اگر کوئی بندہ چاہتا ہے۔۔۔کہ اُس کے گھر میں برکت آجائے اور خوشحالی آجائے۔۔۔اور پریشانیاں ختم ہو جائیں تو اُس کو چاہیے کہ وہ اول اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور پھر جمعہ شریف والے دن عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر باوضو بیٹھا رہے۔۔۔اور اسی طرح ۴۰ دن مسلسل رات کو بیٹھ کر ۱۱۱ مرتبہ سورۃ فاتحہ شریف کا دور کرے۔۔۔اور چالیسویں دن اللہ کی راہ میں شیرینی تقسیم کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خوشی اور مسرت کا ماحول پیدا فرمادے گا۔۔۔جس کام کو ہاتھ ڈالے گا کامیاب ہو جائے گا۔۔۔اگر کوئی بندہ کسی مصیبت میں پھنس گیا تو اسے چاہیے کہ تمام گھر کے افراد کو اکٹھا کر کے مل کر روانہ ۱۲۵ مرتبہ سورۃ فاتحہ مسلسل ۴۰ یوم پڑھے اللہ اُس کو سخت سے سخت مشکل سے نکال دے گا۔۔۔اور اُس کی جو جائز حاجت ہو گی

Scanned with CamScanner

اللہ پوری فرما دے گا۔۔۔ اور ایسے طالب علم جو امتحان میں کامیابی کی خواہش رکھتے ہوں۔۔۔ انہیں بھی سورۃ فاتحہ کی تاکید کرنی چاہیے۔۔۔ اور امتحان سے ۲۱ دن پہلے عصر اور مغرب کے درمیان باوضو ہو کر بیٹھے اور ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُس کو سورۃ فاتحہ کی برکت سے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ بعض اوقات کسی شخص پر جھوٹا مقدمہ بن جاتا ہے۔۔۔ تو اُس کو بھی چاہیے کہ وہ سورۃ فاتحہ کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرے اللہ اُس کی مدد فرمائے گا۔ [قرآنی وظائف، ص۱۵]

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ شریف سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ○ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ. [سورۃ توبہ، آیت ۱۲۸]

سرکار کے اوصاف کا اظہار کریں گے
ہم پر بھی کرم سیدِ ابرار کریں گے
سرکار کی توصیف وظیفہ ہے زباں کا
یہ جرم اگر ہے تو کئی بار کریں گے
اللہ بھی انہیں رکھے گا محبوب یقیناً
اللہ کے محبوب سے جو پیار کریں گے
جس روز کوئی اور مددگار نہ ہو گا

Scanned with CamScanner

اُس روز شفاعت مری سرکار کریں گے
مشکل ہے ہمیں قبر کا احساس نہ ہو گا
ہم سرورِ کونین کا دیدار کریں گے
جاؤ جو مدینے تو سنو کان لگا کے
سرکار کی باتیں در و دیوار کریں گے

معزز سامعین کرام، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل و کرم ہوا کہ آج ہم اس نورانی وجدانی ایمانی اور پُرکیف محفل میں حاضر ہوئے۔

تو میرے عزیز دوستو! ہمارے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مومنین، صاحب مقام، بہترین، شریف ترین اور احسن ترین انسان تھے۔ اور میں آپ حضرات کے سامنے اُن کے مقام و ایمان کے بارے میں کچھ بیان کروں گا۔۔۔ آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔ کہ بعض لوگ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین کے بارے میں یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ آپ کے والدین کریمین (معاذ اللہ) ایمان والے نہ تھے۔۔۔ اس لئے وہ جنت میں داخل نہ کئے جائیں گے۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے جو ایسی گستاخیاں کرتے ہیں۔۔۔ اُن کو کیا علم کہ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کیا بلند مقام ہے۔۔۔ آؤ میں بتاؤں کہ اُن کی شان کیا ہے۔

والدِ ماجد کا نام مبارک

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدِ ماجد کا نام مبارک ہی ایسا ہے۔۔۔ کہ

اُن کے موحد ہونے اور مومن ہونے پر کسی دلیل کا محتاج نہیں۔۔۔ آپ کا اِسم گرامی (عبداللہؓ) ہے۔۔۔ جس کے معنی ہیں۔۔۔ اللہ کا بندہ۔۔۔ اور بندہ وہی ہوتا ہے۔۔۔ جو بندگی کرنے والا ہو۔۔۔ اسی بندگی کی وجہ سے نورانی فرشتوں کو قرآن مجید میں فرمایا گیا:

بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ ’’بلکہ یہ تو مکرم بندے ہیں۔‘‘

یوں تو سبھی اللہ کے بندے ہیں۔۔۔ لیکن یہ نام اُس وقت رکھا جاتا ہے۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔۔۔ اور اُس سے محبت بھی ہو۔

تو سامعین محترم! آپ کے نام مبارک سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ ایمان والے ہیں۔

دسترخوان

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے کنیز سے کہا کہ دسترخوان لاؤ اور وہ دسترخوان لے کر آ گئی انہوں نے کہا رومال لاؤ وہ ایک رومال لائی جو کہ بہت میلا تھا۔۔۔ اور آپ نے اُس میلے رومال کو آگ میں ڈال دیا یعنی تنور میں ڈال دیا اور جب اُس کو باہر نکالا تو وہ دودھ کی طرح سفید ہو گیا اور صاف ہو گیا۔۔۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا یہ کیسا رومال ہے۔۔۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کپڑے سے ایک مرتبہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا چہرہ اطہر صاف کیا تھا۔۔۔ پس جب یہ میلا ہو جاتا ہے۔۔۔ اس کو آگ میں ڈال کر صاف کر لیا جاتا ہے۔۔۔ تو آگ اس چیز کو نہیں جلاتی جو انبیاء کرام کے

Scanned with CamScanner

چہرے سے لگ جائے۔

سامعین محترم! تو جس رومال سے میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنا چہرہ مبارک صاف فرمالیں اُس پر آگ حرام ہوگئی تو یہ کس طرح ممکن ہے۔۔۔کہ جن پشتوں اور ارحام میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم منتقل ہوتے رہے وہ آگ میں ہوں معلوم ہوا کہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے ہیں۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو بڑا عظیم رتبہ عطا فرمایا ہے آؤ میں آپ کو ایک حدیث پاک سناؤں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے تھے۔۔۔حدیث پاک میں ہے۔

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی التجا

زرقانی شریف میں ہے۔۔۔کہ حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے رب قدیر کی بارگاہ میں ایک التجا فرمائی۔۔۔جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَئَالَ رَبَّهٗ اَنْ يُّحْيِيَ اَبَوَيْهِ فَاَحْيَاهُمَالَهٗ فَاٰمَنَا بِهٖ ثُمَّ اَمَاتَهُمَا۔
[الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۲۳۰]

”یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے رب سے التجا کی کہ ان کے والدین کو زندہ کر دے۔ رب تعالیٰ نے اُن کو زندہ کر دیا پس وہ دونوں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے اور پھر وصال فرماگئے۔“

سامعین محترم! اس روایت کو امت کے جلیل القدر محدثین نے تسلیم کیا

حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ بہت سے محدثین نے اسے صحیح فرمایا ہے۔ [حجۃ اللہ علی العالمین، ص۴۱۲]

قرآن پاک سے شہادت

سامعین محترم! یہ تو حدیث مبارکہ تھی جو آپ نے سماعت فرمائی۔۔۔ اب قرآن مجید کی آیت بھی سن لیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ [سورۃ توبہ، ع۱۲۸]

”البتہ! تحقیق تمہارے پاس اونچی شان والے رسول تم ہی میں سے آئے۔“

اس آیت مبارکہ میں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود (فا) کو زبر سے تلاوت فرمایا جس کا مطلب یہ ہوجاتا ہے۔۔۔تمہارے پاس رسول نفیس ترین لوگوں میں سے آئے اور پھر ارشاد فرمایا: ”میں حسب ونسب میں نفیس ترین ہوں۔۔۔آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک میرے آباؤ اجداد میں کوئی بدکار نہیں ہے۔۔۔بلکہ سب صحیح نکاح سے پیدا ہوئے۔

[خصائص کبریٰ بروایت حضرت انس]

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نفیس ترین لوگوں میں سے آئے۔۔۔اور پھر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی فرمایا کہ میرا حسب نسب نفیس ترین ہے۔۔۔اور میرے آباؤ اجداد میں آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کوئی بدکار نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

قرآن حکیم کی دوسری شہادت

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ o الَّذِيْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ o وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ o [الشعراء، پ۱۹، ع۷/۳۱۷]

"اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہربان ہے۔ جو تمہیں دیکھتا ہے۔ جب تم کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ [کنزالایمان]

سامعین محترم! اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خمیر مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پاکیزہ اصلاب میں منتقل ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔۔۔اور قرآن و حدیث سے ثابت ہوگیا ہے۔۔۔ کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ پاک اصلاب میں رہے۔۔۔اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ) سے مراد حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد لیتے تھے لہٰذا اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بھی بت گر یا بتوں گر یا بت کی پوجا کرنے والا کافر د مشرک نہ تھا بلکہ سب کے سب اسلام پر تھے۔۔۔حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل جنت میں سے ہیں۔۔۔ اور بروز قیامت دوسرے مومنین کی طرح وہ بھی جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے۔

وہ صالحین تھے

میرے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ

عنہم نیک اور صالح لوگوں میں سے تھے۔۔۔اور اس کی گواہی حضور سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود اپنی زبان مبارک سے دی جیسا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد پاک ہے۔ کہ

لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ يَنْقُلُنِيْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى اَخْرَجَنِيْ مِنْ اَبَوَيَّ فَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ. [الشفا شریف، ص۴۷]

"اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں منتقل فرمایا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے پیدا ہوا اور وہ کبھی سفاحِ جاہلیت پر اکٹھے نہ ہوئے۔"

سامعین محترم! اس حدیث پاک سے اس بات کا خوب اچھی طرح پتہ چلتا ہے۔۔۔ کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ نیک سیرت، طیب و طاہر والدین کی پشتوں۔۔۔اور رحموں میں سفر طے کرتے رہے۔

میرے دوستو! اس سلسلے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ جن کا اگر میں ذکر کرتا چلوں تو کافی وقت درکار ہے۔۔۔ بہر مختصر سے وقت میں آپ حضرات کے سامنے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت و شان بیان کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور یہ بھی بات بعید نہیں (دور نہیں) کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذکر کے صدقے ہماری نجات فرمادے میرے دوستو! حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر کیا جارہا ہے۔۔۔اور میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خاندان کا ذکر ہو رہا ہے۔۔۔آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔ کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے محبوب ہیں۔۔۔ اعلیٰ ہیں۔۔۔ بلند درجہ والے ہیں۔

Scanned with CamScanner

میرا نبیؐ اعلیٰ

ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں، رسولوں سے اعلیٰ ہیں۔۔۔افضل ہیں اور بلند ہیں۔

آپ کا نظام اعلیٰ	آپ کا قانون اعلیٰ
آپ کا نام اعلیٰ	آپ کا مقام اعلیٰ
آپ کا رتبہ اعلیٰ	آپ کا کلام اعلیٰ
آپ کا خاندان اعلیٰ	آپ کا قبیلہ اعلیٰ

تو میرے دوستو! پھر مجھے کہنے دو اگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز اعلیٰ آپ اور سارے نبی رسولوں سے اعلیٰ تو آپ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اعلیٰ اور نفیس ترین ہیں۔۔۔اور اب میں ایک اور طریقہ سے آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ واقعہ ہی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے اور جنتی ہیں۔۔۔میری بات کو ذرا غور سے سنیئے گا۔۔۔آپ اپنی پوری توجہ میری طرف رکھیں۔۔۔ان شاء اللہ آپ کو آج یہ ثابت کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنتی ہیں۔۔۔اور ایمان والے ہیں۔

قیامت کا دن اور روشن تاج

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ [ابوداؤد، مشکوۃ ص۱۸۶]

''جس آدمی نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور اُس پر عمل کیا۔تو اُس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہو گی۔ جبکہ وہ دنیا کے گھروں میں ہو پھر تمہارا کیا گمان ہے اس شخص کے متعلق جس نے خود اس پر عمل کیا ہو گا۔''

سامعین محترم! یہ حدیث مبارکہ بتا رہی ہے۔۔۔کہ قرآن پاک پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے عام مسلمان کے والدین کو میدان محشر میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہو گی۔۔۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا تھا کہ بتاؤ پھر عامل قرآن کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔۔۔تو اے قرآن پڑھنے والو میں تم سے پوچھتا ہوں۔۔۔یہ تو قرآن کے پڑھنے والے کی شان ہے۔۔۔کہ اُس کے والدین کو تاج مل رہا ہے۔۔۔تو اُن والدین کی کیا شان ہو گی جن کے بیٹے پر قرآن نازل کیا گیا ہو۔

میرے دوستو! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو سب سے بہتر قاری ہیں۔

جو سب سے عمدہ حافظ ہیں۔

جو سب سے بڑھ کر قرآن پر عمل کرنے والے ہیں۔

جن کے صدقے کروڑوں حافظ اربوں قاری لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں قرآن پر عمل کرنے والے بن گئے ہیں۔تو اُس بیٹے کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا شان ہوگی۔۔۔اللہ اللہ سبحان اللہ۔

تو پھر یہ ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دینا چاہیے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میدان محشر میں ایسا روشن تاج پہنیں گے ۔۔۔کہ کروروں سورج اُن کی روشنی کے سامنے شرما جائیں گے۔۔۔اور اُن کے تاج کا ایک ایک موتی اتنا قیمتی ہوگا۔۔۔کہ کائنات کے خزانے ہلکے ہو جائیں گے۔۔۔اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن پر تو ہم قربان جائیں۔

جن کی سیرت اعلیٰ — جن کی صورت اعلیٰ

جن کا نام اعلیٰ — جن کا مقام اعلیٰ

سامعین محترم! حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی اولاد سے ہیں۔۔۔جو فطرت پر ۔۔۔توحید پر۔۔۔اور دین ابراہیمی پر قائم رہی۔۔۔اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک سبھی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ توحید پرست عبادت گزار ۔۔۔عالی نسب۔۔۔پاکیزہ خصلت۔۔۔ اہل ثروت۔۔۔اہل حکومت اور اصحاب سطوت ہیں۔۔۔انہیں تاریخ انسانی میں عموماً اور تاریخ عرب میں خصوصاً ایک امتیازی شان حاصل ہے۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔میرے دوستو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد کی بھی کیا شان ہے۔۔۔اور پھر آپ کے

والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا شان ہے۔قربان جائیں سبحان اللہ۔

خیر القرون

سامعین محترم! میرے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم خیر القرون ہیں۔۔۔اس سے مراد تمام زمانوں کے لوگوں سے بہترین لوگ ہیں۔۔۔حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ. [بخاری، ج۱، ص۵۰۳]

"میں نسل در نسل بنی آدم کے بہترین لوگوں میں بھیجا گیا ہوں۔یہاں تک کہ میں اُن لوگوں تک پہنچا ہوں جن میں میں اس وقت موجود ہوں۔"

سامعین محترم! اس حدیث پاک سے اس بات کا پتہ چلا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہمیشہ بہترین لوگوں میں رہا اور ایک سے دوسرے گروہ تک منتقل ہوتے ہوتے میں اپنے اِن خاندان والوں اور اپنے ان والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک پہنچا ہوں۔۔۔اور میرے خاندان والے باقی تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔۔۔اور جس خاندان میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے وہ خاندان سب سے بہتر اعلیٰ اور افضل ہے۔۔۔اور آپ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے اور نفیس ترین انسانوں میں سے ہیں۔۔۔ایک اور حدیث میں آیا ہے۔

حدیث مبارکہ

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

لَمْ اَزَلْ اَنْـقُـلُ مِـنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرِيْنَ اِلٰى اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ.

''میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے رحموں میں منتقل ہوتا رہا''

[الحاوی للفتاوی ج۲،ص۲۱۰]

حضرت عبداللہ ؓ کا کلام

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ ہمارے خاندان کے لوگ جس شہر میں بھی جاتے ہیں۔۔۔وہاں کے سردار بن جاتے ہیں۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں زمین کے تمام سرداروں پر سرداری حاصل ہے۔۔۔اس میں کچھ بھی شک نہیں۔۔۔کہ میرے والد گرامی کی بزرگی اور سرداری کا چھوٹے بڑے لوگ اعتراف کرتے ہیں۔۔۔اور میرے والد گرامی کے آباؤ اجداد بہت عظمتوں والے ہمیشہ سے پاک اور خالص حسب نسب والے ہیں۔

[الحاوی للفتاوی، ج۲،ص۳۳۳]

حضرت عبدالمطلب

آپ کی نفاست وطہارت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے جسم سے خالص کستوری کی خوشبو آتی تھی۔۔۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔۔۔اور قریش آپ کے وسیلے سے بارش مانگتے اور اُن پر بارش برسائی جاتی تھی۔۔۔آپ ہر سال ماہ رمضان میں غارِ حرا میں جا کر عبادت کرتے اور گوشہ نشین ہوتے۔۔۔آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے اور رب تعالیٰ سے محبت رکھنے والے تھے۔۔۔شراب وزنا کو حرام جانتے تھے۔۔۔ ننگے جسم کعبہ شریف کا طواف کرنے سے لوگوں کو روکتے تھے۔۔۔

لڑکیوں کے قتل سے منع فرماتے چور کے ہاتھ کاٹتے اور اپنے دسترخوان سے پرندوں اور جانوروں کو کھلاتے اسی لئے آپ کو (مطعم الطیر) یعنی پرندوں کو کھلانے والا کہا جاتا تھا۔۔۔اور یہ سب نورمحمدی کی برکت سے تھا۔۔۔اور جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو جو نور عبدالمطلب کی پیشانی میں چمکتا تھا۔۔۔وہ نور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی مبارک میں نمودار ہوا جس کی بدولت حضرت عبداللہ ؓ سب سے زیادہ حسین ہر دلعزیز اور لاڈلے ہو گئے۔

آپ کی قربانی

حضرت عبدالمطلب نے چاہِ زم زم کو کھودتے وقت یہ نذر مانی تھی کہ اگر ان کے دس بیٹے جوان ہو گئے۔۔۔تو وہ ایک بیٹا اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے دسوں بیٹے جوان ہو گئے۔تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی اے میرے اللہ میں نے ایک بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی تھی پس میں اب اپنے بیٹوں میں قرعہ ڈالتا ہوں جو بیٹا تجھے سب سے زیادہ پسند ہو اُس کا قرعہ ڈال دے۔

اور جب آپ نے قرعہ ڈالا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نکل آیا اور یہی بیٹے حضرت عبدالمطلب کو سب سے زیادہ پیارے تھے۔جب انہیں ذبح کرنے چلے تو بہنیں رونے لگیں۔۔۔اور کہا ابو جی ان کی بجائے کچھ اونٹ ذبح کرلیں آپ نے حضرت عبداللہ کے لئے دس اونٹوں کا قرعہ ڈالا تو پھر بھی قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکل آیا اور پھر ایسے ہی دس دس کر کے بڑھاتے

گئے اور جب ایک سو اونٹ تک پہنچے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ اللہ اکبر اور ایک سو اونٹ ذبح کر ڈالے۔

[خصائص کبریٰ، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۱۱]

دو ذبیحوں کا بیٹا

تو میرے دوستو! قرعہ میں اور بھی بھائی تھے۔۔۔جن میں حضرت امیر حمزہؓ، حضرت عباسؓ بھی تھے۔۔۔لیکن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند اُس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔۔۔اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نکلنے سے معلوم ہو گیا کہ آپ اُن بھائیوں سے افضل و اعلیٰ اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارے تھے۔۔۔اور اس واقعہ کی جانب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ:

اَنَا اِبْنُ الذَّبِیحَیْنِ. ''میں دو ذبیحوں یعنی حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت عبداللہؓ کا بیٹا ہوں۔''

سامعین محترم! یہ دونوں حضرات ذبیح ہیں۔۔۔کہ یہ دونوں خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔۔۔لیکن دونوں کو ربّ کریم نے اپنی رحمت اور اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نور کی برکت سے سلامت رکھا۔۔۔اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے مینڈھا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے سو اونٹ قبول فرمائے۔۔۔گویا یہ واقعہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فخر ہے۔۔۔اور سامعین محترم! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد اور والدین کریمین پاک، مطہر، ایمان والے اور نفیس ترین لوگ تھے۔

سامعین محترم! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین بڑے اعلیٰ درجہ والے ہیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اور اُس ماں باپ کی کیا شان ہو گی جن کے گھر تاجدار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پیدا ہوئے۔۔۔اور وہ کیا حسین گھڑی ہو گی۔۔۔جس گھڑی میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے ہوں گے۔

بڑی شان والی یہ صائم گھڑی ہے دو عالم میں پھیلی ہوئی روشنی ہے
مبارک تجھے آمنہؓ گھر میں تیرے لئے کیف سارے حضورؐ آ گئے ہیں

اور جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر اللہ کے محبوب تشریف لائے تو کون و مکاں میں بہار آ گئی ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں آ گئیں اور ہر طرف اُجالا ہی اجالا ہو گیا۔ میرے دوستو! اگر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وجہ سے ہر طرف روشنی ہو گئی تو آپ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا شان ہو گی۔۔۔جس کے گھر یہ پیارا بیٹا پیدا ہوا وہ کیسے نیک اور پاکیزہ لوگ ہوں۔۔۔اور نبی پیدا ہی پاکیزہ لوگوں میں ہوا کرتے ہیں۔

ہمیشہ نیک لوگ رہے

سامعین محترم! احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے۔۔۔کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے یہ زمین کبھی نیک پاک لوگوں سے خالی نہ رہی اور یہ بھی حدیث ہے۔۔۔کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آباؤ اجداد بہترین مخلوق تھے۔ تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا۔۔۔کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین

Scanned with CamScanner

رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نیک اور پاکیزہ لوگ تھے۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سات ایسے اشخاص کو موجود رکھا جن کی بدولت اہل زمین سے اللہ تعالیٰ نے بلاؤں کو دور رکھا۔ [ابوی مصطفیٰ]

نبی کی ماں مومن ہوتی ہے

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (ابوی مصطفیٰ) میں لکھتے ہیں:

”کہ یہ قاعدہ نبوت رہا ہے کہ نبی کی ماں مومن ہوتی ہے۔ پھر سید دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی (ماں) والدہ ماجدہ ایمان سے کیسے محروم رہ سکتی ہے۔ انبیاء صرف پاکیزہ عورتوں کا ہی دودھ پیتے ہیں۔ اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہر دودھ پلانے والی مسلمان ہوئی۔ (حضرت آمنہؓ۔ حضرت حلیمہؓ۔ حضرت ثوبیہؓ۔ اور حضرت ام ایمنؓ)۔“ [شان والدین، ص ۱۲۸۔ ابوی مصطفیٰ]

حضرات محترم! علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے بھی ظاہر ہوا کہ انبیاء کی مائیں پاکیزہ ہوتی ہیں اور نبیوں کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے۔۔۔کہ وہ صرف پاکیزہ عورتوں کا ہی دودھ پیا کرتے ہیں۔۔۔معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی والدہ ماجدہ ایمان والی اور پاکیزہ ہیں۔ آپ کے والدین کی مثال نہیں مل سکتی۔

جن میں سخاوت تھی — جن میں عدل تھا۔
جن میں انصاف تھا — جن میں طہارت تھی۔
جن میں نفاست تھی — جن میں پاکی تھی۔

اور جو ایمان والے لوگ تھے۔۔۔اور جن کے نام یہ تصدیق کرتے ہیں۔۔۔کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان وایقان والے تھے۔

آپ کا نامِ مبارک

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت آمنہؓ ہے۔ (آمنہؓ) کا مطلب ہے امن دینے والی۔۔۔ ایمان لانے والی۔۔۔ تصدیق کرنے والی۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیاری نانی جان کا نام مبارک (برہ بنت عوف) برہ کے معنی ہیں۔۔۔یعنی بہت نیک اور پرہیزگار عورت۔ سبحان اللہ آپ کی والدہ ماجدہ اور آپ کی نانی جان کے نام مبارک جان کر یہ پتہ چلتا ہے۔۔۔کہ یہ ایمان والے تھے۔۔۔اور بڑے ہی مبارک خاندان والے تھے۔

[تاریخ طبری، شان والدین، ص ۱۲۸]

سامعین محترم! بہت سی احادیث مبارکہ اور بہت سے واقعات آپ نے سماعت فرمائے۔۔۔ پتہ یہی چلا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان والے لوگ تھے۔۔۔اور پاکیزہ انسان تھے۔

والدینؓ اہل جنت

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ [پ۳۰، سورہ والضحیٰ] ”آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔۔۔کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشی اسی میں ہے۔۔۔آپ

Scanned with CamScanner

کی اہل بیت میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔ [تفسیر ابن جریر]

سامعین محترم! آپ کے اس قول کو تقویت اس حدیث سے پہنچتی ہے۔ جو عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔۔۔ کہ میں اپنے رب سے سوال کروں گا۔۔۔ کہ میری اہل بیت کا کوئی فرد جہنم میں نہ جائے۔۔۔ پس اللہ تعالیٰ میرے اس سوال کو قبول فرمائے گا۔ [ابوی مصطفیٰ]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سارے گھر والے جن کو دعوت حق نہیں پہنچی وہ بھی اہل جنت میں سے ہوں گے۔ صرف گرفتار عذاب وہی ہوگا جس نے دعوت اسلام کو ٹھکرایا ہوگا۔

شفاعت کروں گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو میں اپنے والد، والدہ اور اپنے رضاعی بھائی کے لئے شفاعت کروں گا۔

[ابوی مصطفیٰ۔ والدین کریمین، ص ۹۷]

میرے دوستو، بھائیو! ان تمام احادیث مبارکہ میں یہی اشارہ ملتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ کی رحمت وکرم سے جنتی ہیں۔

اپنے محبوب کی آنکھیں ٹھنڈی فرمائے گا

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ۔ [سورہ طور، آیت ۲۱]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے ایمان کے ساتھ اُن کی اتباع کی تو ہم نے اُن کے ساتھ اُن کی اولاد کو ملا دیا (جنت میں) اور اُن کے اپنے اعمال میں ہم نے کوئی کمی نہ فرمائی۔''

سامعین محترم! اس آیت کی تفسیر میں علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ یہاں (ایمان) کا لفظ تنکیر کے ساتھ آیا ہے۔۔۔ جو تقلیل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔ یعنی بے شک یہ لوگ اپنے آباء کے ساتھ ایمان کے مرتبے کو نہ پہنچ سکے۔۔۔ گو اُن کے اعمال اتنے اعلیٰ نہ ہوں۔ لیکن صرف ایمان ہی اُس نصیحت کے لئے کافی ہوگا۔۔۔ چھوٹی بڑی اولاد ساری ہی جنت میں والدین کے ساتھ مل جائے گی۔۔۔ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو اٹھا کر مومن کے درجے میں رکھے گا گو اعمال میں وہ اس سے زیادہ نہ ہوں یہ صرف اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے اور اُس کے سرور کو مکمل کرنے کے لئے ہوگا۔''

سبحان اللہ! کتنا پیارا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ جنتی کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے اُس کی بے عمل اولاد کو اُس کے ساتھ ملا دے گا۔ اور ایسی ہی علماء کی رائے والدین کے متعلق ہے۔۔۔ تو پھر آپ کا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھیں ٹھنڈی نہ فرمائے گا کیا اُن کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اُن کے ساتھ نہ ملائے گا۔۔۔ کہ جن کے

بارے میں مشہور حدیث قدسی ہے کہ:

''اے میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت بھی ظاہر نہ کرتا۔''

کیا ایسے لاڈلے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھیں ٹھنڈی نہ کی جائیں گی جبکہ اُن کے نعلین کے صدقے کروڑوں کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی جائیں گی۔۔۔ بلاشبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھیں ٹھنڈی ضرور کی جائیں گی۔۔۔اور اُن کے سرور کو مکمل کرنے کے لئے اُن کے والدین کو اُن کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ [سیرت والدین، ص۱۶۳]

سامعین محترم! جب آپ یہ جان چکے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے ساتھ ہوں گے تو اب یہ بھی جان لو۔۔۔ کہ جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔۔۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وسیلہ کیا ہے۔۔۔فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین مقام جو پوری مخلوق میں صرف ایک ہی شخص کو دیا جائے گا اور میں امید کرتا ہوں وہ میں ہی ہوں۔ [سیرت والدین ج، ص۱۶۳]

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سامعین محترم! یقیناً رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنت میں مقامِ وسیلہ پر فائز ہوں گے۔۔۔اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آپ کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔۔۔اور اسی طرح آپ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ سب اہل جنت سے بڑھ جائے گا۔۔۔اللہ اللہ۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔کیا شان ہے۔ والدین مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو کتنا اونچا مقام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ ہمیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین سے زیادہ سے زیادہ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

ولادتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo

آج میلاد نبی ہے کیا سہانا نور ہے
آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
عرش نوری فرش نُوری ذرہ ذرہ نور ہے
نُور کا دربار ہے ہر سمت چھایا نور ہے
نور گھر میں نور باہر کوچہ کوچ نور ہے
بلکہ یوں کہیئے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے
ڈالی ڈالی نور ہے اور پتہ پتہ نور ہے

گل کھلے ہیں نور کے گلشن میں مہکا نور ہے
آنکھ والو آؤ دیکھو ماہ طیبہ کی ضیاء
آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
جگمگا اٹھے ہیں عرش و فرش کرسی نور ہے
اللہ اللہ کیا چمک کیا روشنی کیا نور ہے

میرے دوستو! سب حضرات مل کر محبت کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کریں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo ''کہ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دل سکون پا جاتے ہیں۔'' [الرعد: آیت ۲۸]

تو اے میرے دوستو! اگر سکون چاہتے ہو تو سب حضرات مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک کرو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اب سب حضرات مل کر آقائے دو جہاں سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہدیہ درود شریف پڑھیں اور عرض کریں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ . يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ . يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! ابھی کچھ حضرات درود پاک پڑھنے سے گریز کر رہے ہیں۔۔۔ کئی شرما رہے ہیں۔۔۔ ہم لوگ گانا گاتے ہوئے۔۔۔ ناچ کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔۔۔ میرے دوستو! یہ تو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جارہا ہے۔۔۔ اس سے تو تمہاری بخشش کا ذریعہ بن جائے گا سامعین محترم! درود پاک پڑھنے میں کنجوسی نہ کیا کرو۔۔۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔۔ اے میرے غلامو کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے۔۔۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیں کون ہے۔۔۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے۔۔۔ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔۔۔ تو سامعین محترم! کنجوسی مت کرو اگر نجات چاہتے ہو۔

بخشش چاہتے ہو — شفاعت چاہتے ہو۔

رہائی چاہتے ہو — جنت چاہتے ہو۔

قبر کو روشن کرنا چاہتے ہو — کامیاب و کامران ہونا چاہتے ہو۔

تو کنجوسی نہ کرو۔۔۔ بلکہ سب حضرات مل کر ایک دفعہ نبی کائنات فخر موجودات احمد مختار احمد مجتبیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب زوردار آواز میں درود پاک پڑھو اس طرح پڑھو کہ ہماری آواز گنبد خضریٰ تک پہنچ جائے ذرا بلند آواز سے پڑھو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ . یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ . یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج

کی محفل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کے سلسلہ میں منعقد کی جا رہی ہے۔۔۔ اور اس میں ہمارا شامل ہونا اس میں میرا یا آپ کا کوئی ذاتی کمال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جس جس کو چاہا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی محفل میں بلا کر بٹھا لیا۔

حکایت

سامعین محترم! مولانا روم علیہ رحمۃ اپنی کتاب مثنوی شریف میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔ کہ ایک امیر آدمی اُس کے ساتھ اُس کا نوکر تھا وہ کہیں کام جا رہے تھے۔۔۔ کہ راستے میں آذان کی آواز آ گئی۔۔۔ تو نوکر کو معلوم تھا۔۔۔ کہ میرا مالک بے نماز ہے۔۔۔ یہ تو مسجد میں جانے کا نام ہی نہیں لیتا تو اُس نوکر نے اپنے مالک سے کہا کہ اللہ کے گھر سے بلاوا آیا ہے۔۔۔ اگر آپ تھوڑے سے وقت کے لئے مجھے اجازت دیں تو میں جلدی سے نماز پڑھ کر واپس آ جاؤں گا۔۔۔ مولانا فرماتے ہیں۔۔۔ کہ نوکر کو اجازت مل گئی۔۔۔ اور وہ مسجد میں جا کر وضو کر کے صاف ستھری جگہ پر کھڑا ہو کر نماز میں مشغول ہو گیا۔۔۔ مولانا فرماتے ہیں۔۔۔ کہ یہ اللہ رب العالمین کی تقسیم تھی۔۔۔ کہ ایک مالدار جو باہر گلی میں گندی جگہ کھڑا ہے۔۔۔ اور ایک نوکر جو مسجد کے اندر نماز صاف ستھری جگہ پر پڑھ رہا ہے۔۔۔ تو مولانا فرماتے ہیں۔۔۔ کہ مالک باہر انتظار کرتے کرتے غصے میں آ گیا۔۔۔ اور وہاں تک آ پہنچا جہاں مسجد میں لوگ جوتے اتارتے ہیں۔۔۔ اور آ کر اپنے غلام کو آواز دینے لگا اُس کے غلام کا نام (سنکر) تھا۔ کہنے لگا سنکر باہر آ جا۔۔۔ باہر آ جا۔۔۔ نوکر ڈرتا ڈرتا باہر آیا مالک جھڑک کر

Scanned with CamScanner

کہنے لگا تیرے سے بعد میں جو نمازی نماز پڑھنے کے لئے گئے وہ فارغ ہو کر گھروں کو چلے گئے۔۔۔تو اندر کیا کر رہا ہے۔۔۔تجھے کون باہر نہیں آنے دیتا تو اس پر نوکر بولا اے میرے صاحب مالک جو تجھے مسجد کے اندر نہیں آنے دیتا وہ مجھے باہر نہیں جانے دیتا۔

سبحان اللہ میرے دوستو یہ اللہ کی تقسیم ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ کا جس جس پر کرم ہوا اس کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بلا لیا۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سامعین محترم! تو اللہ تعالیٰ نے جس جس کو چاہا اس محفل میں بلا لیا۔۔۔ اور یہ اُس کے کرم کی بات ہے۔۔۔اور اہلِ سنت کا عقیدہ تو یہ ہے۔۔۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفل کو خود سجا لیتے ہیں۔۔۔اور جس جس کو چاہتے ہیں۔۔۔اپنی محفلِ پاک میں بلا کر بٹھا لیتے ہیں۔

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

میرے دوستو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔۔۔جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی محفل میں آئے بیٹھے ہیں۔۔۔اور آپ کا میلاد منا رہے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم کا میلاد مناتے ہیں

تو میرے دوستو! میلاد کی محفل ہے۔۔۔یہ بڑے کیف سرور والی محفل ہے۔۔۔یہ بڑے نور والی محفل ہے۔۔۔یہ محفل بڑی وجدانی محفل ہے۔۔۔یہ

بڑی نورانی اور ایمان والی محفل ہے۔۔۔کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد کیا جا رہا ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے متعلق جگہ جگہ قرآن مجید میں ارشادات فرمائے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ [پ۱۷،آیت۷]

"اور اے محبوب ہم نے آپ کو ساری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجا دیا۔"

کہیں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ. [پ۶،آیت۷]

"اے لوگو تمہاری طرف اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور ایک کتاب روشن آئی۔"

اور کہیں فرمایا:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○ [الیونس، ع۸، پ۱۱]

"تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت اور اُسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ اُنکے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔"

اور کہیں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ○ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ [سورۃ الاحزاب، آیت ۳]

"اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔"

سامعین محترم! ان آیات بنیات سے معلوم ہو رہا ہے۔۔۔کہ یہ

Scanned with CamScanner

میرے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے میلاد کے چرچے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں فرمایا۔۔۔۔۔رحمت بنا کر بھیج دیا۔

کہیں فرمایا۔۔۔۔۔تمہاری طرف ایک نور آیا۔

کہیں فرمایا۔۔۔۔۔حاضر ناظر بنا کر بھیجا۔

کہیں فرمایا۔۔۔۔۔چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

سبحان اللہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان ہی نرالی ہے۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

نور آیا نور آیا

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی کہ:

خَرَجَ مِنِّی نُوْرًا   "کہ مجھ سے نور خارج ہوا۔"

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔   "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔" [الحدیث]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ جَاءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔   "اے لوگو تمہاری طرف اللہ کی جانب سے ایک نور آیا۔" [القرآن]

تو اے نبی کو نور نہ ماننے والو!۔۔۔سن لو تم کون سی حدیثیں پڑھتے ہو۔۔۔کہاں کے اہلحدیث ہو۔۔۔اہل قرآن ہو۔۔۔تو میرا جواب سن لو۔۔۔

تا کہ شائد اللہ تم لوگوں کو ہدایت دے دے۔

بھیجنے والا کہتا ہے   کہ میرا محبوب نور ہے۔

جس کے گھر پیدا ہوئے وہ فرماتی ہیں   کہ مجھ سے نور خارج ہوا۔

جو تشریف لائے ہیں   وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نور ہوں۔

تو اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔اس میں کون سا شک باقی ہے۔۔۔میرے دوستو! ان کے پاس کوئی جواب نہیں کیونکہ یہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت نہیں رکھتے یہ مسئلہ تو محبت کرنے والوں کو سمجھ میں آئے گا۔۔۔جو عاشق رسول ہیں۔

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔۔۔جس طرح پوری کائنات میں دوسرا خدا کوئی نہیں۔۔۔اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفیٰ کوئی نہیں۔

اُس جیسا معبود کوئی نہیں   اِس جیسا کوئی عابد نہیں
اُس جیسا مصطفیٰ کوئی نہیں   اِس جیسا قاسم کوئی نہیں
اُس جیسا مسجود کوئی نہیں   اِس جیسا ساجد کوئی نہیں
اُس جیسا محب کوئی نہیں   اِس جیسا محبوب کوئی نہیں
اُس جیسا چاہنے والا کوئی نہیں   اِس جیسا چاہا ہوا کوئی نہیں
وہ بھی بے مثل و بے مثال   یہ بھی بے مثل و بے مثال
وہ رب العالمین ہے   یہ رحمۃ للعالمین ہے
جہاں تک اُس کی خدائی ہے   وہاں تک اس کی شہنشاہی ہے
اس کا جسم نہیں   اس کا سایہ نہیں

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

Scanned with CamScanner

سجدہ کیا

میرے دوستو! جس وقت میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے آتے ہی سجدہ فرمایا۔۔۔اور امت کے لئے دعا مانگی۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ولادت ہوندیاں سوہنے نے سجدے چہ سر رکھیا
گنہگاراں نوں چین آیا خطاواں مسکرا پیاں

خدا کی قسم میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ

سامعین محترم! حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ میں ایک جگہ پریشان حال بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔مکہ والوں کا دستور تھا۔۔۔کہ جو بھی کسی کے گھر بچہ پیدا ہوتا اُس کو دائیاں لے جایا کرتیں اور پال کر بڑا کر کے واپس کر دیتی تھیں اسی طرح حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی مکہ شہر آئیں تا کہ کسی کا بچہ حاصل ہو سکے۔۔۔ تمام دائیاں مائیاں بچوں کو لے کر واپس اپنے وطن جا رہی تھیں۔۔۔حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کوئی بچہ نہ مل سکا۔۔۔میرے دوستو حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا معلوم کہ ایک گھر آج آمنہ رضی اللہ عنہا کا پیارا لال پیدا ہوا جو غریبوں کا حامی و ناصر ہے۔

غریب پرور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سامعین محترم! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم ساری کائنات کے لئے

رحمت بن کر تشریف لائے۔۔۔اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیشہ غریبوں کا ساتھ دیا۔۔۔اُن کا خیال رکھا۔۔۔جب میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر گئے اور جب آپ مدینہ کی پاک بستی میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کا بڑا بھرپور استقبال کیا۔۔۔ہر ایک کا خیال تھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے مہمان بن جائیں۔۔۔میرے مہمان بن جائیں۔۔۔کوئی کہتا ہے۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے گھر تشریف لائیں۔۔۔بڑے بڑے امیروں نے اپنے مکانوں کو سجایا ہوا تھا۔۔۔لوگوں کے اصرار و محبت کو دیکھ کر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری سواری کو چھوڑ دو۔میری سواری جس کے دروازے پر بیٹھ جائے گی میں آج اُس کا مہمان بنوں گا۔۔۔میں اُس گھر میں رہوں گا جس کے گھر کے سامنے میری سواری رک جائے گی۔

سامعین محترم! بڑے بڑے امیر لوگوں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سواری کے لئے طرح طرح کے چارے پیش کئے۔۔۔کہ اے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سواری ہمارے دروازے پر بیٹھ جاؤ کوئی کہتا ہے۔۔۔ہم نے تیرے لئے بڑا اچھا چارہ تیار کر رکھا ہے۔۔۔تو میرے دروازے پر بیٹھ۔۔۔
پر میرے دوستو

ویکھو نی ویکھو سیو اے کم محبوب دے
ڈاچی تے بہہ گئی جا کے بوہے ایوب دے

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں ایک کونے میں بیٹھ کر رو رہے تھے۔۔۔اور کہہ رہے تھے۔۔۔کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے گھر کیسے آ

Scanned with CamScanner

سکتے ہیں۔۔۔میں تو بڑا غریب ہوں۔۔۔اگر آج میرے پاس بھی مال و دولت ہوتی تو میں بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشیاں کرتا۔۔۔ابھی حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات رو رو کر اپنی بیوی کو بتا ہی رہے تھے۔۔۔ کہ دروازہ کھٹکا اور جب آپ کی بیوی نے باہر جا کر دیکھا تو کملی والے آقا تشریف لا رہے تھے۔۔۔بیوی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔۔۔اور آ کر ایوب انصاری کو بتایا کہ تیری قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا۔۔۔کہ آج تاجدار مدینہ تیرے گھر تشریف لا رہے ہیں۔۔۔ایوب انصاری کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔۔۔اور خوشی سے آنسو برسنے لگے۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

پسندیدہ انتخاب

سامعین محترم! دیکھا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم غریب پرور ہیں۔ غریبوں کا خیال رکھتے ہیں۔۔۔لوگ کہتے ہیں۔۔۔کہ دائیاں واپس لوٹ گئیں اس لئے کہ آپ دریتیم پیدا ہوئے اور یہ سوچ کر کہ اس گھر سے کوئی نذرانہ نہ ملے گا۔

لوگ کہتے ہیں کہ دائیاں واپس ہوتی رہیں

لیکن ہم کہتے ہیں کہ دائیاں واپس اس لئے ہوتی رہیں۔۔۔کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور دائی کو پسند ہی نہیں فرمایا۔

حلیمہ کو دیکھا

سامعین محترم! جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حلیمہ

سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا تو مسکرا دیئے تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پسند فرمایا اور پھر مکہ والے پکار اٹھے۔۔۔فرشتے پکار اٹھے۔۔۔غیب سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔ کائنات کی ہر شے پکار اٹھی۔۔۔کہ اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ
تو بن گئی محمد کی دائی حلیمہ

درخت پہاڑ پکار اٹھے

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔کہ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر بٹھا کر لے جا رہی تھی۔۔۔جدھر جدھر سے گزر رہی تھی۔۔۔مبارک بادی کی آوازیں آتی۔۔۔

درخت کے پاس سے گزرتی تو کہتا حلیمہؓ تجھے مبارک ہو
پہاڑ کے پاس سے گزرتی تو کہتا حلیمہؓ تجھے مبارک ہو
جنگل کے جانوروں کے پاس سے گزرتی تو کہتے حلیمہؓ تجھے مبارک ہو

غرض یہ کہ ہر طرف سے یہی آوازیں آ رہی تھیں اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے مبارک ہو۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ
تو بن گئی محمد کی گئی حلیمہؓ
بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ
تو لٹ لئی خدا دی خدائی حلیمہؓ

سواری آگے نکل گئی

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سواری اُن سب دائیوں سے آگے نکل گئی جو پہلے سے گھروں کو واپس لوٹ گئیں تھیں۔۔۔تو جب انہوں نے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سواری کو دیکھا تو کہنے لگیں اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لگتا ہے کہ تیرا کسی امیر گھر سے واسطہ پڑ گیا جس کی وجہ سے لگتا ہے کہ تو نے نئی سواری خرید لی۔۔۔اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری سواری تو بڑی کمزور تھی۔۔۔اس میں اتنی تیزی کیسے آ گئی۔۔۔تو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔کہ میری سواری تو وہی ہے۔۔۔لیکن سواری میں تیزی اس لئے آ گئی کہ میری سواری کا سوار تبدیل ہو گیا۔۔۔اس پر آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لعل تشریف فرما ہے۔۔۔تو جب دائیوں نے یہ منظر دیکھا تو گویا بزبانِ حال کہنے لگیں۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ
توں لٹ لئی خدا دی خدائی حلیمہؓ

حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر روشن

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔کہ میں جب رات کو اپنے گھر پہنچی تو میں نے آپ کو بستر پر لٹایا تو آپ کی وجہ سے میرا سارا گھر روشن ہو گیا۔لوگ مجھ سے پوچھتے کہ اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیرے پاس لگتا ہے۔۔۔کہ بڑی دولت آ گئی۔۔۔تو ساری ساری رات دیا نہیں بجھاتی تو اس پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر میں کوئی دیا نہیں۔۔۔میرے گھر آ کر دیکھو میرے گھر میں آمنہ کا لال لیٹا ہوا ہے۔۔۔یہ ساری

اُس کے نور کی روشنی ہے۔۔۔جو ہر وقت میرے گھر میں رہتی ہے۔

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں

دودھ ختم نہ ہوا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جب میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے گئے تو حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جو بکریاں دودھ نہ دیتی تھیں انہوں نے بھی دودھ دینا شروع کر دیا۔۔۔اور حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے سارے برتن ختم ہو گئے لیکن دودھ ختم نہ ہوا۔۔۔یہ ہے میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رحمت و برکت ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رحمتاں ورتان والا آ گیا
اچے رتبے پاون والا آ گیا

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا انصاف

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنی گود میں لیا تو میں نے ایک طرف سے آپ کو دودھ پلایا جب دوسری طرف سے آپ کو دودھ پلانے لگی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس طرف سے دودھ نہ پیا تو گویا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس لئے دودھ نہ پیا کہ وہ آپ کے رضاعی بھائی کا حصہ تھا۔ [مولد العروس، ص ۳۰]

یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقام چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری گود میں ہیں جو آ گئے

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! اگر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نہ تشریف لاتے تو نہ آدم ہوتے۔۔۔ نہ یہ کائنات بنتی اور نہ ہی دنیا کا طول وعرض ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام اگرچہ میرا محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم تیری اولادِ امجاد سے ہے۔۔۔ مگر اے آدم میرا محبوب تجھ سے افضل ہے۔ اور میں نے تجھے بھی اسی کے لئے پیدا فرمایا۔۔۔ اور یہ رات دن سب کچھ اسی کی بدولت ہیں۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

شانِ شبِ ولادت

حضرت امام قسطلانی فرماتے ہیں۔۔۔ جس رات میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پیدا ہوئے وہ رات لیلۃ القدر سے بھی افضل رات ہے۔۔۔ اس لئے کہ لیلۃ المیلاد میں سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ظہور ہوا۔۔۔ مگر لیلۃ القدر تو آپ کو عطا ہوئی۔۔۔ مشرف کی ذات کے سبب جو شیٔ شرف پائے وہ شیٔ اُس سے افضل ہوگی جو مشرف کی ذات کو عطا کی جائے۔۔۔ اس اعتبار سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت والی رات افضل ہے۔ [سیرت محمدیہ، ج۱، ص۱۵۶]

میرے دوستو آج ہم بھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے میلاد کا جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے میلاد کے صدقے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اور میلاد کی برکت سے اللہ ہم سب کے گناہ معاف فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَo

نور ازلی چمکیا غائب ہنیرا ہو گیا
کملی والا آ گیا ہر تھاں سویرا ہو گیا
حشر تک اوہ پاک راہواں سجدہ گاہواں بن گیاں
جنہاں راہواں تے مرے آقا دا پھیرا ہو گیا
رب نوں وی ہو گئی دھرتی بڑی محبوب اوہ
جیہڑی تھاں تے احمدِ مرسل دا ڈیرا ہو گیا

فخر سارے نیں بجا سوہنے مدینے پاک دے
عرش اعظم توں اوہدا رتبہ اُچیرا ہو گیا
یا رسول اللہ! اوہ کنے بخت والے لوگ سن
جنہاں دی قسمت دے وچہ دیدار تیرا ہو گیا
ہو گئی مینوں ظہوری درد دی دولت نصیب
مل گیا اے چین جد دا غم ودھیرا ہو گیا

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اس نے مجھے اور آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفل میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی اور یہ بابرکت ماہ پاک ربیع الاول شریف کا پیارا پیارا مہینہ ہے اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آمد آمد ہوئی۔۔۔ یعنی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اسی ماہ مبارک میں جلوہ افروزہ ہوئے۔۔۔ تو اس ایمان افروز موقع، پُرمقدس مسرت موقع پر میں سب سے پہلے آپ حضرات کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے میلاد شریف کی خوشی میں تمام اہلِ سنت و جماعت سے تعلق رکھنے والوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس خالق و مالک اللہ رب العالمین نے ہمیں اپنا پیارا محبوب عطا فرما دیا۔۔۔ اور میرے دوستو،

بے کسوں کا کس آیا — بے بسوں کا بس آیا
بے چاروں کا چارا آیا — بے سہاروں کا سہارا آیا
یتیموں کا والی آیا — غریبوں کا حامی آیا
اللہ کا محبوب آیا — اور رحمت بن کر آیا

کسی نے کیا خوب کہا:

رحمتاں ورتاون والا آ گیا
سب نوں سینے لاون والا آ گیا
اچے رتبے پاون والا آ گیا
رحمتاں ورتاون والا آ گیا

سامعین محترم! جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے۔۔۔ جشن میلاد کی رونقوں میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔ منکرین میلاد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جتنا روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے میلاد کو بلند فرما دیتا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ O "اے محبوب ہم نے تیرے لئے تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔" [پ۳۰،آیت۱۸۴]

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی O "اے میرے محبوب تیری ہر آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔" [پ۳۰،آیت۱۸۴]

تو جس کے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند کرے اُس کو کون ختم کر سکتا ہے۔

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ O "اور اے محبوبؐ ہم نے آپ کو دو جہانوں میں رحمت بنا کر بھیجا۔" [پ۱۷،آیت]

Scanned with CamScanner

بن کے خیر الوریٰ آ گئے مصطفے ہم گنہگاروں کی بہتری کیلئے
اک طرف رحمتیں اک طرف بخششیں کیسے کیسے انعام امتی کیلئے

ہر طرف روشنی ہوگئی

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقع پر کل کائنات کو سجایا۔۔۔مشرق سے لے کر مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغاں کیا۔۔۔کہ کائنات کی ہر شے چمک اٹھی۔۔۔اور نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے (جلو) میں لے لیا۔ تو آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔۔۔کہ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا کہ جس سے شرق تا غرب سب آفاق روشن ہوگئے۔ [السیرۃ الحلبیہ ص۹۱]

مومنو خوشیاں مناؤ کملی والا آ گیا
سب مل کے گنگناؤ کملی والا آ گیا

کچھ نہ تھا

سامعین محترم! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ کی آمد سے پہلے

جسم تھے احساس نہ تھا
زمین تھی سبزہ نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا
دل تھے دھڑکن نہ تھی
پھول تھے مہک نہ تھی
ستارے تھے چمک نہ تھی

ہوس تھی محبت نہ تھی
ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں حیاء نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا
جہالت تھی علم نہ تھا

لیکن جب میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہوئی تو ہر طرف بہار آ گئی ان حالات میں رحمت خداوندی جوش میں آئی۔۔۔اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا۔۔۔مبارک ہو مبارک ہو۔

غم گسار آ گئے تاجدار آ گئے
دلربا آ گئے رہنما آ گئے

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔۔۔میرا محبوب آ گیا۔۔۔فرشتے پکار اٹھے۔۔۔اللہ کے پیارے آ گئے۔

غرض یہ کہ کائنات کی ہر شے پکار اٹھی کہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال تشریف لے آئے۔۔۔ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں آ گئیں۔۔۔

ساری زمین روشن ہوگئی

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے ایک ستارہ عالمِ ظہور میں آیا۔۔۔جس سے ساری زمین روشن ہوگئی۔۔۔اور اس کی روشنی میں میں نے دیکھا۔۔۔کہ شام

Scanned with CamScanner

کے محلات مجھے سامنے نظر آ رہے تھے۔۔۔ اور میرا فرزند پاک و صاف پیدا ہوا ہے اور کسی قسم کی آلائش اور پلیدی نہیں تھی۔ [الوفا،ص ۹۵۔مدارج النبوۃ، ج ۲،ص ۲۵]

کعبہ شریف جھک گیا

سامعین محترم! حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں۔۔۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت والی رات کعبہ کے پاس تھا۔۔۔ کہ آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ شریف مقام ابراہیم کی جانب جھک گیا۔۔۔ اور سجدہ ریز ہوگیا۔۔۔ پھر اُس سے اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔۔۔ اور یہ آواز سنائی دی کہ:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ . رَبِّیْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَ اَرْجَاسِ الْمُشْرِكِيْنَ.

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار ہے۔ اب وہ مجھے بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک فرمادے گا۔" [مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۷]

اور غیب سے آواز آئی رب کعبہ کی قسم کعبہ کو عزت مل گئی۔۔۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبے کو اِن کا قبلہ اور مسکن ٹھہرا دیا گیا ہے۔ [مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۷]

سامعین محترم! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو کائنات کی ہر چیز خوش نظر آ رہی تھی۔

ایہہ کون آیا جھدے آیاں بہاراں مسکرا پیاں
کھڑے نے پُھل تے کلیاں ہزاراں مسکرا پیاں

چودھویں رات کا چاند

سامعین محترم! حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ کہ وہ بادل کا ٹکڑا جس میں میرا لال غائب ہوا تھا۔۔۔ وہ میری نظروں کے سامنے سے چھٹا تو میں نے دیکھا کہ میرا بیٹا سبز ریشمی لباس پہنے ہوئے لیٹا ہے۔۔۔ اور کوئی کہہ رہا تھا۔۔۔ ما شاء اللہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شان سے زمین پر بھیجا گیا ہے۔۔۔ دنیا کی کوئی مخلوق نہیں ہے جس کو آپ کے تابع فرمان نہیں کیا گیا۔۔۔ اور تمام چیزوں کو آپ کے قبضۂ قدرت میں دے دیا گیا۔۔۔ اور پھر جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہو۔۔۔ اور میرے لاڈلے کے جسم مبارک سے مشک عنبر کی خوشبوئیں آ رہی تھیں۔۔۔ پھر مجھے تین آدمی دکھائی دیئے۔۔۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا۔۔۔ دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔۔۔ تیسرے کے ہاتھ میں ایک سفید حریر کا ٹکڑا تھا۔۔۔ اور اُن میں سے ایک آدمی نے روشن اور چمکدار انگوٹھی نکالی۔۔۔ اور یہ ایک ایسی انگوٹھی تھی۔۔۔ جس کو دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں۔۔۔ انہوں نے اُس انگوٹھی کو سات مرتبہ دھویا۔۔۔ پھر اُس انگشتری کے ساتھ میرے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر لگا دی پھر ایک سفید ریشم کے ٹکڑے میں لپیٹ کر میرے بیٹے کو اٹھا لیا۔۔۔ کچھ دیر اپنی آغوش میں رکھنے کے بعد انہوں نے میرے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے حوالے کر دیا۔۔۔ اور واپس ہو گئے۔ [مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۷، فارسی]

Scanned with CamScanner

کسی نے کیا خوب کہا

آپ کا جمال خوب ہے سوہنا بے مثال خوب ہے
سارے نبیوں نے یہ کہا آمنہ کا لال خوب ہے

سامعین محترم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہر طرف خوشی ہی خوشی۔۔۔ روشنی ہی روشنی ہوگئی تو اس کائنات میں بسنے والی ہر چیز پکار اٹھی کہ حضور آ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا	میرا محبوب آ گیا
حضرت آمنہ نے فرمایا	میرا پیارا لال آ گیا
فرشتوں نے کہا	اللہ کے پیارے آ گئے
سارے نبی پکار اٹھے	خاتم النبیین آ گئے
سب رسول پکار اٹھے	ہمارے تاجدار آ گئے
جنگل کے جانور خوش ہو گئے	کہ ہمارے نبی آ گئے
کائنات کے در و دیوار کہنے لگے	کہ اللہ کے پیارے نبی آ گئے

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو سب خوشیاں مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آ گئے
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلا ہو ارے پاشاہو نگاہیں جھکاؤ حضور آ گئے ہیں

تین جھنڈے

سامعین محترم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے جناب جبرائیل امین کو بھیجا کہ جاؤ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جھنڈے لہراؤ۔۔۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ولادت کے وقت میں نے بہت سے عجائبات کو دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک فرش زمین و آسمان کے درمیان کھینچا گیا ہے۔۔۔ پھر میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان بہت سے لوگ کھڑے ہیں۔۔۔ جن کے ہاتھوں میں چاندی کے آفتابے ہیں۔۔۔ پھر میں نے دیکھا کہ پرندوں کی ایک ڈار میرے سامنے آئی۔۔۔ یہاں تک کہ اُن پرندوں سے میرا کمرہ بھر گیا۔۔۔ اُن پرندوں کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔۔۔ پھر اللہ کریم نے میری آنکھوں کے سامنے سارے حجابات کو دور کر دیا۔۔۔ اور پھر میں شرق و غرب کی جانب نظر ڈالی میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے ہیں۔۔۔ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔۔۔ اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر لہرایا جا رہا ہے۔۔۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ کہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

[مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۶، فارسی۔ خصائص الکبریٰ، ص ۴۸]

مومنو خوشیاں مناؤ کملی والا آ گیا
سب مل کر گنگناؤ کملی والا آ گیا

بت خانے ٹوٹ گئے

سامعین محترم! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے۔۔۔ تو لکڑی۔۔۔ پتھر۔۔۔ سونے۔۔۔ چاندی۔۔۔ لوہے۔۔۔ تانبے کے بنائے

Scanned with CamScanner

ہوئے خداؤں کے ماننے والے ایک خدا کو تسلیم کرنے لگے۔۔۔حتیٰ کہ بت خود بخود ٹوٹ کر گر پڑے۔ جیسا کہ حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ وہ بت جو کعبہ کے گرد تھے۔۔۔ اُن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔۔۔اور سب سے بڑا بت منہ کے بل گر پڑا پھر یہ آواز آئی۔۔۔ کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جنم دے دیا۔۔۔اور ابرِ رحمت اُن پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔

[مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۷]

فلک کے نظارو زمین کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس کائنات میں آخری نبی بنا کر بھیجا۔۔۔اور یہ اعلان کر دیا اے میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہر ابتداء سے پہلے	ہر انتہا سے بعد
کوثر میری ہے	لیکن ساقی تو ہے
جنت میری ہے	پر مالک تو ہے
ربوبیت میری ہے	ختم نبوت تیری ہے
تخلیق میری ہے	تسلیم تیری ہے
بخشش میری ہے	شفاعت تیری ہے
کلام میرا ہے	ادا تیری ہے
تقدیر میری ہے	تدبیر تیری ہے
قدرت میری ہے	رحمت تیری ہے
برکت میری ہے	حرکت تیری ہے

خلقت میری ہے	امت تیری ہے

پیکر دل ربا بن کے آیا
روحِ ارض و سما بن کے آیا
سب رسول خدا بن کے آئے
وہ حبیب خدا بن کے آیا

سامعین محترم! ایسے بے مثال آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے کہ اللہ کے نبی بھی پکار اٹھے کہ آمنہ کے لال جیسا اور کوئی نہیں۔۔۔آدم علیہ السلام پکار اٹھے۔۔۔کہ اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی نہیں۔

نوح علیہ السلام نے کہا	کہ اللہ کے محبوب جیسا کوئی نہیں
موسیٰ علیہ السلام نے کہا	کہ اللہ کے محبوب جیسا کوئی نہیں
عیسیٰ علیہ السلام نے کہا	کہ اللہ کے محبوب جیسا کوئی نہیں
ابراہیم علیہ السلام نے کہا	کہ اللہ کے محبوب جیسا کوئی نہیں
فرشتوں نے کہا	کہ اللہ کے محبوب جیسا کوئی نہیں

نہ نہ بلکہ اللہ نے بھی کہا کہ میرے محبوب جیسا کوئی اور نہیں۔

تو بھیجنے والے نے فرمایا کہ میرا محبوب بے مثال ہے۔

جن کے گھر آئے وہ بھی کہتے ہیں کہ میرا لال بے مثال ہے۔

اور جن کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے وہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا نبی بے مثال ہے اور اُن جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! آئیں میں آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔۔۔تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم واقعی بڑے بے مثال ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

''اے میرے اللہ میں تیرا کلیم ہوں کیا مجھ سے زیادہ شان والا بھی تو نے کوئی پیدا فرمایا ہے۔''

تو آواز آئی۔

اے پیارے کلیم ہاں، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی پیارے اللہ وہ کون خوش نصیب ہیں۔۔۔تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے کلیم وہ میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ فرمایا:

لَوْ لَا مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَ لَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَ لَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَ لَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَّ لَا اِيَّاكَ مُتْ عَلٰى تَوْحِيْدِ وَّحُبِّ مُحَمَّدٍ.

''اگر محمد اور اُن کی امت نہ ہوتے تو میں جنت، جہنم، سورج، فرشتے، نبی رسول اور کوئی شے بھی پیدا نہ کرتا حتیٰ کہ اے کلیم میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ قائم رہ توحید اور حبِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔''

[موضوعات کبیرہ، ص ۱۵۹]

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
خدا کی قسم یہ خدائی نہ ہوتی

ذات کا مظہر

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کا مظہر بنا کر بھیجا اور فرمایا اے لوگو میرا محبوب میری ذات کا مظہر ہے۔۔۔اسے دیکھو کیونکہ میری ذات کا ہر عکس تمہیں ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آئے گا۔ تو گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ

اگر میرا علم دیکھنا ہے — تو مصطفیٰ کے علم کو دیکھ لو
اگر میرا جمال دیکھنا ہے — تو مصطفیٰ کے جمال کو دیکھ لو
اگر میرا کمال دیکھنا ہے — تو مصطفیٰ کے کمال کو دیکھ لو
اگر تم نے میری قدرت کو دیکھنا ہے — تو مصطفیٰ کی عظمتوں کو دیکھ لو
اگر تم نے میری رحمت کو دیکھنا ہے — تو مصطفیٰ کے تبسم کو دیکھ لو

سبحان اللہ کیا بات ہے۔۔۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اگر۔۔۔تم نے میرے عرش کے جلوے دیکھنے ہوں
تو۔۔۔میرے محبوب کے قدموں کے تلوے دیکھ لو۔
اگر۔۔۔تم میرا قرب دیکھنا چاہتے ہو تو۔
میرے۔۔۔محبوب کے قدموں پر لپٹ کر دیکھ لو۔
اگر۔۔۔تم میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہتے ہو۔
تو۔۔۔آؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ دیکھ لو۔
اگر۔۔۔قرآن کی صورت دیکھنا چاہتے ہو۔

Scanned with CamScanner

تو۔۔۔۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ لو۔

کسی نے کیا خوب کہا۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے آقا ہیں سارا جگ سوالی ہے

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

بچپنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى. [پ۳۰، سورہ والضحیٰ]

پیکر دل ربا بن کے آیا روح ارض و سما بن کے آیا
سب رسولِ خدا بن کے آئے یہ حبیب خدا بن کے آیا
حضرت آمنہ کا دُلارا وہ حلیمہ کی آنکھوں کا تارا
وہ شکستہ دلوں کا سہارا بیکسوں کی دعا بن کے آیا
دستِ قدرت نے ایسا سجایا حسن تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایا کسی نے نہ پایا وہ خدا کی رضا بن کے آیا

Scanned with CamScanner

تاجداروں نے دی ہے سلامی بادشاہوں نے کی ہے غلامی
بے مثال اس کا اسم گرامی مجتبیٰ مصطفیٰ بن کے آیا
وہ نبی رحمت للعالمیں ہے جو بھی ہے اُن کے زیرِ نگیں ہے
ایسا غمخوار دیکھا نہیں ہے جیسا میرا نبی بن کے آیا

میرے عظیم بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے اور آپ کو عظمتِ مصطفیٰ کانفرنس میں شرکت نصیب ہوئی اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ میری اور آپ کی اس حاضری کو قبول و منظور فرمائے۔

معزز سامعین کرام! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ہمارے آقا ومولا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی بن کر تشریف لائے۔ اور ہمارے لئے رحمت بن کر تشریف لائے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ "اور ہم نے آپ کو دو جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء کرام تشریف لائے اور سب اللہ کی رحمتوں کے ساتھ تشریف لائے۔

حضرت آدم علیہ السلام آئے تو اللہ کی رحمت لے کر آئے۔

حضرت نوح علیہ السلام آئے تو اللہ کی رحمت لے کر آئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو اللہ کی رحمت لے کر آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو اللہ کی رحمت لے کر آئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تو اللہ کی رحمت لے کر آئے۔

غرض یہ کہ اللہ کے سارے نبی رحمت لے کر آئے۔ مگر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم رحمت بن کر تشریف لائے، تو اس کائنات میں ہمارے نبی جیسا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ جس طرح کائنات میں دوسرا خدا نہیں اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفیٰ نہیں۔

ذرہ قدموں کا ترے چاند ستارے جیسا
کوئی آیا نہ زمانے میں تمہارے جیسا
گود میں لے کے حلیمہؓ نے کہا کوئی نہیں
سیدہ آمنہؓ کے راج دُلارے جیسا

میرے دوستو! ہمارے نبی جیسا اس دنیا میں کوئی اور ہو سکتا ہی نہیں۔ اور نہ ہی میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کوئی ہے۔ اور نہ ہی کسی کا بچپن میرے نبی جیسا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کو جو کمالات اللہ تعالیٰ نے بچپن میں عطا فرما دیے اُن کی مثال نہیں مل سکتی اس وقت لوگ آپ کے بچپن کو دیکھ کر حیران ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن اُن لوگوں کو کیا علم تھا کہ یہ تو اللہ کے آخری نبی اور اللہ کے حبیب ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا عظیم رتبہ عطا فرمایا۔

پیکر دل رُبا بن کے آیا روح ارض و سما بن کے آیا
سب رسول خدا بن کے آئے یہ حبیب خدا بن کے آیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا بچپن

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی کیا شان ہے۔ کہ جس مبارک بچہ نے

Scanned with CamScanner

بڑے ہو کر تمام کائنات کی باگ دوڑ اپنے دست مبارک میں سنبھالنی تھی۔ اور جس نے ذرہ ذرہ کے لئے رحمت بننا تھا۔ جس نے بت پرستی، باطل پرستی کا اپنے زور بازو سے قلع قمع کرنا تھا۔ اور جس نے ظلم وستم کے اندھیروں کو عدل وانصاف کی روشنی میں بدلنا تھا۔ اُن کے بچپن سے ہی اُن کی عظمت وشان کا پتہ چل رہا تھا اور آپ کے بچپن کے حالات وواقعات بتا رہے تھے کہ آپ نے بڑے ہو کر ایک عظیم انقلاب برپا کرنا ہے۔ آپ چھوٹی سی عمر میں بھی عدل وانصاف کے پیکر تھے۔

چھوٹی سی عمر میں عدل وانصاف

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنی گود میں لے کر ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا تو میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت حلیمہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے تو اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں سے ایک نور نکلا جو کہ آسمان تک پہنچ گیا اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور پھر آپ کو گود میں بٹھا کر اپنا دایاں پستان آپ کے مبارک منہ میں دیا۔ جب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دائیں پستان کا دودھ پی لیا۔ تو حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے منہ کی طرف اپنا بایاں پستان کیا تو آپ نے اس سے دودھ نہ پیا اور اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیا شان ہے۔ کہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بچپن میں ہی۔ کیا انصاف فرمایا۔

[مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۷]

مخلوق کو خالق کا دیا بانٹ رہے ہیں
مختار ہیں محبوب خدا بانٹ رہے ہیں

میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بچپن بے مثال ہے۔ آپ نے بچپن میں بھی عدل وانصاف کیا۔ وہ اس لئے کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر ایک کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

نگاہ رحمت اٹھی ہوئی ہے وہ سب کی بگڑی بنا رہے ہیں
کھلا ہوا ہے کریم کا در بھرے خزانے لٹا رہے ہیں

بچپن میں آپ کا حسن جمال

حضرت حلیمہ جب آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے شوہر کو دکھانے کے لئے لے گئیں تو آپ کے خاوند آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر سجدہ میں گر گئے۔ اور جب حضرت حلیمہ کے خاوند نے اپنی اونٹنی کو دیکھا تو جس کے تھنوں میں دودھ کا ایک قطرہ تک نہ دیکھا گیا اس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔ تو حضرت حلیمہ سعدیہ کے خاوند نے کہا کہ اے حلیمہ تجھے مبارک ہو یہ بچہ بڑا مبارک ہے اور اس کی وجہ سے ہمیں بڑی خیر وبرکت حاصل ہوگی۔

[مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۷]

میرے دوستو! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے چھوٹی سی عمر میں بھی آپ ہر ایک پر نظر کرم فرما رہے تھے۔ اور بن مانگے ہر ایک کو عطا فرما رہے تھے۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے

Scanned with CamScanner

میرے دوستو! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوگئی۔ غیب سے آواز آئی۔

لات وعزیٰ کے پجاریو! میرا محبوب آگیا ہے اب تمہارا خاتمہ ہوجائے گا تم مٹ جاؤ گے۔ سن لو۔

تمہارے تمام بت مٹ جائیں گے۔ صرف میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا ہر طرف ہوگا۔

عرب کا نبی یہ ہوگا — عجم کا نبی یہ ہوگا
شرف کا نبی یہ ہوگا — غرب کا نبی یہ ہوگا
شمال کا نبی یہ ہوگا — جنوب کا نبی یہ ہوگا
عرش کا نبی یہ ہوگا — فرش کا نبی یہ ہوگا
اولیاء کا نبی یہ ہوگا — اصفیاء کا نبی یہ ہوگا
جبرائیل کا نبی یہ ہوگا — عزرائیل کا نبی یہ ہوگا
اسرائیل کا نبی یہ ہوگا — میکائیل کا نبی یہ ہوگا
انبیاء کا نبی یہ ہوگا — جہاں تک میری خدائی کا ڈنکا بجے گا
وہاں میرے مصطفیٰ کی — مصطفائی کا ڈنکا بجے گا

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

غیب سے آواز آئی

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ہمارے قبیلہ میں غیب سے

آواز آئی کہ خبردار ہوجاؤ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مکہ معظمہ میں ایک ایسا بچہ پیدا فرمایا ہے کہ جو عورت اس کو دودھ پلائے گی وہ بڑی خوش نصیب ہوگی۔ اور میرے قبیلے کی عورتوں نے جب یہ آواز سنی تو سب کی سب اپنے خاوندوں کے ہمراہ مکۃ المکرمہ کی جانب روانہ ہوگئیں اور یہ سعادت حضرت حلیمہ کے حصہ میں آگئی۔ [نزہۃ المجالس، ج۲، ص۸۵]

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دو جگ دے وچ ہوئے اجالے آئے محمد رحمتاں والے
رحمتاں والے برکتاں والے آئے محمد رحمتاں والے

جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لے کر روانہ ہوگئیں تو آپ فرماتی ہیں کہ راستے میں مجھے ہر طرف سے مبارک بادی کی آوازیں آتی تھیں۔

درخت پکار اٹھے — حلیمہ مبارک ہو
پہاڑوں نے کہا — حلیمہ مبارک ہو
بھیڑ، بکریوں نے کہا — حلیمہ مبارک ہو
بنی سعد کی عورتوں نے کہا — حلیمہ مبارک ہو

شاعر اس مقام پر عرض کرتا ہے۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ
بنی تو محمد کی دائی حلیمہ

سواری برق رفتار ہوگئی

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں، کہ میں جہاں جہاں سے گزرتی مجھے مبارک کی

Scanned with CamScanner

آوازیں آتیں آپ فرماتی ہیں کہ میری سواری بڑی کمزور تھی۔ لیکن سب کے بعد روانہ ہونے کے باوجود سب کی سواریوں سے آگے نکل گئی، عورتوں نے مجھے روک کر کہا اے حلیمہ لگتا ہے تیرے پاس بڑی دولت آ گئی۔ اس لئے تو نے سواری تبدیل کر لی ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ میری سواری تو وہی ہے لیکن سوار تبدیل ہو گیا ہے۔ [مدارج النبوت، ج۲، ص۸]

جب عورتیں سرکار مدینہ کی طرف دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ
بنی تو محمد کی دائی حلیمہؓ
بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ
توں لٹ لئی خدا دی خدائی حلیمہؓ

بچپن میں برکات کا نزول

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم اپنے گھر پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرا سارا گھر روشن ہو گیا۔ اور سارے گھر سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ اور میری بستی کے تمام لوگوں کے دلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی محبت پیدا ہو گئی۔ اور آپ سے چھوٹی عمر میں ہی لوگوں کو فائدہ پہنچنا شروع ہو گیا۔

جب کبھی کسی کے جسم میں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آمنہ کے لال کا ہاتھ پکڑ کر مقام تکلیف پر لگاتے تو فوراً تکلیف دور ہو جاتی اور اگر کوئی جانور اونٹ یا بکری بیمار ہوا تو بھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست اقدس لگایا جاتا

تو جانوروں کو آرام آ جاتا۔ [جواہر البحار، ج۳، ص۳۷۸]

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

حضرت حلیمہ کہتی ہیں — میں نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا
حضرت آمنہ کہتی ہیں — میں نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا
حضرت عبدالمطلب کہتے ہیں — میں نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا
حلیمہ کی بستی والے کہتے ہیں — ہم نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا
مکہ والے کہتے ہیں — ہم نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل کیا تو نے میرے محبوب جیسا کہیں دیکھا ہے تو جبرائیل کہتے ہیں۔ اے اللہ میں نے پوری کائنات کا چکر لگا کر دیکھا مگر آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال جیسا کہیں نظر نہیں آیا۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حسین وجمیل پوری کائنات میں کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ سب دیکھنے والے کہتے ہے۔

دیکھنے والے کہا کرتے تھے اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

اور کسی شاعر نے میرے نبی کے حسن وجمال کے متعلق کیا خوب عرض کیا:

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں

تو میرے دوستو! میں حضور علیہ صلوۃ والسلام کا بچپن بیان کر رہا ہوں۔ اللہ نے آپ کو بچپن میں ہی بڑے کمالات عطا فرما دیئے تھے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پہلے کلمات

حضور حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم بولنے لگے تو سب سے پہلے آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات جاری ہوئے۔

اَللّٰہُ اکبرُ اللّٰہُ اکبرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا.

[مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۹]

''اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور صبح شام اللہ ہی کے لئے پاکی ہے۔''

میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم چھوٹی سی عمر میں اللہ کی تعریف بیان فرما رہے تھے اور اللہ کو آپ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری کائنات میں افضل و اعلیٰ بنا دیا۔ اور سارے نبیوں سے اعلیٰ مقام عطا فرما دیا۔ اور سب نبیوں نے رسولوں نے اور ساری خدائی نے آپ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔

سبحان اللہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ساری خدائی نے تعریف کی۔

چاند نے ان کی تعریف کی
سورج نے ان کی تعریف کی
ستاروں نے ان کی تعریف کی
فرش نے ان کی تعریف کی
عرش نے ان کی تعریف کی

فقہاء نے ان کی تعریف کی
اولیاء نے اُن کی تعریف کی
اتقیاء نے ان کی تعریف کی
اصفیاء نے ان کی تعریف کی
انبیاء نے ان کی تعریف کی
سارے جگ نے ان کی تعریف کی
اور پھر پیارے اللہ نے بھی ان کی تعریف کی

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

نماز میں آپ کی تعریف
کلمہ میں آپ کی تعریف
خطبہ میں آپ کی تعریف
اذان میں آپ کی تعریف
اور قرآن میں آپ کی تعریف

بلکہ سارا قرآن ہی آپ کی تعریف بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ ساری کائنات پکار اٹھی۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

نور کا کھلونا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلّی اللہ

علیہ وسلّم پنگوڑے میں تھے۔اور چاند سے باتیں کیا کرتے تھے۔آپ اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تو چاند کبھی اِدھر جاتا کبھی اُدھر جاتا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اور حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔آپ کا گہوارہ فرشتے ہلاتے تھے۔حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کبھی بھی اپنے کپڑوں میں بول و براز نہیں کرتے تھے۔جیسا کہ عام بچوں کی عادت ہوتی ہے یہ کپڑے نہیں پہنوں گا فلاں پہنوں گا۔حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے منہ سے دودھ صاف کرنے لگتی تو آپ کا منہ مبارک خود بخود صاف ہو جاتا، مجھے آپ کو نہلانے کی حاجت پیش نہ آتی تھی۔جب آپ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے تو بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھتے مگر اُن سے الگ تھلگ ہو کر رہتے تھے۔بلکہ اُن کو کھیل کود میں وقت ضائع کرنے سے منع فرماتے اور کہتے کہ تم وقت ضائع کرتے ہو۔ہم کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ میں ضد کرنے کی یا بد خلقی کی عادت بالکل نہیں تھی۔جو چیز آپ دست اقدس سے پکڑتے بسم اللہ شریف پڑھ کر پکڑتے اور میں ہر وقت آپ کا ہی خیال رکھتی تھی۔ [مدارج النبوت، ج۲، ص۲۹]

شقِ صدر

ایک دفعہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اجازت سے بکریاں چرانے کے لئے ان کے بیٹوں کے ساتھ چلے گئے

۔۔۔اور دوپہر کے وقت حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا حمزہ دوڑتا ہوا گھر کی طرف آیا۔۔۔اور روتے روتے کہنے لگا اماں جان ہمارے بھائی حجازی کی جلدی چل کر خبر لیں شاید تو اُس کو زندہ حالت میں دیکھ لے۔تو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشانی کے عالم میں جلدی سے جنگل کی طرف گئیں۔اور جب وہاں گئیں تو سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صحیح سلامت پایا۔اور پوچھا کہ کیا ہوا تیرے ساتھ۔۔۔تو میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مسکراتے ہوئے لپٹ گئے اور فرمایا اے مادرِ مہربان میں بھائیوں کے ہمراہ چراگاہ میں تھا کہ تین آدمی آئے اُن تینوں نے مجھے پکڑ کر نہایت نرمی سے زمین پر لٹا دیا۔اور میرا سینہ ناف تک چاک کر دیا۔مگر اے اماں مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی پس ایک نے میرے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر آنتیں نکالیں اور برف کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیں۔اور پھر دوسرے نے میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اُس نے میرے جسم سے دل کو نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس میں سے نکال کر پھینک دیا۔اور کہا کہ یہ تجھ سے شیطان کا حصہ ہے۔اس کے بعد میرے دل کو معرفتِ حق اور نورِ ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھ دیا اور ایک نورانی خاتم سے مہر لگائی جس کا اثر میرے جسم میں رگوں اور جوڑوں میں ابھی تک معلوم ہوتا ہے۔

[مدارج النبوت، ج۲، ص۳۱۔سیرت النبی، ص۱۱۲]

سامعین کرام! دیکھا میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بچپن اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا ہی عظمت و شان عطا فرمائی۔

تیری گلیوں پہ ہو رہی ہے نثار باغ جنت کی مسکراتی بہار
دیدہ و دل کو کر گیا روشن ارضِ طیبہ کا بے مثال غبار

Scanned with CamScanner

سرکار سے محبت کرنے والے کہا کرتے ہیں۔

ہمارے نبی کی ذات اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کی کتاب اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کی حیات اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کا نام اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کا کام اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کا مقام اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کا بچپن اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کی جوانی اعلیٰ۔۔۔
ہمارے نبی کا بڑھاپا اعلیٰ۔۔۔اور ہمارا نبی ساری کائنات سے اعلیٰ۔۔۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

ابوجہل حیران ہوگیا

شقِ صدر کے واقعہ کے بعد حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شوہر بڑا پریشان ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ مجھے لگتا ہے کہ اس بچے پر کسی جن کا سایہ ہے۔اور ممکن ہے کہ کسی وقت اِس سے بھی سخت واقعہ رونما ہو جائے ہم اس کی والدہ اور دادا کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہیں گے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ان کو ان کی والدہ کے سپرد کر دینا چاہئے۔

چنانچہ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کی بات پر عمل کرتے ہوئے سرکار دو عالم کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ چلی گئیں اور جب آپ کے گھر کے قریب گئیں تو میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت حلیمہ سے گم ہو گئے۔اور میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو راستے میں ابوجہل ملا اور وہ اپنی اونٹنی پر آپ کو سوار کر کے آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے ہاں چھوڑ آیا۔اور ابوجہل آپ کے دادا عبدالمطلب سے کہنے لگا ہم کو معلوم نہیں کہ یہ تیرے اس بچہ سے ہم کو کیا پہنچے گا عبدالمطلب نے فرمایا ابوجہل کیا ہوا۔تو کیوں حیران ہے کہنے لگا کہ میں نے جب اس بچے کو اپنی اونٹنی پر سوار کیا تو یہ میرے پیچھے بیٹھ گیا تو میری اونٹنی بیٹھی رہی میں نے اس کو اٹھنے کو کہا لیکن وہ نہ اٹھی۔اور جب میں نے اس بچے کو آگے سوار کیا تو اونٹنی خود بخود اٹھ کر چلنے لگی۔۔۔سبحان اللہ میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ادب و احترام جانور بھی کرتے تھے اور یہ ابھی آپ کے بچپن کا زمانہ تھا۔بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بلند مقام عطا فرما دیا۔

[مدارج النبوت، ج۲، ص۳۱]

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جب حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی والدہ ماجدہ کے پاس پہنچ گئے۔اور حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انعام و اکرام لے کر واپس ہوگئیں اور آپ کی عمر مبارک اس وقت دو سال کی تھی جب آپ مکہ تشریف لائے۔اور تقریباً وہاں

Scanned with CamScanner

چار سال تک آپ اپنی والدہ مکرمہ کی زیر پرورش رہے۔ اور چھ برس کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو مدینہ طیبہ لے گئیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ماہ تک اپنے رشتہ داروں کے ہاں مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہیں اس کے بعد مکہ واپس آگئیں جب مقام ابواء میں پہنچیں تو بیمار ہوگئیں آخری وقت قریب آ گیا۔ تو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم جو ابھی چھوٹی عمر میں تھے اپنی والدہ ماجدہ کے سرہانے تشریف فرما تھے۔ تو آپ کی والدہ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اے میرے پیارے بچے اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے، اے بیٹے اُن کے جنہوں نے موت کی مصیبت سے جنات پائی بڑے انعام والے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے جب صبح کو قرعہ ڈالا گیا ۱۰۰ سو بلند اونٹ اُن کے فدیے میں قربان کئے گئے۔ اگر وہ صحیح ہوا جو میں نے خواب میں دیکھا ہے تو تو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو حرم پاک میں پیغمبر ہوگا۔ تحقیق تو اسلام کے ساتھ مبعوث ہوگا۔ اور اپنے باپ ابراہیم کے ساتھ پیغمبر ہوگا بس اللہ کی قسم دے کر بتوں سے منع کرتی ہوں۔ کہ قوموں کے ساتھ اُن کی دوستی نہ کرنا۔ اس کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ (اناللہ و انا الیہ راجعون) [سیرت النبی، ص ۵۷]

دادا کی کفالت

والدہ ماجدہ کی رحلت کے بعد سیدِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے دادا

عبدالمطلب کے زیرِ تربیت رہے۔ آپ کے دادا آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ اتنی محبت تھی کہ اتنی دیر تک کھانا نہ کھاتے جب تک حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ساتھ نہ ہوتے۔ [مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۲]

اور پھر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم دادا کی وفات کے بعد آپ اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں رہے وہ بھی آپ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ اور پھر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم آہستہ آہستہ بڑے ہو گئے۔ تو آپ کے چچا حضرت ابو طالب نے آپ کا نکاح حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کر دیا۔ اور حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ساری اولاد پاک سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انہیں کے بطن سے پیدا ہوئی۔ [سیرت ابن ہشام، ص ۵۸]

اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شادی کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ کی خدمت کی اور اس جان نثاری سے کی کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ تاجدار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہر رنج وغم میں برابر کی شریک رہیں۔ اور ہر حالت میں آپ کی دلجوئی کرتی رہیں۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ بیویاں ایسی ہوتی ہیں۔ اور ان کی عزت وتکریم کا راز اسی میں مضمر ہے کہ وہ شوہر کی خدمت واطاعت کے لئے وقف ہوجائیں۔ تو اسی پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آؤ مل کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کریں۔ کہ اے ہمارے نبی ہم پر رحم فرمائیے۔

اے ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہم آپ کی زندگی پر قربان جائیں۔

اے اللہ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم اے امام الانبیاء ہم بھی آپ کے

Scanned with CamScanner

غلام ہیں۔ آپ ہمارے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔

اے پیارے آقا ہم پر بھی اپنی رحمتوں کا نزول فرمائیں۔ ہم بھی آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔ آپ سے برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح آپ نے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں برکتیں نازل کر دیں۔ اسی طرح ہمارے گھروں میں بھی برکت فرما دیجئے۔

اے حلیمہ کے گھر پر کرم کرنے والے اُن کے گھر میں روشنی اور خوشبو بسانے والے ہمارے گھروں میں بھی ایسی ہی روشنی فرما دیں۔ تا کہ ہم اور ہمارے بچے آپ کی سنت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اے اللہ کے نبی ہم پر نظر کرم فرمائیں۔

آخر میں سب مل کر یہ دعا کریں۔

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ
تمہارا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ.

نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ. صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَ صَدَقَ وَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ ○

آ کے گھر وچہ آمنہ دے رنگ لایا نور نیں
مٹ گئی ظلمت جدوں جلوہ دکھایا نور نیں
نور نیں گھلیا بنا کے نور نوں خیر البشر
رحمۃ للعالمین دا لقب پایا نور نیں
شوق ہویا ملن دا تے گھل کے جبرائیل نوں
نور نوں عرش معلیٰ تے بلایا نور نوں

تاریاں نوں چن نوں سورج نوں نالے برق نوں
خیر اپنے نور دا سبھناں نوں پایا نور نیں
پیار تھیں اتفاق تھیں اخلاق تھیں انصاف تھیں
خاکیاں نوں در تے خالق دے جھکایا نور نیں
بجھ گئے آتش کدے ٹھنڈے ہوئے دکھیاں دے دل
رحمتاں دا ابر جس دم آ بسایا نور نیں

قابل صد احترام بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو!

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا خالق و مالک اللہ رب العالمین ہے۔ وہ احد ہے۔ صمد ہے۔ بے نیاز ہے۔ لم یلد ولم یولد اس کی شان ہے۔ وہ ستار ہے۔ غفار ہے۔ رحیم و کریم ہے۔ قہار و جبار ہے۔ اس کی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک ہمسر اور ہم پلہ نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ ساری کائنات اسی کے قبضہ وقدرت میں ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. ''بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' [پ۲۹/ع۱]

زمین وآسمان میں اسی کی بادشاہی ہے۔ وہی عرش وفرش کا مالک ہے۔ شمس وقمر۔ شجر وحجر۔ برگ وثمر۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ خاکی وافلاکی جن وبشر بلکہ ساری مخلوقات اسی کی پیدا کردہ ہیں۔

پاک خداوند ملکاں والا ملکوتاں دا سائیں
قدرت اس دی لبھدی ناہیں سارے عالم تائیں

اوہو صاحب ملکاں والا اسیں تسیں سب بندے
ہر اک دا رکھوالا آپے کیا چنگے کیا مندے

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ ''جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ ہر چاہے پر قادر ہے۔'' [پ۶-ع۷]

خلّاق عظیم

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ۝ ''بے شک تیرا رب بڑا پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔'' [پ۱۴-ع۶]

قرآن کریم نے ہمارے خالق و مالک کی صفتِ تخلیق کو بڑے حسین انداز میں بیان کیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ۝ ''وہ زندہ کو مردہ سے پیدا کر دیتا ہے اور مردہ سے زندہ پیدا فرما دیتا ہے۔'' [پ۷-ع۱۸]

وہ خالق وہ مالک علی کل شئ قدیر ہے زندہ سے مردہ کو نکال دیتا ہے اور مردہ کو زندہ سے پیدا فرما دیتا ہے جس طرح آپ دیکھتے ہیں کہ مرغی سے انڈا نکلتا ہے جو مردہ اور بے جان ہوتا ہے۔ پھر اس بے جان انڈے سے وہ جاندار مرغی کو پیدا فرما دیتا ہے۔

شاہکارِ قدرت

انسان اللہ رب العزت کی تخلیق کا عظیم شاہکار ہے ایک وقت ایسا تھا کہ یہ موجود نہ تھا۔ اور اللہ رب العزت نے اسے وجود بخشا۔ قرآن حکیم میں ارشاد

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے۔

هَـل اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ○ "بے شک انسان پر ایک ایسا وقت گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔"

[پ۲۹،ع۱۸]

خالقِ کائنات اللہ رب العالمین نے فرمایا۔ اے انسان غور کر تم پر ایک ایسا وقت تھا کہ تمہارا نام تک بھی نہ تھا پھر ہم نے تجھ کو پیدا فرمایا کس طرح پیدا فرمایا؟ ارشاد خداوندی ہے۔

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ [پ۲۱،ع۶] "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی "اے لوگو بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا۔"

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا [پ۱۹،ع۳] "وہی ہے جس نے آدمی کو پانی سے بنایا۔"

ایک جگہ اس طرح ارشاد فرمایا:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ [پ۲۹،ع۱۹] "بے شک ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا فرمایا۔"

قادرِ مطلق

ان آیات بینات پر غور کریں کہ اُس خلاق عظیم نے انسان کی پیدائش

کے متعلق فرمایا کہ انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا۔ ایک مرد اور ایک عورت سے۔ پھر فرمایا۔ پانی سے۔ پھر فرمایا۔ نطفہ سے۔ تو سنیئے یہ سارے ارشادات حق ہیں سچ ہیں۔ کہ جناب آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا۔ اور ہم ان کی اولاد ہیں اس لئے فرمایا گیا کہ تمہیں مٹی سے بنایا گیا۔ پھر ارشاد ہوا کہ تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا یہ بھی حق ہے اس لئے کہ ہم کو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا سے بنایا گیا۔

سامعین محترم!

قانونِ قدرت ہے کہ انسان کی پیدائش ایک مرد اور ایک عورت کے ملاپ کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ مگر ہمارا خدا علیٰ کل شیٔ قدیر ہے اگر چاہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما دے۔ اور اگر وہ چاہے تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے ہی پیدا فرما دے۔ وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے۔ سب قانون اسی کے ہیں۔ حضراتِ محترم ماننا پڑے گا جو خدا بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کر سکتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرما سکتا ہے۔ تو وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بطن آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نور کو بھی پیدا فرما سکتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ دراصل وہ اللہ کی قدرت کا انکار کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ "جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ ہر شے پر قادر ہے۔"

حضرات محترم ہمارا اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ

Scanned with CamScanner

نے ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ○ [پ۶،ع۷]
''تحقیق اللہ تعالیٰ سے تمہارے طرف ایک نور آیا اور ایک روشن کتاب۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اپنی طرف سے دو چیزوں کے ہماری طرف آنے کا ذکر فرمایا ایک نور اور دوسری کتاب۔ نور سے مراد ہمارے آقا ومولا صلّی اللہ علیہ وسلّم اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات نہیں بلکہ قرآن ہی ہے۔ تو سنئے جلیل القدر مفسرین نے نور سے مراد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات لی ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر، تفسیر کبیر میں اس آیۃ مقدسہ کے تحت لکھتے ہیں:

وَ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّ الْمُرَادَ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ وَ بِالْكِتَابِ الْقُرْآنُ.
''بے شک نور سے مراد محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔''

صاحب تفسیر جلالین اس آیۃ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

وَ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هُوَ النَّبِيُّ.
''تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور آیا وہ نور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔''

تفسیر بیضاوی میں ہے:

وَ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ يُرِيْدُ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا.
''فرماتے ہیں اسی آیت میں نور سے مراد محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔''

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے۔

زندگی آ گئی رونقیں آ گئیں بزم عالم کو کیف و سرور آ گیا
آمنہؓ کے مقدر پہ قربان میں گود میں جس کے خالق کا نور آ گیا

نورِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں جناب سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے پیارے آقا یہ بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ.
''اے جابر اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔''
[حجۃ اللہ علی العالمین، ص۲۸]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے آقا ومولیٰ حضور سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نور پاک کو سب سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ اپنے نور سے مراد علماء کرام فرماتے ہیں۔ کہ اپنے نور کے فیضان سے پیدا فرمایا۔

سامعین محترم! اللہ رب العزت نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نور بنا کر بھیجا۔ غور کیجئے۔ بشریت کی ابتداء جناب سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اور ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ہیں۔

Scanned with CamScanner

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ0 [پ ۲۷، ع ۱۷]

"وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن، وہی سب کچھ جانتا ہے۔"

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت شریف میں لکھا ہے کہ اس آیت میں شانِ خدا بھی ہے اور نعت مصطفےٰ بھی ہے۔ یعنی مخلوقِ خدا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب سے اول ہے اور انبیاء کی جماعت میں سب سے آخر میں ہے علامہ اقبال نے اس آیت کی ترجمانی اس طرح فرمائی ہے۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہ اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ0 لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ0 [پ ۸، ع ۷]

"اے محبوب فرما دیجئے میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔"

سامعین محترم! ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اول المسلمین ہے۔ آپ ہی کی وہ ذات والا ہے جس نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ربوبیت کا سب سے پہلے اقرار فرمایا۔

عطائے نبوّت

مشکوۃ شریف میں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ.

"سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آپ سے عرض کیا گیا آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ وَ اٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. [مشکوۃ، ص ۵۱۳]

"فرمایا جس وقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔"

ایک روایت میں آتا ہے۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ.

"میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔"

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّيْ قَبْلَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ مَرَّةٍ.

"میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے حضور ایک نور تھا۔"

[مواہب لدنیہ ص ۳، انوار محمدیہ ص ۱۳]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ. ''سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔'' [مدارج النبوۃ،ص ا، ج۲]

شاعر نے اس کی ترجمانی اس طرح کی ہے۔

نور نبی دا ظاہر ہویا اجے نہ آدم ہویا
اول آخر دوہیں پاسیں آپے مل کھلویا

ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم شافع یوم النشور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نور پاک اس وقت بھی تھا جب کچھ بھی نہ تھا نہ لوح تھی۔ نہ قلم۔ نہ عرب تھا نہ عجم۔ نہ فلک نہ ملک۔ نہ شمس تھا نہ قمر۔ نہ شجر تھا نہ حجر۔ نہ جن تھا نہ بشر۔ نہ برگ تھا نہ ثمر۔ نہ بر تھا نہ بحر۔ نہ خشک تھا نہ تر۔ بس ایک خدا تھا اور دوسرا نور مصطفیٰ تھا حقیقت یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ایسے نور ہیں۔ کہ نوریوں میں کوئی آپ کا مثل نہیں۔ اور ایسے بشر ہیں کہ عالم بشریت میں کوئی ایسا بشر نہیں۔

سامعین کرام! بعض لوگ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ والی آیت پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہماری مثل بشر ہیں۔ اور کہتے ہیں جو نور ہو وہ لباس بشریت میں نہیں آ سکتا۔

تو سنیئے قرآن کریم میں ہے کہ جناب مریم علیہا السلام کے پاس جب جبرائیل علیہ السلام آتے تو لباس بشریت میں آتے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے۔

فَاَرْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا. [پ۱۶،ع۵] ''تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (جبریل) بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔''

اگر جبریل علیہ السلام نور ہو کر لباس بشریت میں آ جائے تو اس کی نورانیت میں فرق نہیں آتا۔ تو اسی طرح اگر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نور ہو کر آمنہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں آ جائیں تو آپ کی نورانیت میں بھی کوئی فرق نہیں آتا۔ سرکار اعلیٰ حضرت اس مقام پر فرماتے ہیں۔

وہ کنواری پاک مریم وہ نُفِخْتُ فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہؓ کا جایا

روایات میں آتا ہے۔ کہ جناب جبریل علیہ السلام کئی بار شکل انسانی میں تشریف لائے ہیں۔

سائل

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ معلّٰی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کا لباس سفید اور بال سیاہ تھے۔ اور اس پر کوئی آثار سفر ظاہر نہ تھے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہ پہچانتا تھا وہ آیا اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔

اِسلام؟

وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ. ''اور عرض کیا اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔''

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ ''فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو

Scanned with CamScanner

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو۔ کعبے کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچ سکو۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر اُس پوچھنے والے نے عرض کیا صَدَقْتَ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ فَعَجِبْنَا لَہٗ ہمیں اس مسئلہ پوچھنے والے پر تعجب ہوا۔ یَسْئَلُہٗ وَ یُصَدِّقُہٗ۔ کہ وہ آپ سے پوچھ رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔

ایمان؟

پھر اس نے سوال کیا۔

قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ۔ "کہ مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجیے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ساتھ ایمان لانا۔ اور اچھی اور بُری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان لانا۔"

احسان

تو اس نے تصدیق کی اور پھر سوال کیا۔

قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ۔ "عرض کیا مجھے احسان کے متعلق ارشاد فرمائیے۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ "فرمایا اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔"

قیامت کا علم

تو اس شخص نے پھر عرض کیا۔

قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ۔ "عرض کیا مجھے قیامت کی خبر دیجیے۔"

یعنی یہ عرض کیا فرمایا کہ قیامت کب آئے گی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ "فرمایا کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے سائل سے زیادہ خبردار نہیں۔"

سائل نے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ اُس کی تاریخ سن بتایا جائے۔ معلوم ہوا کہ اس سوال کرنے والے کا عقیدہ تھا کہ آپ کو قیامت کے متعلق علم ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوالی کا سوال سن کر یہ نہیں فرمایا۔ کہ میں نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔ بلکہ فرمایا کہ اے سائل کہ تم اس بات کو بہتر طور پر جانتے ہو۔ کہ قیامت کا علم اسرار الٰہیہ میں ہے یہ راز تم کیوں ظاہر

Scanned with CamScanner

کروانا چاہتے ہو۔اے سائل یہاں لوگوں کا مجمع ہے بہتر یہی ہے۔کہ اس راز کو راز ہی رکھا جائے۔اور اس بات کے متعلق تم بہتر طور پر جانتے ہو کہ اس کا پوشیدہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

علاماتِ قیامت:

تو پھر اس سائل نے عرض کیا۔

قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا. ''عرض کیا پھر قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجیے۔''

تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّاةِ وَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ. ''فرمایا لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن والے فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے۔''

یعنی اولاد نافرمان ہو جائے گی اور ذلیل لوگ محلوں میں ہوں گے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس سوال کا جواب سننے کے بعد وہ سائل دربار رسالت سے رخصت ہو گیا تو پھر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا۔

قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. ''جناب فاروق اعظم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول

صلّی اللہ علیہ وسلّم زیادہ جاننے والا ہے۔''

تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. [مشکوۃ شریف، ص۱۱] ''یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

یعنی وہ جبریل علیہ السلام تھے اور اس لئے آئے تھے کہ وہ تمہارے سامنے مجھ سے سوال کریں اور میں جواب دوں اور تمہیں سن کر دین کی باتوں کا علم ہو جائے۔

سامعین محترم! جناب سیدنا جبریل علیہ السلام ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں سائل، بن کر حاضر ہوئے تا کہ خود بھی فیض یاب ہوں اور صحابہ کرام کو بھی فیضان حاصل کرنے کی سعادت فراہم کی ہو جائے۔اس لئے وہ بشریت کا لبادہ اوڑھ کر آئے۔اور اگر جبریل علیہ السلام لباس بشریت میں آ جائیں تو اُن کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا تو اگر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم لباس بشریت میں جلوہ گر ہو جائیں تو آپ کی نورانیت میں بھی کوئی فرق نہیں آتا۔

سامعین محترم! عارف باللہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے ایک حکایت بیان فرمائی ہے مثنوی شریف ہے۔

محمود غزنوی

غزنی کے سلطان۔محمود غزنوی کا طریقہ تھا کہ وہ رات کے وقت شاہانہ لباس اتار کر درویشانہ لباس پہن کر غزنی شہر میں گشت کرتے۔ساری دنیا

Scanned with CamScanner

آرام کی نیند سوتی اور یہ مردِ حق سنتِ فاروقی زندہ کرنے کے لئے رعایا کی رکھوالی کے لئے۔ان کی نگہداشت کے لئے۔ان کی حفاظت کے لئے۔رات کو اُن کا پہرہ دیتا۔

گشت

ایک رات محمود غزنوی۔رات کے وقت گشت پر تھے۔کہ ایک شہر کے کونے پر بیٹھے ہوئے چند چوروں پر آپ کی نظر پڑ گئی۔جو ایک دوسرے سے چوری کرنے کے متعلق گفتگو میں مشغول تھے۔کہ آج کہاں ڈاکہ ڈالا جائے۔کس گھر کو لوٹا جائے۔کس کی تجوری کا صفایا کیا جائے۔اچانک جب ان کی نظر محمود غزنوی پر پڑی۔تو انہوں نے کسی غیر شخص کو اپنی گفتگو پر مطلع ہوتا دیکھا۔تو خوف سے وہاں سے دوڑ پڑے۔محمود غزنوی نے انہیں بھاگتے دیکھا تو با آواز بلند آواز دی۔اللہ کے بندو ٹھہرو۔ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔''میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔''اس آواز کو سن کر وہ مطمئن ہو گئے۔اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ شخص بھی کوئی چور ہے جو ہمارے ساتھ ملنا چاہتا ہے۔چلو رک جاؤ۔اس کو بھی ساتھ ملا لو۔محمود غزنوی نے پوچھا تم مجھے دیکھ کر دوڑے کیوں تھے انہوں نے جواب دیا، ہم نے سمجھا شاید کوئی چوکیدار ہے جو ہمیں پکڑنے کا ارادہ کر رہا ہے۔پھر تم رک کیوں گئے۔ہم اس لیے رک گئے کہ جب تم نے کہا کہ میں تمہارے طرح مثل ہوں۔

چنانچہ محمود غزنوی نے اُن سے پوچھا کہ آج کس کا گھر لوٹنا چاہتے ہو۔کہنے لگے آج تم ہی بتاؤ کہ کہاں ڈاکہ ڈالا جائے۔تو محمود غزنوی نے کہا۔میرا مشورہ پوچھتے ہو تو میں تو یہی کہوں گا کہ بادشاہ وقت محمود غزنوی کا گھر لوٹا جائے تا

کہ کچھ مال تو ہاتھ آ سکے۔چور بڑے راضی ہوئے کہ چور بڑا دلیر ہے کہ شہنشاہ معظم کے گھر چوری کرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔

سب چور متفق ہو گئے۔اور کہنے لگے کہ آج کی اس مہم میں تم ہمارے سردار ہو ہم تمہارے تابعدار ہو کر تمہارے ساتھ چلیں گے۔محمود غزنوی نے پوچھا کہ تمہیں عرصہ ہو چکا ہو گا چوری کرتے اس میں کوئی کمال بھی حاصل کیا تو ایک چور نے کہا۔ جناب مجھ میں یہ کمال ہے میں کتنی بلند سے بلند دیوار ہو اس کو پھلانگ سکتا ہوں۔دوسرے نے کہا جہاں خزانہ دفن ہو میں سونگھ کر بتا سکتا ہوں کہ یہاں خزانہ ہے۔تیسرے نے کہا۔اگر کتا بھونکے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ یہ کیا کہتا ہے۔چوتھے نے کہا میں رات کے اندھیرے میں جسے دیکھ لوں اس کو آسانی سے دن کے وقت پہچان لیتا ہوں۔

اب چوروں نے سلطان سے کہا کہ تجھ میں کیا کمال ہے تو بھی بتا۔آخر ہم نے تجھے اپنا سردار تسلیم کیا ہے تو محمود غزنوی نے جواب دیا مجھ میں یہ طاقت ہے کہ اگر کسی مجرم کو حاکم سزا دے دے اور جلاد اس کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈال دیں۔ہاتھ میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں زنجیریں ڈال دیں۔تو میں اگر اپنی داڑھی کو ہلا دوں تو قیدی رہا ہو جاتا ہے۔ہتھکڑیاں، ہاتھ سے اتر جاتی ہیں۔پاؤں سے زنجیریں کھل جاتی ہیں۔اور گلے سے پھانسی کا پھندا اتر جاتا ہے۔

لیکن چور ابھی بھی نہ پہچان سکے کہ وہ کون ہے۔وہ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے ظاہری ترجمہ سے دھوکہ میں پڑے رہے۔چنانچہ محمود غزنوی کے کمال کو سن کو وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ تو بہت اچھا ہوا۔کہ اگر پکڑے بھی گئے تو یہ شخص ہمیں رہا کروا سکتا ہے۔چنانچہ وہ چلتے چلتے محمود غزنوی کے محل کے پاس پہنچ گئے۔کمند

Scanned with CamScanner

ڈالنے والے نے کمند ڈالی اور دیوار پار کر گیا اور ساتھیوں کو بھی اندر لے گیا۔ خزانہ سونگھنے والے نے سونگھ کر بتایا کہ خزانہ اس جگہ پر ہے اس کو کھول کر لوٹا گیا۔ پھر کتا بھونکا تو ساتھیوں نے پوچھا کہ کتا کیا کہہ رہا ہے۔تو اس نے کہا کتا کہہ رہا ہے کہ بادشاہ تمہارے ساتھ ہے۔ ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کہ بادشاہ خود اپنے گھر میں چوری کروا رہا ہے؟ اس نے کہا مانو۔یا۔نہ مانو جو کتا کہہ رہا ہے میں نے بتا دیا ہے۔بہر حال انہوں نے چوری کی اور محل سے باہر چلے گئے اب معاملہ تقسیم کا تھا۔تو انہوں نے کہا۔اسے تقسیم کر لیا جائے تو محمود غزنوی نے کہا اب تقسیم نہ کیا جائے تاکہ کہیں ہم پکڑے نہ جائیں بلکہ اسے صبح آپس میں بانٹ لیں گے تمہیں تو ایک دوسرے کا پتہ معلوم ہوگا۔اس طرح کرو کہ مجھے تم اپنا پتہ بتا دو میں صبح تمہارے پاس پہنچ کر اپنا حصہ لے لوں گا۔چنانچہ انہوں نے سلطان محمود کو اپنا پتہ دے دیا۔

جب صبح محمود غزنوی نے دربار لگایا تو سپاہیوں کو ان چاروں کے پتے پر بھیج کر انہیں گرفتار کر لیا۔ اور انہیں بادشاہ کے دربار میں پیش کیا۔چور بڑے حیران تھے کہ اُن کا پتہ فی الفور حاکم وقت کو کیسے ہوگیا کہ ہم بیک وقت چاروں گرفتار ہوگئے ہیں۔چنانچہ عدالت میں پیشی ہوئی تو شاہی چوری کی وجہ سے اُن کو سزا کا حکم ہوا۔قریب تھا کہ جلاد انہیں چوری کی سزا دیتے تو جو شخص رات کو دیکھ کر دن کو پہچان لیتا تھا اس نے بادشاہ کو دیکھا پہچان گیا۔اور کہنے لگا کہ اس وقت داڑھی ہلاؤ گے جب ہاتھ کٹ جائیں گے۔سلطان محمود غزنوی مسکرائے اور داڑھی مبارک کو ہلایا تو ان کی سزائیں معاف ہوگئیں وہ سلطان کے قدموں میں جھک کر تائب ہوگئے۔ [مفتاح العلوم ترجمہ مثنوی، دفتر ہشتم، ص ۲۴۵]

نکلے چور بھی گھر سے تھے۔نکلا بادشاہ بھی۔وہ چوری کرنے کے لئے نکلے تھے۔یہ چوری روکنے کے لئے نکلا وہ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ سے دھوکا کھا گئے۔

یاد رکھو۔کپتان جہاز میں سوار ہوتا ہے۔اور مسافر بھی سوار ہوتا ہے۔ سوار دونوں ہوتے ہیں مگر دونوں میں فرق ہے۔مسافر پار لگنے کے لئے ہوتا ہے۔ اور کپتان پار لگانے کے لئے ہوتا ہے۔یہ کرایہ ادا کر کے بیٹھتا ہے۔اور وہ تنخواہ لے کر بیٹھتا ہے۔اسی طرح اس دنیا کی کشتی میں ہم بھی سوار ہیں اور انبیاء علیہم السلام بھی جلوہ گر ہیں۔ہم پار لگنے کے لئے آئے ہیں وہ پار لگانے کے لئے آئے ہیں۔ہم کھانے کے لئے کھانا کھاتے ہیں وہ ہمیں سکھانے کے لئے کھانا کھاتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی بھی کھاتا ہے ہم بھی کھاتے ہیں۔نبی بھی پیتا ہے ہم بھی پیتے ہیں۔نبی بھی سوتا ہے ہم بھی سوتے ہیں۔ہم بھی نکاح کرتے ہیں نبی بھی نکاح کرتے ہیں۔تو یاد رکھیئے۔ہمارا کھانا اور ہے اور نبی کا کھانا اور۔ ہمارا پینا اور ہے اور نبی کا پینا اور۔ہمارا سونا اور ہے اور نبی کا سونا اور۔ہمارا بولنا اور ہے اور نبی کا بولنا اور ہے۔حشر کے دن پتہ چلے گا۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن
خوف سے ہر کلیجہ دھل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آ جائیں گے
سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا
مکھ نوری برقعہ خاکی اے
وچوں ساری شان لولاکی اے

Scanned with CamScanner

قربان پچھانن والیاں توں
گل جان گئے گل کھول دے میں

نورگر

حضرات محترم اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ہی نہیں بلکہ نور عطا کرنے والا بنا کر بھیجا ارشاد ربانی ہے۔

یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ٥ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۔

’’اے غیب کی خبریں دینے والے بیشک ہم نے آپ کو حاضر وناظر اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے اور نورانیت عطا کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا۔‘‘

حضرات گرامی قدر! خالق کائنات نے ان آیات میں نبی پاک علیہ السلام کی پانچ عظمتوں کا ذکر فرمایا۔ آخر پر یہ فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو نورانیت عطا کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی خود بھی نور ہیں اور دوسروں کو بھی نور عطا فرمانے والے ہیں۔

آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی جبیں اقدس نور۔ رخ والضحیٰ نور۔ رخسار مبارک نور۔ گوش مبارک نور۔ دوش مبارک نور۔ آنکھ نور۔ لب نور۔ دہن نور۔ ذقن نور۔ بدن نور۔ سرتاپا نور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْر۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

’’اے حسن وجمال والے اے نسل انسانی کے سردار آپ کے نور برساتے چہرہ سے چاند کو نور عطا ہوا ہے۔‘‘

نورانی شاخ

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ رات کے وقت کافی دیر تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے رہے اچانک بارش ہونے لگی اور جب حضرت قتادہ واپس گھر جانے لگے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں ایک کھجور کی شاخ عطا فرمائی اور فرمایا لے جاؤ۔

سَیُضِیْئُ لَکَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْکَ عَشْرًا وَّ مِنْ خَلْفِکَ عَشْرًا۔

’’بے شک یہ (شاخ) دس ہاتھ تمہارے لئے آگے اور دس ہاتھ تمہارے لئے پیچھے روشنی کرے گی۔‘‘

[الشفا شریف جلد اول، ص ۲۱۸]

چھڑی روشن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبادہ بن بشیر اور السید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کام کی غرض سے حاضر تھے اور کچھ رات گزر گئی جب واپس جانے لگے تو سخت اندھیرا تھا ان دونوں کے ہاتھوں میں دو لاٹھیاں تھیں ان میں سے ایک لاٹھی روشن ہو گئی وہ دونوں اس روشنی میں چلتے رہے۔

Scanned with CamScanner

حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَ تْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ.

''یہاں تک کہ جب ان دونوں کے راستے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی۔''

[مشکوۃ ص ۵۴۴، خصائص کبریٰ، ص ۸۰، ج ۲]

سامعین محترم! جس آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم سے مس ہونے والی شاخ نور ہوجائے تو ماننا پڑے گا وہ ذات نور علیٰ نور بھی ہے اور سراجِ منیر بھی ہے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

انگلی منور

حضرت حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تھے تو اندھیری رات کی وجہ سے ہم جدا جدا ہوگئے۔

فَاَضَاءَ تْ اَصَابِعِیْ حَتّٰی جَمَعُوْا عَلَیْهَا ظَهْرَهُمْ وَ مَاهَلَکَ مِنْهُمْ وَ اِنَّ اَصَابِعِیْ لَتُنِیْرَ.

[البدایہ والنہایہ، ۱۵۲/۲_۶/۱۵۲ بحوالہ مقیاس النور]

''تو نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے میری انگلیوں کو روشن فرمادیا یہاں تک کہ سب اس روشنی پر جمع ہوگئے اور ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوا اور میری انگلیاں ویسے ہی روشن رہیں۔''

جیڑے محرم راز حقیقت دے اوہ رازِ حقیقت کھول دے نئیں
اوہ بول پئے جناں ویکھیا نئیں جناں ویکھ لیا اوہ بولدے نئیں

حضرات محترم! ہمارے نبی مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم بے مثل بشر ہیں۔ سید البشر ہیں، ان کی مثال نہ کوئی بشر میں ہے نہ کوئی نور میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی

اللہ علیہ وسلّم کو تخلیق کے اعتبار سے نور بنایا اسی لئے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظاہر و باطن سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں۔

نور

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِیَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب گفتگو فرماتے تو ایسے دکھائی دیتے تھے کہ جیسے آپ کے دانتوں سے نور نکل رہا ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنا جوتا مبارک سی رہے تھے اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ماتھے مبارک پر پسینہ آ رہا تھا اور پسینہ مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا تو میں حیران ہوگئی۔

فَقَالَ مَالَکِ یَا عَائِشَةُ بُهِتِّ قُلْتُ جَعَلَ جَبِیْنُکَ یَعْرَقُ وَ جَعَلَ عَرَقُکَ یَتَوَلَّدُ نُوْرًا.

[الکبریٰ بیہقی ۴۲۱]

''تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا عائشہ کیا بات ہے تو حیران ہے؟ تو میں نے عرض کیا حضور آپ کے ماتھے مبارک سے پسینہ ٹپک رہا ہے اور وہ پسینہ نور پیدا کر رہا ہے۔''

اونوں دِسدا نور حقیقتاں دا
عشق جھدا بصیرتاں رکھدا اے

گھٹا کملی والے دے جوڑیاں دا
سرمہ ناز فقیر دی اک دا اے
پیا ہویا جو محبوب دی گلی اندر
او ککھ وی دوستو لکھ دا اے
تینوں بشر دے مینوں نور دے
فرق اپنی اپنی اکھ دا اے

حضرات محترم! نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نورانیت کے منکر بھی مانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک عام پہاڑ آپ کے قدم مبارک کے مس ہونے کی وجہ سے جبلِ نور یعنی نور کا پہاڑ بن گیا۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دو بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یکے بعد دیگرے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں تو آپ کا لقب ذوالنورین یعنی دو نوروں والا ہو گیا۔

اگر نبی پاک علیہ السلام کی بیٹیوں کو نور مانتے ہو تو اس آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی نور مانو جس کی دو بیٹیاں ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔

معجزاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا٥ [سورۃ نساء]

کوئی تیں جھیا نظریں آوے تے دیکھاں
کوئی دوسرا دل نو بھاوے تے ویکھاں
کوئی سورج الٹا پھراوے تے ویکھا
تے سڑیاں کھجوراں اُگاوے تے ویکھاں
جویں کول سرکار نوں رب بلایا

کسے حور نوں او بلاوے تے ویکھاں
کوئی اُوس لجپال سرکار وانگوں
میں بدکار نوں سینے لاوے تے ویکھاں
یتیماں وا والی غریباں دا حامی
محمد جیہا کوئی آوے تے ویکھاں
حسین ابن حیدرؓ دے وانگوں بج اعظم
کوئی اپنے بچڑے کہاوے تے ویکھاں

میرے عظیم بزرگو اور دوستو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک آیۃ کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْجَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًاO [سورۃ نساء، آیت ۱۷۵]

''اے لوگو بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن نور اتارا ہے۔''

معزز سامعین کرام! اس آیۃ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت وشان کا ذکر فرمایا کہ اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ایک روشن نور اتارا۔۔۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔۔۔ کہ اس

آیت میں بُرھان سے مراد حضور پرنور رحمت عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات بابرکات ہے۔۔۔ اور روشن نور سے مراد قرآن مجید ہے۔۔۔ اور آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔ کہ دلیل کسی نہ کسی دعویٰ کی ہوا کرتی ہے۔۔۔ اب سوال یہ سامنے آیا کہ وہ کون سا دعویٰ ہے۔۔۔ کہ جس کی دلیل ہمارے پیارے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بنا کر بھیجا گیا۔ آپ کو یہ بات سمجھا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دنیا میں تشریف لا کر یہ دعویٰ فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. [الفتح، آیت:۲۹] ''حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔''

اب صاف ظاہر ہے۔۔۔ کہ ہر دعویٰ دلیل کا محتاج ہوتا ہے۔۔۔ تو پھر پیارے آقا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی ایک دعویٰ ہیں۔۔۔ لہٰذا اس کے لئے بھی دلیل کی ضرورت ہے۔۔۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِنْ رَّبِّکُمْ. [النساء: آیت ۱۷۵]

یعنی اے لوگو میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس دعویٰ کی دلیل خود میرا محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیۃ مبارکہ میں واضح طور پر اعلان فرما دیا۔ کہ تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس دعویٰ کی دلیل بن کر تشریف لائے ہیں۔

یعنی اگر تم میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دعویٰ پر دلیل طلب

Scanned with CamScanner

کرتے ہو۔۔۔محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات کو دیکھ لو۔۔۔تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

تو اے میرے بزرگو، دوستو!

انبیاء اور رسولوں کی نبوت اور رسالت کی دلیلوں کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کو اُس کی نبوت ورسالت کے ثبوت کے لئے دلیل کے طور پر کئی معجزات عطا فرمائے ہیں۔۔۔جن کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے انبیاء اور رسولوں نے اپنی نبوت ورسالت کا ثبوت پیش کیا۔۔۔اور اس کائنات میں بسنے والے انسانوں کو اس بات کا یقین دلایا کہ ہم اللہ کے نبی ہیں۔۔۔اللہ کے رسول ہیں۔۔۔چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کو معجزات عطا فرمائے۔

حضرت آدم علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت نوح علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت یوسف علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت یعقوب علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے
حضرت ادریس علیہ السلام آئے	معجزہ لے کر آئے

اللہ تعالیٰ کے تمام نبی اور سارے رسول معجزات لے کر آئے لیکن میرے اور آپ کے پیارے نبی اکرم امام الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبیٰ جناب محمد

مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم معجزہ بن کر تشریف لائے۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات
رحمتِ دوجہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

میرے دوستو! ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم معجزہ بن کر آئے۔۔۔اور آپ کی ذات آپ کی صفات آپ کی ہر ادا معجزہ ہے اور پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر بات بلکہ اُن کے جسم منور کا بال بال سراپا کمال ومعجزہ بے مثال ہے۔۔۔اور جس نے آپ کے جمالِ نبوت کا ایک نظر بھی دیدار کیا۔۔۔تو اس نے آپ کی نبوت ورسالت کا اقرار کر لیا۔۔۔اور کلمہ پڑھ کر آپ کی غلامی میں آ گیا۔۔۔سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیارے صحابی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا چہرہ انور دیکھا۔۔۔تو آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں نے کلمہ پڑھ لیا۔۔۔یعنی میں نے جان لیا۔۔۔

وَاللّٰہِ لَقَدْ عَزَمْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِهٖ كَذَّابٍ○	"اور پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔"

سبحان اللہ میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی کیا شان ہے۔۔۔کہ آپ معجزہ بن کر تشریف لائے اور آخری نبی بن کر آئے اور امام الانبیاء بن کر آئے۔۔۔اور جس نے آپ کو محبت سے دیکھ لیا وہ آپ کا ہی ہو گیا۔۔۔اور یہ کہنے پر مجبور ہو گیا۔

کوئی تیں جہیا نظری آوے تے ویکھاں
کوئی دوسرا دل نوں بھاوے تے دیکھاں

Scanned with CamScanner

ایک اور شاعر نے کیا خوب کہا۔

مصطفےٰ خیر الوریٰ تیرے جیسا کوئی نہیں
رُتوں کہاں تیرے جیسا تیرے جیسا کوئی نہیں

اعلیٰ مقام

میرے دوستو! ہمارا تو عقیدہ ہے کہ۔۔۔جس طرح کائنات میں دوسرا خدا کوئی نہیں اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفےٰ کوئی نہیں۔۔۔

میرے آقا صاحبِ حسن و جمال ہیں۔

میرے آقا رب کا احسان ہیں۔

میرے آقا عرش کے مہمان ہیں۔

میرے آقا مومنین کی جان ہیں۔

سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ رب العزت نے بڑا بلند مقام عطا فرمایا۔

آپ مقصدِ کائنات ہیں۔

شانِ کائنات ہیں۔

جانِ کائنات ہیں۔

افضلِ کائنات ہیں۔

آپ وجہ کائنات ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرما دیا، کہ میرا محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام نبیوں اور رسولوں سے اعلیٰ ہے۔۔۔اور میرے محبوب صلّی اللہ

علیہ وسلّم کی شان یہ ہے۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ. [پ۳ع۱]

"یہ وہ رسول ہیں کہ ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ان میں کوئی وہ ہے جس سے اللہ نے کلام فرمایا۔ اور کوئی وہ ہے جس کو سب پر درجوں بلند کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو فضیلت و برتری عطا فرمائی لیکن وہ درجہ جو آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال مدینے کے تاجدار، سرکار مدینہ، سرور قلب و سینہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عطا کیا گیا وہ کسی اور نبی کو عطا نہ ہوا۔

میرے دوستو! احادیث مبارکہ سے اس بات کا بخوبی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔۔۔کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے کیسی کیسی عظمتیں، رفعتیں اور طاقتیں عطا فرمائیں۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنا عظیم تر بنایا۔

آنکھ مبارک

حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی چشم منور کی شان اور ان کی معجزانہ نگاہ نبوت کا کیا کہنا ہے۔ میرے اور آپ کے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ. "اے میرے اُمتیو! جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔"

یعنی سرکار دو عالم نے فرمایا: اے دنیا والو جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں وہاں تک تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔۔۔ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: یعنی اے لوگو!

اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ. ''تم رکوع وسجود کو درست طریقہ سے ادا کرو۔ خدا کی قسم میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھا کرتا ہوں۔'' [مشکوٰۃ، ص۸۲]

آنکھ کے لئے شرط ہے۔ کہ وہ تب کسی چیز کو دیکھ سکے گی اگر وہ چیز اُس کے سامنے ہو۔۔۔ کسی کی آنکھ کو یہ کمال نصیب نہیں ہوا کہ وہ ایک وقت میں آگے بھی دیکھ لے اور پیچھے بھی دیکھ لے۔

مگر میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مقدس آنکھوں کا یہ معجزہ ہے۔۔۔ کہ وہ بیک وقت آگے پیچھے دونوں طرف دیکھ سکتی ہیں۔۔۔ پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑی شان عطا فرمائی تو پھر مجھے سرکار کی شان میں کچھ کہنے دو کہ۔

بڑی شان والا مدینے کا والی
بڑے سے بڑا جن کے در کا سوالی
ملے اُن کی رحمت کی خیرات سب کو
گیا کوئی بھی اُن کے در سے نہ خالی

میرے دوستو! سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مقدس آنکھوں کا ایک معجزہ اور بھی سماعت فرمائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم :

يَرٰی فِی الظُّلْمَاءِ كَمَا يَرٰی فِي الضَّوْءِ. ''اندھیرے میں بھی اُسی طرح دیکھ لیتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھ لیتے تھے۔'' [خصائص الکبریٰ، ج۱، ص۶۱]

آنکھ سے دیکھنے کے لئے روشنی اور اجالا شرط ہے۔۔۔ مگر سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نگاہِ نبوت پر قربان جائیں۔۔۔ کہ آپ کی آنکھیں اس روشنی کی محتاج نہیں اور یہ بھی میرے آقا کا معجزہ ہے۔۔۔ کہ آپ کی آنکھیں اس ظاہری اجالا کے بغیر بھی دیکھ سکتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نور ہی نور اُجالا ہی اُجالا ہو گا
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہوں گے

[محمد علی ظہوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ]

جنگ مُوتہ

میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھوں کا ایک اور بڑا کمال و بے مثال معجزہ ہے کہ سرکار دو عالم مدینہ میں تشریف فرما ہیں۔۔۔ اور سینکڑوں میل دور بیٹھے غلاموں کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اور اُن کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی تربیت فرما رہے ہیں۔۔۔ اور صحابہ کرام سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قریب بیٹھے ہیں۔۔۔ اور آپ صحابہ کو جنگ مُوتہ کے میدانِ کی کیفیات سنا رہے ہیں۔۔۔ اتنی دور جنگ لڑی جا رہی تھی۔۔۔ تقریباً مدینہ شریف سے ایک ماہ کا فاصلہ یا کچھ اس سے بھی زیادہ ہو گا۔۔۔ اتنی دور سرکار دو عالم تشریف فرما ہیں۔۔۔ آپ کی آنکھیں مبارکہ میدانِ جنگ کا منظر دیکھ رہی ہیں۔۔۔ اور آپ مدینہ میں بیٹھے

Scanned with CamScanner

صحابہ کو بتا رہے ہیں کہ اب جھنڈا زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہے---اور اب وہ شہید ہو گئے اب جھنڈا حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھا لیا ہے---وہ بھی شہید ہو گئے---اب جھنڈا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہے---اور اب وہ بھی شہید ہو گئے---اور آخر میں سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ بھی بتا دیا---کہ لشکرِ اسلام نے فتح حاصل کر لی ہے۔

دیکھا سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نگاہ نبوت کا کمال کہ سینکڑوں میل دور مدینے میں بیٹھے ہی دیکھ رہے ہیں۔

اُن آنکھوں پہ فدا چاند ستارے ہوں گے
نور ہی نور اُجلا ہی اُجالا ہو گا
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہوں گے

آپ کا جسم منوّر

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم انور کا ایک یہ بھی خاص معجزہ تھا کہ آپ کے جسم منور پر مکھی نہ بیٹھی تھی---بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ کے لباس پر بھی کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی---میرے دوستو! مکھیاں ایک ایسی مخلوق ہیں---وہ پاک ناپاک ہر طرح کی شئے پر بیٹھ جاتی ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو مکھیوں کو اپنے جسم پر یا کسی چیز پر بیٹھنے سے روک لے۔ مگر مکھی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بدن مبارک کا ادب اور احترام کرتے ہوئے اس پر بیٹھنے سے گریز کرتی---مکھی بھی آپ کی عظمت کو پہچانتی تھی---یہ بھی میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم منور کا یہ معجزہ ہے۔

یوں تو لاکھوں مہ جبیں ہیں آپ سا کوئی نہیں
آپ ہی محبوب خدا ہیں دوسرا کوئی نہیں

میرے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کیا شان ہے---سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری کائنات کا حاکم و سردار بنا دیا۔

سرکار کو ساری کائنات کا داتا بنا دیا
آپ کو ساری کائنات کا آقا بنا دیا

اور پھر ساری کائنات کو حضور کا تابع بنا دیا۔ چاند---سورج---ستارے---پہاڑ---جانور---شجر و حجر---جن و انسان اس کائنات کا پتہ پتہ---ذرہ ذرہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں---اس لیے انسان کیا جانور بھی آپ کی تعظیم کرتے ہیں۔ کسی شاعر نے آپ کی شان میں کیا خوب کہا:

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سایہ نہ تھا

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم منور کا یہ بھی ایک معجزہ تھا---کہ آپ کا سایہ نہیں پڑتا تھا---حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک غلام فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ يُرىٰ لَهُ ظِلٌّ لَا مِنَ الشَّمْسِ وَ لَا فِي الْقَمَرِ. [حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۶۸۶]

"کہ آقا دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں دیکھا گیا نہ چاند کی چاندنی میں۔"

Scanned with CamScanner

یہ بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم معجزہ تھا کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا اعلیٰ شان ہے۔

بڑی شان والا مدینے کا والی
بڑے سے بڑا جن کے در کا سوالی

سرکار کے مقدس کان مبارک

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

اِنِّیْ اَرٰیٰ مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔ [الخصائص الکبریٰ، ج۱ص۶۷]
"میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔"

آپ کی سننے کی قوت بھی دیکھنے کی قوت کی طرح بے مثال اور ایک معجزانہ شان رکھتی ہے۔۔۔ اور بڑی دوری سے آواز کا سننا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک کا ایک معجزہ تھا۔ ایک جگہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَ تَعْرَضُ عَلَیَّ صَلَاۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا۔
"کہ میں اپنے اہل محبت کا درود شریف خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔" [دلائل الخیرات شریف]

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی جہاں بھی بیٹھ کر درود شریف پڑھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کا درود سن لیتے ہیں۔ یہ بھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے والی ہے سارا جگ سوالی ہے

آپ کی زبان مبارک

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس بھی ایک معجزہ ہے۔۔۔ اور آپ کا بولنا بھی معجزہ ہے۔۔۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ○ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ [النجم، آیت:۳،۴]
"پیغمبر اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ اُن کا کلام تو وحی الٰہی ہوتا ہے۔"

قرآن کی ایک آیۃ مبارکہ پڑھ کر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔۔۔ یعنی زبان میرے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی ہے۔۔۔ اور اُس میں کلام میرے اللہ کا ہوتا ہے۔ اور احادیث مبارکہ میں آتا ہے۔۔۔ کہ جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرمایا کرتے تو آپ کے مُنہ سے پھول جھڑتے اور آپ کی میٹھی میٹھی آواز پر قربان جائیں۔

میرے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسی ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

کسی اور شاعر نے کیا خوب کہا۔

رب دے حبیب سارے جگ دا ڈھولنا
تیرے جیہا مٹھا مٹھا کسے وی بولنا نہ کسے ولی بولنا

Scanned with CamScanner

کھجوروں کا خوشہ گرادیا

میرے آقا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور آکر عرض کرنے لگا پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں مگر اُس وقت تک کلمہ نہیں پڑھوں گا جب تک میں آپ کا کوئی معجزہ نہ دیکھ لوں۔۔۔اس پر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا بول تو کیا چاہتا ہے۔۔۔وہ عرض کرنے لگا۔۔۔میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اُس کھجور کے درخت کو حکم دیں کہ وہ کھجوروں کا ایک خوشہ زمین پر گرادے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے درخت کو حکم دیا۔۔۔کہ جیسا یہ آدمی چاہتا ہے۔۔۔ویسا ہی کر ڈالو۔۔۔تو اُس درخت نے سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم مانا اور فوراً ہی کھجوروں کا ایک خوشہ تیار ہوکر درخت کی شاخ سے لٹک گیا اور پھر زمین پر آ گرا وہ شخص سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔۔۔یارسول اللہ مجھے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا۔ [مشکوۃ،ص ۵۴۱]

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا پہنچا وہاں تلوا تیرا

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صاحب اختیار بنا دیا اور میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

کھارا پانی میٹھا ہوگیا

ایک دفعہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گزر ایک چشمے کے قریب سے ہوا تو لوگوں نے سرکار مدینہ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا۔۔۔کہ پیارے آقا

یہ جو پانی کا چشمہ آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔اس چشمہ کا نام بسیان ہے۔۔۔اور اس چشمے کا پانی نہایت ہی بدمزہ اور کھارا ہے۔۔۔لوگوں کی یہ بات سن کر حضور رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔۔۔آج سے اس چشمہ کا نام ''بسیان نہیں ہے۔ بلکہ اس چشمے کا بَلْ ھُوَ نُعْمَانُ وَ ھُوَ اَطْیَبُ. نام نعمان ہے اور یہ پاکیزہ ہے۔'' [حجۃ اللہ علی العالمین،ص ۴۳۴]

میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمانا ہی تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ جس چشمہ کا پانی بدذائقہ اور کھارا تھا۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کے ساتھ ہی وہ پانی میٹھا اور شیریں ہوگیا۔

یا سرورِ دیں دنیا میں تجھ سا نبی کوئی نہیں
بعد از خدا ماہ مبیں ثانی نہیں واللہ تیرا
میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا دستِ انور

ایک دفعہ میرے اور آپ کے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ایک صحابی حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر اور سینہ پر اپنا یَدُاللّٰہُ والا گورا گورا نورانی نوری دست انور پھیر دیا آپ کے دست انور کا پھیرنا ہی تھا کہ صحابی رسول کا چہرہ روشن اور چمکدار ہوگیا۔۔۔اگر وہ اندھیرے میں کہیں باہر جاتے تو اُن کے آس پاس روشنی ہی روشنی ہو جایا کرتی۔۔۔یہ بھی میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دست انور کا معجزہ ہے۔ [حجۃ اللہ علی العالمین،ص ۴۳۸]

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

Scanned with CamScanner

تو میرے دوستو کیا ہے کوئی ایسا داتا؟۔۔۔ ہے کوئی ایسا آقا؟۔۔۔ ہے کوئی ایسا نبی؟۔۔۔ ہے کوئی ایسا رسول جو،

بے کسوں کا کس ہو۔

بے بسوں کا بس ہو۔

بے سہاروں کا سہارا ہو۔

بے چاروں کا چارہ ہو۔

یتیموں کا والی ہو۔

غریبوں کا حامی ہو۔

میرے بھائیو! میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا وہ دربار ہے۔۔۔ جہاں سے ہر دکھ کی دوا ملتی ہے۔

دن کو بڑھا دیا گیا

جب مدینہ کے تاجدار احمد مختار نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم معراج پر تشریف لے گئے۔۔۔ تو کفار مشرکین نے آپ کی معراج کا انکار کیا۔۔۔ صرف انکار ہی نہیں کیا۔۔۔ بلکہ میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا امتحان لینا شروع کر دیا۔۔۔ کفار و مشرکین کہنے لگے کہ اگر آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ تو ہمارا ایک تجارتی قافلہ ملک شام سے آ رہا ہے۔۔۔ بتائیں وہ کس دن مکے پہنچے گا۔۔۔ تو اس سوال پر میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تجارتی قافلہ بدھ والے دن مکہ پہنچ جائے گا۔۔۔ تو وہ لوگ بدھ کے دن قافلے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔ شام ہونے کو تھی قریب تھا کہ سورج ڈوب جائے مگر اُس

وقت تک بھی قافلہ نہ آیا تو اس وقت اللہ کے محبوب ومکرم شفیع معظم آقائے دو جہاں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا فرمائی۔

فَزِيْدَ لَهٗ فِي النَّهَارِ وَحُبِسَتِ الشَّمْسُ.

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کے لئے سورج کو ڈوبنے سے روک دیا اور دن کو لمبا فرما دیا۔۔۔ اور یہ بھی میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ایک معجزہ تھا۔۔۔ کہ قافلہ اسی روز مکہ پہنچ گیا۔۔۔ اور کفار و مشرکین حیران ہو گئے۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے آقا ہیں سارا جگ والی ہے

میرے دوستو! اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات لاتعداد ہیں۔ دل تو چاہتا ہے۔۔۔ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان بیان کرتا چلوں پر مجھے وقت ہی اتنا دیا گیا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی زیادہ سے زیادہ شان بیان کرنے کی سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

محبتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

فضل ربّ العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے
دامنِ مصطفیٰ جن کے ہاتھوں میں ہوں
اُن کو روزِ جزا اور کیا چاہیے
سبز گنبد ہے خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلا اور کیا چاہیے
بھیک کے ساتھ اُن کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیے

یہ جبیں اور ریاض الجنّہ کی زمین
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیے
ہے سکندر ثنا خوانِ شاہ اُمم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوا ہے کہ آج ہم اس پیاری محفل میں موجود ہیں۔۔۔اللہ بار بار ایسی ہی محفلوں میں حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔آج جو آیۂ کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ○ [پ۳،آیت۳۱] ”اے محبوب فرما دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔“

میرے معزز سامعین کرام! آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔کہ ہر انسان کے دل میں جذبہ محبت پایا جاتا ہے۔۔۔ہر ایک کو کسی نہ کسی چیز سے محبت ہوتی ہے۔۔۔کسی کو اپنے والدین سے محبت ہوتی ہے۔۔۔اور کسی کو اپنے دوستوں سے اور کسی کو اپنے عزیز رشتہ داروں سے محبت ہوتی ہے۔۔۔کسی کو اولاد سے محبت ہوتی ہے۔۔۔کسی کو مال سے۔۔۔کسی کو جان سے۔۔۔کسی کو دولت سے۔۔۔کسی کو سونے سے۔۔۔کسی کو چاندی سے۔۔۔کسی کو جائیداد سے۔۔۔کسی کو کاروبار سے۔۔۔لیکن خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کو اللہ کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت ہو جاتی ہے اور جس کو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت ہو جائے پھر اُسے اللہ تعالیٰ سے محبت نصیب ہوتی ہے اور جس کو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت ہو جائے، پھر اس کائنات کی ہر چیز اس سے

Scanned with CamScanner

محبت کرتی ہے۔

معلوم ہوا جس کی نسبت سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہو جائے ---وہ بندہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

محمد سے نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

جو اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت کرتا ہے---اللہ پھر اُس سے محبت فرماتا ہے---اور جو وہ اپنے رب کی بارگاہ سے طلب کرتا ہے---اللہ تعالیٰ اُس کو عطا فرما دیتا ہے۔

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

[مسلم، اشعۃ اللمعات، ج ا ص ۲۱۵]

”تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے باپ اور اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب اور عزیز نہ ہو جاؤں۔“

معلوم ہوا ایمان والا وہ ہے---جس کے دل میں کائنات کی ہر شے سے زیادہ محبت آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی ہو گی اور جو یوں کہے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

علامات محبت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

میرے دوستو! رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے کی نشانیاں

بہت ہیں---لیکن سب سے اعلیٰ و اعظم علامت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع اور پیروی ہے---اور سنتوں پر عمل اور آپ کی سیرت پر [illegible]نا اور درود شریف پر قائم رہنا یہ ہیں وہ عمل جن کے کرنے سے محبت رسول نصیب ہوتی ہے---اور جن کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت ہوتی ہے---اگر اُن کے سامنے آپ کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے تو اُن کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو جاتے ہیں---حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یاد میں اُن کے جسم کانپنے لگتے ہیں---اور وہ سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرتے ہیں اور یہی پکارتے ہیں۔

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ
میں تمہارا ہوں تمہارا تمہارا یا رسول اللہ

صحابہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیارے صحابی حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال تھا---کہ جب وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام سنتے تو اُن پر لرزہ طاری ہو جاتا---اور رونے لگتے---حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام ہی بڑا پیارا ہے۔ [مدارج النبوت، ج ا ص ۵۲۸]

نام محمد کتنا میٹھا لگتا ہے
پیارے نبی کا اسم بھی ہم کو پیارا لگتا ہے

حضرت انسؓ کا عشق رسول

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیارے صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کدو شریف بڑی رغبت سے تناول

Scanned with CamScanner

فرماتے ہیں۔۔۔تو آپ نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو شریف بڑا پسند ہے۔۔۔تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کدو شریف سے محبت رکھنا شروع کر دی۔ [مدارج النبوت، ج ا ص ۵۳۰]

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

میرے بھائیو! یہ ہے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس چیز سے سرکار مدینہ کو محبت تھی اسی چیز سے آپ کے غلام محبت کرتے تھے۔۔۔اور ہر وقت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ کی تعریف کرتے رہتے اور یہ کہتے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں۔۔۔ ہماری آنکھ نے آپ سے حسین وجمیل دیکھا ہی نہیں اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لے اُس کو پھر دنیا کی کوئی چیز پیاری نہیں لگتی اور وہ یہی کہتا ہے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں تو اس پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ ہوش کرو اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو تو وہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کہنے لگا میں آپ سے محبت کرتا ہوں تو اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو خود کو فقر

کے لئے آمادہ کر لو اور ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو بلاؤں اور مصائب کے لئے تیار ہو جاؤ۔ [مدارج النبوۃ، ج ا ص ۵۳۴]

تینوں چھڈ میرے دروازیوں جیہڑا بخشش منگن لئی آوے
کدے نہ بخشاں کدے نہ بخشاں رب سچا فرماوے

موئے مبارک سے محبت

حدیث شریف میں آیا ہے۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔وہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔۔۔کہ جس وقت آپ کے سر مبارک سے بال تراشے جاتے تھے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کرام جمع ہو جاتے۔۔۔اور بالوں کو اپنے ہاتھوں میں اکٹھا کرتے اور ایک بھی بال زمین پر گرنے نہ دیتے بعد میں ان موئے مبارکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیتے۔
[مدارج النبوت، ج ا ص ۵۴۰]

سبحان اللہ کیا شان ہے۔۔۔میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن سے کتنی محبت فرماتے ہیں۔قربان جائیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر۔۔۔سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں جن میں طہارت ہے۔۔۔حسن و جمال ہے۔۔۔اعجاز و کمال ہے۔۔۔جاہ و جلال ہے۔۔۔فضل و کمال ہے۔

نوری مکھڑا نالے زلفاں کالیاں
صدقے واری جان ویکھن والیاں

Scanned with CamScanner

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ سبحان اللہ

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

سامعین محترم! حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم وتوقیر میں یہ بھی ہے۔۔۔ کہ ہر وہ چیز جو پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام سے تعلق رکھے۔۔۔ خواہ وہ اماکن متبرکہ ہوں یا مقامات مقدسہ یا کوئی ایسی چیز جس سے حضور علیہ الصلاۃ والسّلام کا ہاتھ مبارک لگ گیا ہو۔۔۔ یا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس کی معرفت کرائی ہو۔۔۔ اُن سب کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان کے لئے لازم وضروری ہے۔۔۔ اور اس بات کا آپ کو علم ہوگا کہ جو کسی سے محبت کرتا ہے۔۔۔ پھر وہ محبوب کی ہر چیز سے محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر ہمارے آقا ومولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تو اللہ نے بڑا ہی حسین وجمیل بنایا۔

رب آپ بنایا اے دلدار بڑا سوہنا
نالے خود فرمایا اے میرا یار بڑا سوہنا

دستِ مبارک مس کر گیا

منقول ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی کے بال اتنے لمبے تھے کہ جب آپ بیٹھتے تو اُن کے بال زمین تک پہنچ جاتے تھے۔۔۔ لوگوں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے ان بالوں کو اتنا لمبا کیوں کر رکھا ہے آپ ان کو ترشواتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔ تو اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا۔۔۔ کہ میں انہیں اس لئے نہیں کاٹتا کہ میرے بالوں پر ایک دفعہ حضور

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہاتھ مبارک مس کر گیا تھا۔۔۔ اور اب میں تبرکاً ان بالوں کی حفاظت کرتا ہوں۔ [مدارج النبوت، ج۱ص۵۵۶۔ شفا شریف، ج۲ص۴۴]

دیکھا میرے دوستو! صحابی رسول کا عقیدہ کتنی محبت ہے۔۔۔ اُن کو سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے۔۔۔ اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ہر چیز سے محبت فرمائی۔۔۔ اور یہی ہے۔۔۔ ایمان والوں کی نشانیاں۔۔۔ اور میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تو شان ہی نرالی ہے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

ایک اور شاعر نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کیا شان بتائی۔

میرے نبی جیہا نئیں ہور میرے نبی جیہا نئیں ہور
منگتا جیہڑا پاک نبی دا رہوے نہ اُس نوں تھوڑ

میرے دوستو! جو سچے عاشق رسول ہیں۔۔۔ وہ تو سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر چیز سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ آیئے آپ کو ایک عاشق رسول کا ذکر سناتا ہوں۔

زمین مقدس سے محبت

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں اپنی سواری کے جانور پر سوار نہ ہوتے۔۔۔ اور فرماتے کہ میں خدا سے شرم رکھتا ہوں کہ اس زمین کو گھوڑوں کے سُموں سے روندوں جس زمین میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آرام فرما ہیں۔ اور اس مدینہ شہر کی زمین پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے مبارک قدم رکھے ہیں

اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو قید کرنے اور اُس پر تین دُرے مارنے کا فتویٰ دیا جس نے یہ کہا تھا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے۔(معاذ اللہ)

[مدارج النبوت، ج ۱ص ۵۵۶۔شفا شریف، ج ۲ص ۳۵]

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو شہر مدینہ ہے
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بے کار ہو جائے

اسی لئے عاشق لوگ جب مدینہ جاتے ہیں۔۔۔تو دیواروں کے ساتھ لگ لگ کر ننگے پاؤں چلتے ہیں۔۔۔اور یہ کہتے ہیں۔۔۔کہ کہیں اس جگہ ہمارا قدم نہ لگ جائے۔۔۔جس جگہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدم لگے ہوں۔ حتیٰ کہ کئی ایسے اللہ کے نیک بندے ہیں۔۔۔جو کہتے ہیں کہ مدینے کے کتے کا بھی احترام کیا کرو۔۔۔دیکھو کتنی محبت ہے۔۔۔ایمان والوں کے دل میں۔اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے کتنا پیار ہے۔۔۔اور سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان یوں بیان کرتے ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

آپ جیسا کوئی نہیں

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔وہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ میرے نزدیک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور نہ میری آنکھ میں آپ سے زیادہ کوئی بزرگ اور عظیم تر تھا۔۔۔اور میرا حال یہ تھا۔۔۔کہ میری طاقت اتنی نہ تھی کہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ سکوں

اگر کوئی مجھ سے کہے کہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصف بیان کرو تو مجھ میں اتنی قدرت نہیں۔۔۔اس لئے کہ میں آپ کے سامنے آنکھیں نہیں اٹھا سکتا تھا۔

میرے دوستو! دیکھو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کتنی محبت تھی۔۔۔ کہتے ہیں۔۔۔کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آپ سے اتنا عشق ہوتا تھا۔۔۔کہ آپ کے قریب بیٹھ کر ہر وقت آپ کا دیدار کرتے رہتے۔۔۔اور ہمیشہ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف کرتے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار نہیں ایسا نہیں کوئی
تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

خدا کی قسم جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھتے ہیں۔۔۔وہ یہی کہتے ہیں کہ ہمارے نبی جیسا اور کوئی نہیں۔۔۔اور بعض کو آپ سے اتنی محبت تھی کہ آپ کی بات یعنی آپ کا ذکر کرنے سے پہلے اپنے آپ کو صاف ستھرا کر لیتے تھے۔۔۔جیسا کہ کئی کتب میں لکھا ہے۔۔۔اور یہ سب محبت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم میں کیا جاتا ہے۔

فوراً اٹھ جانا

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت ابن المسیب کے پاس آیا اور اس نے اُن سے ایک حدیث دریافت کی۔

Scanned with CamScanner

تو وہ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے تھے۔۔۔فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے۔۔۔اور حدیث بیان کی اُس شخص نے کہا کہ آپ لیٹے لیٹے ہی حدیث سنادیں آپ اٹھنے کی تکلیف نہ کریں۔۔۔تو اس پر آپ نے فرمایا کہ میں لیٹے لیٹے حدیث پڑھنے کو مکروہ جانتا ہوں اور ایسا میرے لئے ٹھیک نہیں۔ [شفا شریف، ج ۲،ص ۴۴]

سامعین کرام! سبحان اللہ قربان جائیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر کہ اتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔کہ حدیث سنانے کے لئے اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ایک اور ایسے ہی عاشق رسول ہیں۔جن کا واقعہ میں بیان کروں گا۔

پہلے وضو کر لیا

حضرت ابو مصعب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔۔۔کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ جب آپ حدیث مبارک بیان کرنے کا ارادہ کرتے تو پہلے ہمیشہ وضو کیا کرتے۔۔۔اور آپ نے حدیث مبارکہ کا بیان کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا لباس تیار کر رکھا تھا۔۔۔اسے پہنتے اور حدیث مبارکہ بیان کرتے اس اہتمام کے بارے میں آپ سے سوال کیا گیا۔۔۔آپ نے فرمایا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔۔۔اسے کوئی عام بات نہ جانو اس کی تعظیم کرنی چاہئے۔ [مدارج النبوت، ج ۱،ص ۵۴۴]

کسی نے کیا خوب کہا:

اسم احمد کی تعظیم کے منکرو اُنکی عظمت کو قرآن میں دیکھ لو
بے لقب اُن کا نام مبارک کہیں اُن کے معبود نے بھی پکارا نہیں

خوشبو لگانا اور لباس پہننا

جب لوگ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے تو آپ کی باندی باہر آتی اور پوچھتی کہ تم شیخ سے حدیث پوچھنا چاہتے ہو یا مسائلِ شرعیہ؟ اگر لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسائل کا بیان سننا چاہتے ہیں۔۔۔تو اٹھ کر باہر آجاتے اور اگر کسی نے حدیث مبارکہ دریافت کرنا چاہی تو آپ پہلے غسلخانہ تشریف لے جاتے۔۔۔بدن پر خوشبو ملتے اور نئے کپڑے پہنتے اور عمامہ شریف سر پر سجاتے اور پھر ایک تخت بچھایا جاتا پھر آپ باہر تشریف لاتے اور تخت پر بیٹھتے۔۔۔اور حدیث مبارکہ کا درس دیتے۔۔۔اور اگر کوئی آپ کو اس پر راستے میں سوال کرتا تو آپ فرماتے کہ میں راہ جاتے جاتے حدیث پڑھنے کو مکروہ جانتا ہوں۔ میرے دوستو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہوتی ہے یہ کوئی عام بات نہیں جو میں آپ کو کھڑے کھڑے سنادوں۔ [مدارج النبوت، ج ۱،ص ۵۶۴]

سامعین محترم! یہ ہیں۔۔۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے لوگ جو بغیر وضو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے خدا کی قسم میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اور ہے ہی نہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

چہرہ زرد پڑ گیا

ایک دفعہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث مبارکہ بیان فرما رہے تھے۔۔۔تو آپ کو بچھو نے سولہ (۱۶) مرتبہ ڈنگ مارا اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا

Scanned with CamScanner

اور چہرہ زرد ہو گیا۔۔۔مگر حدیث کو درمیان میں ختم نہ کیا۔۔۔جب حدیث کا بیان کر کے فارغ ہوئے۔۔۔تو آپ سے کہا گیا۔۔۔آپ کو بچھو نے (۱۶) مرتبہ ڈنگ مارا لیکن آپ پھر بھی حدیث مبارکہ پڑھتے رہے تو اس پر آپ نے فرمایا میں حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلال و تعظیم کی بنا پر صبر کرتا رہا۔۔۔یہ ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے محبت۔[مدارج النبوت، ج ا ص ۵۴۵]

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

میرے دوستو! یہ ہیں وہ لوگ جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔صحابہ کرام کو آپ سے اتنی محبت تھی کہ آپ نے جو کچھ طلب فرمایا۔۔۔تو غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جان۔۔۔مال۔۔۔وطن۔۔۔ہر چیز سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر نچھاور کر دیتے۔۔۔اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کیا کرتے اور بالخصوص قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے اور اس حکم کی تعمیل کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قرآن اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا	"اے نبی بیشک ہم نے آپکو بھیجا
وَّ نَذِيْرًا ○ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	حاضر و ناظر اور خوشخبری سنانے والا
وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ	اور ڈرانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور
بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ [پ۲۶-۹ع]	اس کے رسول کی تعظیم و تکریم کرو اور صبح

شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔"

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا شان بیان کروں۔۔۔وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی تعظیم کرتے۔۔۔آپ سے اتنی محبت کرتے کہ آپ کا لعاب دہن شریف یعنی آپ کا تھوک مبارک بھی اپنے ہاتھوں پر مل لیتے اور اپنے جسم پر اپنے چہروں پر مل لیا کرتے۔۔۔اور آپ کا استعمال شدہ پانی لینے کے لئے بے تاب کھڑے رہتے۔

سامعین محترم! مگر افسوس اُن لوگوں پر جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی تو مانتے ہیں۔۔۔لیکن اُن کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں۔۔۔کہ ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔۔۔اور ہم پکے سچے مسلمان ہیں۔۔۔خدا تعالیٰ انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔(آمین) میرے دوستو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔۔۔تو سب کچھ ہے۔محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔اس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں۔

جو اُن پہ صدقے نہیں نثار نہیں
خدا کے بندوں میں وہ بندہ شمار نہیں

سامعین محترم! احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ تعظیم کیا کرتے تھے۔۔۔اور آپ کے استعمال شدہ پانی سے برکت حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔۔۔ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے۔

Scanned with CamScanner

خون پی لیا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پچھ مبارک لگوائے۔۔۔تو اس وقت آپ کے پاس ایک قریشی غلام موجود تھا۔۔۔اور اس غلام نے پچھنا لگانے کے بعد حضور سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خون مبارک جمع کیا اور اسے پی گیا۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرا خون کدھر گیا۔۔۔جو نکلا تھا۔۔۔تو اس پر غلام عرض کرنے لگا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اے پیارے آقا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں تو وہ خون مبارک پی گیا۔۔۔ تو اس پر میرے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے فرمایا:

اِذْهَبْ فَقَدْ اَحْرَزْتَ نَفْسَکَ مِنَ النَّار. [خصائص الکبریٰ، ج۲، ص۲۵۲] ''جا تم نے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالیا۔''

سامعین محترم ہر جا. رکا بہتا ہوا خون حرام ہے۔۔۔تو انسان کا خون بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔۔۔لیکن یہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصیات میں سے ہے۔۔۔کہ آپ کے جسم اقدس سے بہا ہوا خون مبارک حرام نہیں بلکہ اس کا پینا باعث برکت اور موجب اجر و ثواب ہے۔۔۔اسی لئے جب قریشی غلام نے اسے پی لیا۔۔۔تو آپ نے اس پر ناراضگی نہیں ظاہر فرمائی بلکہ اسے بتا دیا کہ تو جنت کا حقدار بن گیا۔۔۔اور یہ بھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم و توقیر اور آپ سے محبت کا صلہ ہے۔۔۔کہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا غلام جہنم سے آزاد ہو گیا۔ اسی لئے کہنا پڑتا ہے۔

کوئی تے حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
سانوں یار غار نے دسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا

اور سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم اور محبت کا ایک اور منظر دیکھ لو۔

دستک دینا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُوْنَ بَابَهٗ بِالْاَظَافِرِ. [مدارج النبوۃ، ج۱، ص۵۴۰] ''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام اُن کے دروازہ مبارک پر اپنے ناخنوں سے دستک دیتے تھے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم و محبت میں ایک ایک لمحہ گزار دیا۔۔۔ ہر وقت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت کرتے رہے۔۔۔اور اتنا آپ کا احترام کرتے کہ آپ کے گھر مبارک کا دروازہ اپنے ناخنوں سے کھٹکھٹاتے کہ آپ کے ادب و احترام میں کہیں فرق نہ آ جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت بے مثال ہے۔

کوئی تے حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

سامعین محترم! جو اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔۔۔ اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید کے بائیسویں پارہ میں ارشاد فرمایا: کہ جو لوگ مجھ سے اور میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت نہیں رکھتے۔۔۔ اُن کو میرا یہ اعلان ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَهُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّلَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ۝ [پ۲۲،ع۴]

"بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اُن پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ اور اُن کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اسی لئے اے دوستو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔۔۔ اور اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اُسی طرح محبت و پیار کرو جیسے صحابہ کرام نے کیا ورنہ وہ لوگ برباد ہو جائیں گے۔۔۔ جنہوں نے سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت نہ رکھی۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ سے زیادہ محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ.

صداقتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُهٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُهٗ وَ نُؤۡمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیۡهِ وَ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا. وَ مِنۡ سَیِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّهۡدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ. وَ نَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ. وَ نَشۡهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوۡلٰنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ اَرۡسَلَهٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ وَ صَدَقَ رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ الۡاَمِیۡنُ. [پ۲۴۔الزمر۳۳]

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے اگر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اُس نے مجھے اور آپ کو اس نورانی، وجدانی، ایمانی محفل پاک میں شرکت کرنے کی توفیق بخشی۔۔۔ آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک آیہ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
"اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنہوں نے سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں۔" [پ۲۴۔الزمر، آیت:۳۳]

سامعین محترم! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔ کہ اس کائنات عالم میں جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تشریف لائے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش۔۔۔ اُن میں سے جس نبی کو بھی دیکھو اُس کے اخلاق واعمال بڑے بے مثل و بے مثال تھے۔۔۔ جبکہ میں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں۔۔۔ کہ اللہ کے تمام انبیاء کرام سے ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم افضل واعلیٰ ہیں۔۔۔

میرے دوستو ذرا غور فرمائیں۔

ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سارے رسولوں سے اعلیٰ
ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ساری کائنات سے اعلیٰ

سامعین محترم غور فرمائیں

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا دین سب سے اعلیٰ

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نظام سب سے اعلیٰ
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قانون سب سے اعلیٰ
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا زمانہ سب سے اعلیٰ
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خاندان سب سے اعلیٰ
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قبیلہ سب سے اعلیٰ
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا رتبہ سب سے اعلیٰ

سامعین محترم! اگر ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر چیز اعلیٰ ہے تو اگر تمام نبیوں۔۔۔ رسولوں کے اخلاق واعمال بھی بے مثل تھے مگر ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق واعمال ساری کائنات میں سے اعلیٰ واکمل وافضل تھے۔۔۔ سامعین محترم! اگر ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی مبارکہ کی طرف دیکھا جائے۔ تو پتہ چلتا ہے۔۔۔ کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ہر ادا بے مثل و بے مثال نظر آتی ہے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کلام بے مثل و بے مثال
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام بے مثل و بے مثال
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صورت بے مثل و بے مثال
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت بے مثل و بے مثال

سامعین محترم! اسی لئے میں آج کے موضوع میں آپ حضرات کے سامنے صداقتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حوالہ سے کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سامعین محترم! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی صرف مسلمان ہی نہیں دیتے بلکہ کافروں۔۔۔ مشرکوں۔۔۔ بے دینوں نے بھی

Scanned with CamScanner

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وسچائی اور اخلاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کیا۔ گو اُن لوگوں کے دل نور ایمان سے خالی تھے۔۔۔لیکن وہ یہ ضرور جانتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے نبی ہیں۔۔۔لیکن جن جن خوش نصیبوں نے آپ کی غلامی اختیار کی آپ کا کلمہ پڑھا اور آپ کے حسنِ اخلاق اور صداقت وسچائی کو دیکھا۔۔۔وہ لوگ جنت کے حق دار ٹھہر گئے۔۔۔اور وہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں (معاذ اللہ) گستاخیاں کرتے تھے۔۔۔اللہ کے عذاب کے مستحق ہو گئے۔۔۔کیونکہ میرے دوستو! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر تشریف لائے چنانچہ جس جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھی وہ کامیاب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں!

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ۔۔۔ تو صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ۔۔۔ تو فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ۔۔۔ تو ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ۔۔۔ تو حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے

میرے دوستو! جس نے مان لیا۔۔۔وہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے۔۔۔عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے۔۔۔عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے۔۔۔حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے۔۔۔تو جس نے نہ مانا وہ ابوجہل بن گیا۔۔۔ابولہب بن گیا۔۔۔اور انہوں نے اللہ کے عذاب کو دعوت دے دی۔۔۔اور وہ بندہ بندہ ہی نہیں جس کو اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

جو اُن پہ صدقے نہیں نثار نہیں
خدا کے بندوں میں وہ بندہ شمار نہیں

وہ بندہ بندہ ہی نہیں جس کو کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار نہیں۔ خدا کی قسم کافر مشرک بھی جانتے تھے۔۔۔کہ اللہ کا نبی سچا ہے۔

یہودی بول اُٹھا

میرے دوستو! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں۔۔۔ اور اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔۔۔جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ ایک یہودی کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ دینار قرض تھے۔۔۔اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا مطالبہ کیا۔۔۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔۔۔جو تجھے دے سکوں۔۔۔تو یہودی کہنے لگا میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک آپ مجھے قرض واپس نہیں کر دیتے حتیٰ کہ اس یہودی نے آپ کا راستہ روکے رکھا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جگہ۔۔۔ظہر۔۔۔عصر۔۔۔مغرب۔۔۔عشاء کی نمازیں وہیں پڑھیں۔ اور یہودی آپ کے قریب بیٹھا رہا۔۔۔تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُس کو ڈرایا دھمکایا۔۔۔اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اِس یہودی نے آپ کا راستہ روکا ہوا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔کہ مجھے میرے رب نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کہ کسی عہد والے کافر وغیرہ پر ظلم کروں۔۔۔اور پھر جب صبح ہوئی

Scanned with CamScanner

---تو یہودی نے عرض کیا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ [مراۃ ج۸،ص۸۷] "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں"

اور یہ بات کہنے کے بعد عرض کرنے لگا کہ آپ میرا آدھا مال اللہ کی راہ میں تقسیم فرما دیں اور پھر کہنے لگا---اے اللہ کے رسول میں نے جو آپ کے ساتھ سلوک کیا---وہ صرف اس لئے کیا کہ میں آپ میں وہ صفات دیکھ سکوں جو (تورات) میں ہیں۔

تو سامعین محترم! وہ آخر میں کہنے لگا---کہ آپ کو اللہ کریم نے حق و صداقت کا تاجدار بنا کر دنیا میں بھیجا ہے---میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں---اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ [دلائل نبوت،ص۳۱۳]

میرے دوستو! سبحان اللہ کیا ہی شان ہے میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

درخت اور پتھر بھی بول اُٹھے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے---آپ فرماتے ہیں---کہ ہم ایک دفعہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے جا رہے تھے---کہ جب ہم (وادیٔ اوہا) جو مدینہ شریف سے ۳۰ تیس میل دور ہے---وہاں پہنچے تو آپ نے فرمایا---اے اسامہ بن زید رضی

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ عنہ قضائے حاجت کے لئے کوئی جگہ دیکھ آؤ---آپ گئے اور واپس آ کر کہنے لگے۔ پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کوئی ایسی جگہ نہیں مل سکی جہاں آدمی چھپ کر قضائے حاجت کر سکے---تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تمہیں کوئی درخت یا پتھر وغیرہ کہیں نظر آیا---تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں چند چھوٹے چھوٹے درخت دیکھے ہیں---اور اُن کے قریب ہی پتھر موجود تھے---تو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جاؤ اُن درختوں سے جا کر کہو کہ تمہیں اللہ کا محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم بلا رہا ہے---آپ گئے اور جا کر اُن سے کہا کہ آؤ تمہیں اللہ کے نبی بلا رہے ہیں---اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں---کہ خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ درخت اپنی جڑوں سمیت زمین سے اکھڑ گئے---اور آپس میں مل گئے---اور پتھر بھی ایک دوسرے سے مل گئے---اور دیکھتے ہی دیکھتے اُن سے دیوار بن گئی---اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پانی طلب فرمایا---اور میں آپ کے ساتھ چل پڑا اور جب آپ وہاں گئے تو آپ نے مجھ سے پانی لے لیا---اور درختوں کی اور پتھروں کی بنی ہوئی جھونپڑی میں آپ نے قضائے حاجت فرمائی۔

اور جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کہہ دو کہ اللہ کے نبی تمہیں حکم دیتے ہیں---کہ اپنی اپنی جگہ واپس چلے جاؤ---آپ گئے اور پیغام مصطفیٰ سنایا۔

فَوَ الَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُھُنَّ "تو اس خدا تعالیٰ کی قسم جس نے آپ

یَتَقَافَذْنَ بِعُرُوْقِهِنَّ وَ تُرَابِهِنَّ حَتّٰی رَجَعَتْ کُلُّ نَخْلَةٍ اِلٰی مَکَانِهَا. [دلائل نبوت: ص ۳۵۵]

صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حق وصداقت کا پیکر بنا کر بھیجا ہے اور اپنی جڑوں اور مٹی سمیت اپنی جگہ واپس چلے گئے۔"

اور اسی طرح پتھر بھی اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

سامعین محترم! میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بڑی شان والے، بڑی عظمت والے نبی ہیں۔۔۔اس لئے آپ کی صداقت کی گواہی کائنات کی ہر شئے نے دے دی۔

زمین وآسمان والے کہتے ہیں — آپ صداقت کے تاجدار ہیں۔
مکین ومکان والے کہتے ہیں — آپ صداقت کے تاجدار ہیں
عرب وعجم والے کہتے ہیں — آپ صداقت کے تاجدار ہیں
عرش وفرش والے کہتے ہیں — آپ صداقت کے تاجدار ہیں
ہر نبی اور ہر رسول کہتے ہیں — آپ صداقت کے تاجدار ہیں

سامعین محترم! ہر مفسر۔۔۔ہر محدث۔۔۔ہر مجدد۔۔۔ہر غوث۔۔۔ہر ولی۔۔۔ہر قطب وابدال۔

بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ۔۔۔پتہ پتہ یہ جانتا ہے۔۔۔اور پکارتا ہے۔

کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم صداقت کے تاجدار ہیں۔

میرے نبی پیارے نبی ہر مرتبہ بالا تیرا
جس جاہ کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

سامعین محترم! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی کا ہر ہر لمحہ صداقت سے معمور تھا۔۔۔اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اٹھنا۔۔۔بیٹھنا۔۔۔چلنا۔۔۔پھرنا صداقت پر مبنی تھا۔۔۔اور آپ کی ہر ادا سچائی سے معمور تھی۔اسی لئے تو بُت بھی آپ کی صداقت کی گواہی دیتے تھے۔

بت بول اٹھے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ ہم حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔کہ ایک شخص آیا۔۔۔اور جس کے چہرے اور لباس سے معلوم ہوتا تھا۔۔۔کہ یہ شخص بڑی دور سے آیا ہے۔۔۔اور اُس نے آکر کہا کہ آپ میں سے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کون ہیں۔تو ہم نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف اشارہ کیا تو وہ شخص حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا میں پہلے آپ کو اپنے بت کی بات سناؤں یا آپ مجھے اپنے رب کے احکام سنائیں گے۔۔۔تو اس پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلے میرے رب کے احکام سن لو۔۔۔کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

کلمہ۔۔۔نماز۔۔۔روزہ۔۔۔حج۔۔۔اور زکوٰۃ۔

اور اس کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اب بتاؤ تمہارا بُت کیا کہتا ہے۔۔۔تو وہ شخص عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میرا نام غسان بن مالک العامری ہے۔۔۔ہمارا ایک بُت ہے۔۔۔جس کے قدموں میں رجب کے مہینے میں ہم اپنی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔۔۔اور ہم میں

Scanned with CamScanner

(عصام) نامی بندے نے بھی اُس بت کے سامنے قربانی پیش کی جب وہ قربانی سے فارغ ہوا تو بت سے آواز آئی (عصام) اسلام ظاہر ہو چکا ہے۔۔۔اور بُت سرنگوں ہو چکے ہیں۔۔۔عصام نے یہ بات ہمیں بتادی چند روز بعد (طارق) نامی بندے نے بھی اس بات کے سامنے قربانی پیش کی تو جب وہ قربانی سے فارغ ہوا تو بت کے شکم سے آواز آئی (اے طارق) ''نبی صادق اپنے عزیز خالق کی جانب سے وحی ناطق لے کر آ چکے ہیں۔'' اور طارق نامی بندے نے شور مچا دیا اور یہ بات لوگوں کو بتائی ہم نے آپ کے بارے میں بھی یہ سن رکھا تھا۔۔۔اس لئے ہم مضطرب ہو گئے۔۔۔یہاں تک کہ تین روز ہوئے ہیں۔ کہ یہی واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آ گیا ہے۔۔۔اور جب میں بھی قربانی سے فارغ ہوا تو بت بولنے لگا۔۔۔کہ (اے غسان) جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ. ''بنی ہاشم مبعوث ہو چکے ہیں۔'' اُن کے غلاموں کو سلامتی اور دشمنوں کو ندامت ہے۔۔۔یہ کہہ کر بت منہ کے بل گر گیا جب اُس شخص (غسان) نے اپنی بات ختم کی اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے آپ کا کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ [جامع المعجزات، ص ۳۶]

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سامعین محترم! میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی،

زمین وزماں نے دی — مکین ومکاں نے دی
شمس وقمر نے دی — شجر وحجر نے دی
بحر وبر نے دی — خشک وتر نے دی

جن وبشر نے دی — حور وملک نے دی
سماک وسمک نے دی — افلاک وفلک نے دی
جمادات نے دی — حیوانات نے دی

بلکہ کائناتِ عالم میں بسنے والے ہر محبت رکھنے والے انسانوں نے دی۔۔۔اور سب ہی پکار اٹھے۔

دین سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
قرآن سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
بیان سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
اعلان سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
نظام سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
پیغام سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
انعام سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا
نام سچا ہے — تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا

محمد علی ظہوری کیا خوب فرماتے ہیں۔

آیا نبیاں دا پیر پیر انو کھڑا آیا نبیاں دا پیر
غیب الغیب دے دیسوں آیا ایتھے آ کے روپ وٹایا
خالق دی تصویر میں صدقے جاواں خالق دی تصویر
پیر انو کھڑا آیا نبیاں دا پیر پیر انو کھڑا آیا نبیاں دا پیر

جن بول اٹھے

سامعین محترم! حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی جنوں نے

بھی دی۔۔۔تبلیغ اسلام کے ابتدائی ایام تھے۔۔۔ چند لوگوں نے ابھی اسلام
قبول کیا تھا۔۔۔ ان خوش نصیبوں میں ۔حضرت خدیجہؓ۔ ابوبکرؓ۔علیؓ۔زیدؓ۔
عثمانؓ۔طلحہؓ۔عبداللہؓ۔اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔۔۔یہ لوگ
اسلام قبول کر چکے تھے۔۔۔لیکن اپنے اسلام کو کفار سے چھپانے پر مجبور تھے۔
ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوئے۔۔۔اور عرض کیا۔۔۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ کا
سلام ہو۔۔۔میں حکم خداوندی لے کر آیا ہوں کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت عام دی
جائے۔۔۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبل ابی قبیس) پر چڑھ کر فرمایا۔
اے لوگو! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. پر ایمان لے آؤ۔۔۔جب
کافروں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سنی تو فوراً پہاڑی
کے ارد گرد جمع ہو گئے۔۔۔اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ یہ ہمیں ایسے خدا کو
ماننے کا حکم دیتے ہیں۔۔۔جس کو ہم جانتے تک نہیں۔۔۔ہم اپنے ربوں کو
چھوڑ کر ایسے خدا کی عبادت کیوں کریں جو ہمیں نظر بھی نہیں آ رہا۔۔۔حتیٰ کہ
کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) گالیاں دینا شروع کر دیں۔
ان کافروں میں شیبہ۔ربیعہ۔کعب الاشرف وغیرہ وغیرہ شامل تھے۔۔۔اور
سب کے سب بول اٹھے۔۔۔کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا حق ہے۔۔۔کہ
وہ ہمیں اُس خدا کی طرف بلائیں۔۔۔جو نظر بھی نہیں آتا۔۔۔اور نہ ہی ہم اُسے
جانتے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک اٹھا اور بولا (معاذ اللہ) محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) غریب ہیں۔۔۔اس لئے وہ ہم سے مال وغیرہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
غرض یہ کہ کسی نے کچھ کسی نے کچھ کہہ ڈالا۔۔۔پھر اُن لوگوں نے ولید سے کہا کہ

تمہارا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے۔ولید نے
کہا۔فی الحال میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔مجھے تین دنوں کی مہلت
چاہئے۔۔۔ولید کے پاس دو بت تھے۔۔۔جو سونے چاندی اور ہیرے
جواہرات سے بنائے گئے تھے۔۔۔اور اُس کافر نے اُن بتوں کو قیمتی لباس پہنا
کر کرسی پر بٹھایا ہوا تھا۔اُس نے تین دن مسلسل بتوں کی عبادت کی اور تین روز
تک کچھ نہ کھایا پیا اور نہ ہی گھر سے باہر نکلا اور کہنے لگا اے بتو! اے میرے
معبودو! میں نے آج تک تمہاری عبادت اس طرح نہیں کی جس طرح ان دنوں
کر رہا ہوں اور اس عبادت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے بتا دو کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔۔۔یا نہیں۔ولید کا یہ کہنا تھا۔۔۔کہ (مسفر نامی کافر جن)
بت میں داخل ہو گیا۔۔۔بت میں حرکت آ گئی اور بولنے لگا۔۔۔کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نبی نہیں ہیں۔۔۔خبردار ان کی تصدیق نہ کرنا۔۔۔ولید بڑا خوش ہوا اور
اُس نے تمام کافروں کو اطلاع دی کافر ولید کے ہاں جمع ہونا شروع ہو گئے۔۔۔
اور یہ خبر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ مغموم ہو گئے۔۔۔
تو فوراً آپ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے
۔۔۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب ہو اس پر جس نے آپ کے متعلق ایسی
باتیں کہیں۔۔۔اور عرض کیا کہ اے اللہ کے محبوب غم نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی
قدرت کا نظارا دیکھیں۔

ولید کے گھر کافر حضرات جمع ہو گئے تو اسی بت کو دوبارہ اُن لوگوں کے
سامنے رکھا گیا۔۔۔کافروں نے بت کے آگے سجدہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بھی تشریف لے گئے۔۔۔آپ کے ساتھ عبداللہ بن مصور رضی اللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

عنہ بھی تھے۔۔۔ پھر بت میں کافر جن داخل ہوا اور آپ کی شان میں نازیبا کلمات کہنے لگا۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آپ کے غلام کہنے لگے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ بت کیا بک رہا ہے۔۔۔تو اس پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ بھی قدرت کا ایک راز ہے اور پھر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم وہاں سے چل پڑے اور راستے میں ایک گھوڑے پر سوار آدمی ملا اُس نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں گھوڑے سے نیچے اتر کر سلام پیش کیا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم کون ہو تو اس نے عرض کیا کہ میں جنات میں سے ہوں اور میں نے نوح علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام قبول کیا تھا۔۔۔اپنے وطن سے دور تھا۔۔۔گھر آیا تو بیوی رو رہی تھی اور کہنے لگی کہ (مسفر جن) نے ولید کے بت میں داخل ہو کر محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے اور اس طرح اُس نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی توہین کی۔۔۔ جب میں نے حقیقت کو جان لیا تو (مسفر جن) کے پیچھے دوڑا اور اسے صفا اور مروہ کے درمیان قتل کر دیا۔اور میری تلوار سے ابھی تک اُس جن کا خون لگا ہوا ہے۔

جن کے حق میں دعا

جب اُس کی بات ختم ہوگئی تو حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس کے حق میں دعا فرمائی۔۔۔اور پوچھا بتایئے آپ کا کیا نام ہے۔۔۔وہ کہتا ہے ۔۔۔میرا نام (مہین بن الجہر) ہے اور میں جبل طور سنا میں رہتا ہوں اور عرض کرنے لگا۔۔۔حضور اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ولید کے بت میں داخل ہو کر

آپ کی تعریف کرنا چاہتا ہوں اور کافروں کو ذلیل کرنا چاہتا ہوں تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اجازت فرما دی اور دوسرے دن کافر لوگ پھر جمع ہو گئے۔۔۔ انہوں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بلایا اور سارے بت کے سامنے بیٹھ گئے اور کہنے لگے آج بھی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں کچھ کہو۔۔۔تو کافروں کے سامنے (ہبل) بت بولا کہ اے مکہ والو جان لو کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم برحق ہیں۔۔۔ان کا دین اور ان کا کلام سچا ہے۔۔۔تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔۔۔تم لوگ گمراہ ہو۔۔۔اگر تم لوگ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے تو قیامت کے دن تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔۔۔اٹھو اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تصدیق کرو کیونکہ آپ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔۔۔اور (ہبل بت) کے منہ سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف سن کر ولید غصہ میں آ گیا اور اپنے بت کو اٹھا کر زور سے زمین پر دے مارا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔۔۔اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم واپس تشریف لے آئے۔

[جامع المعجزات، ص ۲۷]

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ، ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

آپ کی صداقت کی شان میں کیا بیان کروں کہ:

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صورت بھی سچی

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شرافت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بصیرت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دیانت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امانت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عبادت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ریاضت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خلوت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نسبت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت بھی سچی
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت بھی سچی

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں
خلق سے اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

کنکروں کی گواہی

سامعین محترم! ایک دفعہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس

ابوجہل لعین آ گیا وہ اپنی مٹھی میں کوئی چیز بند کر کے ساتھ لایا تھا آ کر کہنے لگا اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔۔۔تو یہ بتائیے کہ میری مٹھی میں کیا چیز بند ہے۔۔۔اس پر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے ابوجہل کیا ایسا تیرے لئے ٹھیک نہ ہوگا کہ تیری مٹھی خود بتا دے کہ اس میں کیا چھپا ہوا ہے۔۔۔ابوجہل بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا۔۔۔کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوجہل ذرا اپنی مٹھی کو اپنے کان کے ساتھ لگاؤ اور سن لو کہ تیری مٹھی کیا جواب دیتی ہے۔۔۔جب ابوجہل نے مٹھی کو اپنے کانوں سے لگایا۔۔۔تو اندر سے آواز آئی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

تو مٹھی سے کلمہ پڑھنے کی آواز سنائی دی تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کہ تیری مٹھی میں سات کنکریاں ہیں۔ [معجزات رسول، ص ۵۵]

دیکھا میرے دوستو! میرے نبی کے سچے ہونے کی نشانائیں کہ ابوجہل کی مٹھی میں بند کنکریاں سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی دے رہی ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی

ایک دفعہ تمام کافر و مشرک لوگ اکٹھے ہوئے جن میں ابولہب بھی آیا اور سارے قریش بھی آئے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَرَاَیْتَکُمْ لَوْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ خَیْلًا بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تَغِیْرَ عَلَیْکُمْ وَ ''ذرا یہ تو بتائیے کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ وادی جرار میں ایک لشکر

Scanned with CamScanner

اَکُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْ نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیْکَ اِلَّا صِدْقًا.

[بخاری، کتاب التفسیر، ج ۲، ص ۵۷۷]

''ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے تو سب نے کہا ہاں، کیونکہ ہم نے آپکو ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے۔''

سامعین محترم! دیکھا کافر لوگ بھی آپ کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔

حتی کہ ابولہب جیسا دشمن اسلام بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو تسلیم کرتا تھا۔۔۔اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔

اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ مَا جِئْتَ بِهٖ.

''ہم آپ کو تو نہیں جھٹلاتے ہم تو اس دین کو جھٹلاتے ہیں جو آپ لے کر آئے ہیں۔''

سامعین محترم! دیکھا ابوجہل بھی آپ کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے نبی ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے مگر آپ کے دین کو نہیں مانتے تو بہر حال ہم تو یہی جانتے ہیں۔۔۔کہ ہمارے نبی جیسا اس کائنات میں اور کوئی ہو سکتا ہی نہیں۔۔۔کہ جن کی صداقت کی گواہی کائنات کے ذرے، ذرے۔ پتے پتے نے دے دی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔کہ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ سے زیادہ تعریف سننے سنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ o

کوئی تیں جیہا نظریں آوے تے ویکھاں
کوئی دوسرا دل نوں بھاوے تے ویکھاں
کوئی سورج الٹا پھراوے تے ویکھاں
تے سڑیاں کھجوراں اگاوے تے ویکھاں
جویں کول سرکار نوں رب بلایا
کسے ہور نوں وی بلاوے تے ویکھاں
کوئی اوس لج پال سرکار وانگوں

Scanned with CamScanner

میں بدکار نوں سینے لاوے تے ویکھاں
یتیماں دا والی غریباں دا حامی
محمدؐ جیہا کوئی آوے تے ویکھاں
حسینؓ ابن حیدرؓ دے وانگوں جے اعظم
کوئی اپنے بچڑے کہاوے تے ویکھاں

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔۔۔ کہ اُس خالق و مالک نے مجھے اور آپ کو اس نورانی ایمانی پرکیف محفل پاک میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک آیہ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط [البقرۃ:۱۴۴]

''تحقیق ہم ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا پس ہم آپ کو پھیر لیتے ہیں۔ اُس قبلہ کی طرف جس پر کہ آپ راضی ہیں پس اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کرلو۔''

میرے عظیم، بزرگو، دوستو! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہوگا کہ ہمارے آقائے دو جہاں تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ امام الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اعلیٰ ہے۔

جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین ایک دفعہ اکٹھے بیٹھ کر آپس میں گفتگو فرمارہے تھے اور باتیں کرتے کرتے اللہ رب العزت کے نبیوں کا تذکرہ ہونے لگا اور کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے۔

اللہ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت آدم علیہ السلام کو — صفی اللہ بنایا
کوئی کہتا ہے حضرت نوح علیہ السلام کو — نجی اللہ بنایا
کوئی کہتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو — خلیل اللہ بنایا
کوئی کہتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو — ذبیح اللہ بنایا
کوئی کہتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو — روح اللہ بنایا
کوئی کہتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو — کلیم اللہ بنایا

غرض یہ کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی درجہ عطا فرمایا۔۔۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کون سا درجہ عطا فرمایا حدیث پاک میں آتا ہے کہ ابھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی آپس میں گفتگو کا سلسلہ جاری تھا۔۔۔ کہ اُن کی مجلس کے پاس سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باتوں کو سن کر فرمایا اے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نے آپ حضرات کی تمام گفتگو کو سن لیا۔۔۔ تو اے میرے غلامو!

بے شک آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ نوح علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ہیں۔ عیسیٰ

علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ پر، اے میرے صحابہؓ اَلَا وَ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ. ''آگاہ ہو جاؤ میں اللہ رب العزت جل شانہ کا حبیب ہوں۔'' [مشکوۃ شریف]

پیکر دل ربا بن آیا روحِ ارض و سما بن کے آیا
سب رسول خدا بن کے آئے یہ حبیب خدا بن کے آیا

حبیب کا درجہ

سامعین محترم!

صفی اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے
نجی اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے
خلیل اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے
ذبیح اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے
روح اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے
کلیم اللہ کا درجہ اور ہے — حبیب اللہ کا درجہ اور ہے

میرے دوستو!

کلیم اللہ وہ ہوتا ہے جو رب کی رضا چاہے۔۔۔ اور حبیب اللہ وہ ہوتا ہے جس کی رضا رب چاہے۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

آج جو آیۃ کریمہ آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید سے تلاوت کی

ہے۔۔۔ اُس میں بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا ذکر فرمایا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس قبلہ پر آپ راضی ہیں تو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔۔۔ کیونکہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے۔۔۔ کہ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

آدم علیہ السلام کا قبلہ بنا تو میری مرضی سے
نوح علیہ السلام کا قبلہ بنا تو میری مرضی سے
ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ بنا تو میری مرضی سے
عیسیٰ علیہ السلام کا قبلہ بنا تو میری مرضی سے
موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ بنا تو میری مرضی سے

پر اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تو میرا حبیب ہے۔۔۔ تیرا قبلہ تیری مرضی سے ہوگا۔۔۔ تو پھر جدھر چاہتا ہے اپنا رخ انور ادھر کر لے یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مرضی یہ ہے۔۔۔ کہ قبلہ بیت اللہ شریف ہونا چاہئے لہٰذا اپنا چہرہ مبارک اپنی مرضی سے خانہ کعبہ کی جانب فرمالیجئے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

عقیدہ درست کرلو

سامعین محترم! جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ دن رات یہ رٹ لگاتے ہیں۔۔۔ تو اہلسنت و جماعت بریلویوں کا اعلان سن لو۔۔۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب ہیں۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو

چاہیں کر سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (معاذ اللہ) ان لوگوں کو اپنا عقیدہ درست کر لینا چاہیے سن لو۔

نبی کے چاہنے سے قبلہ تبدیل ہو سکتا ہے۔
نبی کے چاہنے سے ڈوبا ہوا سورج واپس آ سکتا ہے۔
نبی کے چاہنے سے چاند دو ٹکڑے ہو سکتا ہے۔
نبی کے چاہنے سے پتھر کلمہ پڑھ سکتا ہے۔
نبی کے چاہنے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے۔
نبی کے چاہنے سے گنہگار جنت میں جا سکتا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد پاک ہے:

اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ. [پ۱۰،ع۱۶] "اللہ اور رسول پاک نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔"

سامعین محترم! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے داتا ہیں۔۔۔ اور ہر ایک کی جھولی کو بھرتے ہیں۔

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے

معلوم ہوا کہ حضور ساری کائنات میں تقسیم کرنے والے ہیں۔۔۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ. [بخاری، ص۵۵۵] "بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ دینے والا ہے۔"

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سامعین محترم ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے۔۔۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں میں تقسیم فرما رہے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔۔۔ جو یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ نبی (معاذ اللہ) کچھ نہیں کر سکتا نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ کرے کہ اُن لوگوں کا عقیدہ درست ہو جائے۔۔۔ بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا۔۔۔ کہ کلیم کا درجہ اور ہے اور حبیب کا درجہ اور ہے۔۔۔ کلیم وہ ہے جو رب کی رضا چاہے حبیب وہ ہیں جس کی رضا رب تعالیٰ چاہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

خالقِ کائنات کا اعلان

سامعین محترم! اللہ رب العزت جل شانہ نے اعلان فرما دیا کہ اے دنیا والو سن لو سارے نبی یہ چاہتے تھے کہ ہمارا خدا راضی ہو جائے مگر میں خدا ہو کر یہ چاہتا ہوں کہ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى. [پ۳۰،آیت۱۸] "اے محبوب عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔"

سبحان اللہ! کیا شان ہے ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کہ اللہ تعالیٰ

• اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے فرما رہا ہے۔۔۔ کہ میں آپ کو اتنا دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔۔۔ اللہ اللہ یہ ہے حبیب اللہ کا مقام کہ جن کی مرضی میں خدا کی مرضی ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

رسوا نہیں کروں گا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: کہ بیشک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا کہ میں اُن کے ساتھ کیسا سلوک کروں۔۔۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب جو تو چاہے کیونکہ وہ تیری مخلوق ہے۔۔۔ تیرے بندے ہیں ۔۔۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔۔۔ کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دوبارہ مشورہ فرمایا۔۔۔ میں نے پھر وہی عرض کی اور کئی مرتبہ پھر مشورہ فرمایا میں نے پھر بھی وہی عرض کیا۔۔۔ کہ اے اللہ تیرے بندے ہیں جس طرح تو چاہتا ہے ۔۔۔ ویسا ہی فرما دے تو اس پر اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے ارشاد فرمایا۔۔۔ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم میں ہرگز تیری امت کے بارے میں تجھے رسوا نہیں کروں گا۔۔۔ اور سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔۔۔ کہ مجھے بشارت دی گئی کہ میری امت کے ۷۰ ہزار لوگ سب سے پہلے میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے اور ان میں ہر ہزار کے ساتھ ۷۰ ہزار لوگ ایسے ہوں گے اور جن کا

حساب تک نہ ہوگا۔

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

سبحان اللہ کیا عظیم مقام اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عطا فرمایا اور یہ فرما دیا کہ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم تو جیسے چاہے گا تیری امت کے بارے میں راضی کر دوں گا۔۔۔ اللہ اللہ کیا ہی شان ہے اللہ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرما دیا۔۔۔ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم !

تمہارے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے
مکین و مکان تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے
بنے دو جہاں تمہارے لئے

اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو اس کائنات میں کسی چیز کا ظہور نہ فرماتا۔

نہ چاند ہوتا　　نہ تارے ہوتے
نہ سورج ہوتا　　نہ روشنی ہوتی
نہ آسمان ہوتا　　نہ زمین ہوتی
نہ عرش ہوتا　　نہ فرش ہوتا

نہ جن ہوتے — نہ فرشتے ہوتے
نہ یہ سرسبز کھیتیاں ہوتیں — نہ باغ ہوتے
نہ یہ پھول ہوتے — اور نہ یہ خوشبو ہوتی

اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر آج یہ جہاں آباد ہے۔۔۔ آج یہ روشنیاں ہیں۔۔۔ آج یہ منبر ہیں۔۔۔ یہ محرابیں ہیں۔۔۔ یہ مسجدیں ہیں۔۔۔ یہ سب کچھ تیرے طفیل ہی تیری امت کو عطا کیے گئے ہیں۔۔۔ اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر تو نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

کلیم اور حبیب

سامعین محترم! ایک دفعہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔۔۔ میں یا کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم۔۔۔ تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے موسیٰ کلیم اللہ جو خدا کو دوست رکھے اور اُس کی رضا کا طالب ہو۔۔۔ وہ کلیم ہے۔۔۔ اور جس کو خدا دوست رکھے اور اُس کی رضا چاہے وہ حبیب ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَا مُحَمَّدُ کُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ فِیْ الدَّارَیْنِ. [تفسیر کبیر، ج۴، ص۵۵]

"ہر ایک میری رضا کا طالب ہے۔ اور میں دارین میں (اے محمدؐ) تیری رضا کا طالب ہوں۔"

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

اور ایک اور جگہ خالق کائنات کا ارشاد ہوا۔

"کلیم وہ ہوتا ہے۔۔۔ جو چالیس ۴۰ روزے رکھے اور چالیس ۴۰ راتیں عبادت کرے پھر خود کوہ طور پر آئے اور میرے ساتھ شرف ہمکلامی پائے جبکہ حبیب وہ ہوتا ہے۔ جو اپنے بستر پر محو خواب ہوگا اور میں خود جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر اسے اپنے پاس بلاؤں گا۔ اور اس سے کلام کروں گا۔" [معارج النبوت، ج۲، ص۲۳۷]

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

کلیم کون

سامعین محترم! اللہ کا کلیم وہ ہے۔۔۔ کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں التجا کرے کہ یا اللہ میں تیرا جلوہ دیکھنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ کہ بیشک تو میرا کلیم ہے۔۔۔ لیکن تو میرا جلوہ دیکھ سکتا نہیں۔۔۔ تو موسیٰ علیہ السلام پھر عرض کرتے ہیں۔۔۔ کہ یا اللہ میں نے تیرا جلوہ ضرور دیکھنا ہے۔۔۔ بار بار عرض کرنے میں۔۔۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ اے موسیٰ کلیم میں تو اپنا جلوہ تمہیں دکھا دوں مگر تو میرا جلوہ دیکھ سکتا نہیں۔۔۔ موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے کلیم: کوہ طور پہاڑ پر آ جاؤ۔۔۔ تو موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پہاڑ پر تشریف لے گئے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نور ذاتی نہیں بلکہ نور صفاتی

Scanned with CamScanner

کے کروڑویں حصہ سے ایک تجلی پہاڑ پر ڈالی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔۔۔تو جس پیارے اللہ کا نور صفاتی کے سوئی کے نکے کے کروڑویں حصہ سے بھی تھوڑی تجلی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نہ دیکھ سکے مگر اللہ کے حبیب کی کیا شان ہے۔۔۔کہ آپ خود فرماتے ہیں۔۔۔کہ رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ سُوْرَۃٍ. کہ میں نے اپنے رب کو سوہنی سورت میں دیکھا۔۔۔تو میرے دوستو، بزرگو یہ ہیں۔۔۔اللہ کے حبیب کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بلندیاں عطا فرما دیں جیسا قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ. [پ۳،ع۱]	"یہ رسولوں کی جماعت جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور کون وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہیں جن کو درجوں بلندیاں عطا فرمائیں۔"

تو قرآن مجید سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا درجہ تمام انبیاء علیہ السلام سے اعلیٰ ہے۔۔۔اور ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اتنا کچھ عطا فرما دیا۔۔۔کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے راضی ہو گئے کیونکہ خالق و مالک اللہ رب العزت کی منشاو مرضی اسی میں ہے۔۔۔کہ میرا محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ راضی رہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

شجاعتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا○

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے کہ تیرے لب پہ نہیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شب اسریٰ
تیرے لئے دو چار قدم عرش بریں ہے
رکتے ہیں وہیں جا کے قدم اہل نظر کے
اس کوچہ سے آگے نہ زماں ہے نہ زمیں ہے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص کرم وفضل ہوا ہے کہ آج ہم اس کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیاری پیاری محفل پاک میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں پارہ ۲۶ میں ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًاO [پارہ ۲۶، الفتح، آیت ۲۸]

''وہ اللہ ہی ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو کتابِ ہدایت اور دین حق دے کرتا کہ غالب کردے اسے تمام دینوں پر اور اُس کی صداقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔''

سامعین محترم! آپ حضرات کو علم ہوگا۔۔۔ کہ ہمارے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی،

ولادت	بے مثل و بے مثال
سخاوت	بے مثل و بے مثال
عدالت	بے مثل و بے مثال
صداقت	بے مثل و بے مثال
دیانت	بے مثل و بے مثال
شجاعت	بے مثل و بے مثال

آج کے بیان میں مَیں آپ حضرات کے سامنے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت کے حوالہ سے کچھ بیان کروں گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حق بات سننے کی سنانے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ علمائے کرام فرماتے

ہیں۔۔۔ کہ شجاعت خوف کے وقت دل کو مضبوط رکھنے کا نام ہے۔۔۔ اور اس کائناتِ عالم میں ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسی شجاعت، بہادری اور سخاوت کی مثال نہیں مل سکتی۔۔۔ آپ کی سخاوت بھی بے مثال۔۔۔ اور آپ کی شجاعت بھی بے مثل و بے مثال ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَO [الاحقاف، آیت: ۱۳]

''بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے پس کوئی خوف نہیں انہیں اور نہ کوئی غم ہوگا۔''

سامعین محترم! اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کے لئے شجاعت اور استقامت سے زندگی گزارنے والوں پر اپنے انعام واکرام کا وعدہ فرمایا۔۔۔ اور میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی مبارکہ کو ہمیشہ مصائب کے مقابلہ میں سینہ سپر رکھا ہے۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی میں کبھی اضطراب۔۔۔ خوف یا ڈر کا کہیں دور دور تک نشان نہیں ملتا آپ کا سفر ہجرت جو خطرات سے لبریز تھا۔۔۔ غزوۂ بدر۔۔۔ اُحد کے موقع پر اور غزوۂ حنین میں جبکہ دشمن کی اچانک تیراندازی سے بڑے بڑے جوانمردوں کے حوصلے پست ہو گئے تھے۔۔۔ اور ان تمام واقعات میں کہیں بھی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پریشان ومضطرب نہیں دیکھا گیا۔۔۔ دشمن کے ہجوم کے سامنے تیروں کی بارش میں سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر قسم کے خطرات میں بے نیاز ہوکر شجاعت واستقامت اور ثابت

Scanned with CamScanner

قدمی کا مظاہرہ فرماتے رہے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب : سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

سب سے زیادہ بہادر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم:

اَحْسَنَ النَّاسِ وَ کَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ کَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ.

''لوگوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔'' [بخاری، ج۲، ص۱۱۲۶]

سامعین محترم! معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا بہادر اس کائنات میں اور کوئی ہوسکتا ہی نہیں۔۔۔اور ہمارا عقیدہ ہے۔۔۔ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی اور ہوسکتا ہی نہیں۔۔۔کیونکہ

اگر غار ثور ہے تو شجاعت — شجاعت باکمال و بے مثال
اگر میدان جہاد ہے تو شجاعت — باکمال و بے مثال
اگر طائف میں ہیں تو شجاعت — باکمال و بے مثال
اگر بدر میں ہیں تو شجاعت — باکمال و بے مثال
اگر اُحد میں ہیں تو شجاعت — باکمال و بے مثال

غرض یہ کہ کس کس مقام کا ذکر کیا جائے آپ کی شجاعت و بہادری کی مثال نہیں مل سکتی۔

شجاعت بے مثال

ایک دفعہ یزید بن رکانہ جس کے پاس (۳۰۰) تین سو بکریاں تھیں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔۔۔کیا آپ میرے ساتھ کشتی کریں گے۔۔۔حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں گرادوں تو تم مجھے کیا دو گے۔۔۔تو وہ کہنے لگا کہ (۱۰۰) ایک سو بکری دے دوں گا۔۔۔اور پھر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے ساتھ کشتی لڑی اور اُس کو گرا دیا اور پھر وہ کہنے لگا آپ ایک بار اور میرے ساتھ کشتی کے لئے تیاری کریں۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر دوسری بار بھی گرا دوں تو تم کیا دو گے۔۔۔تو کہنے لگا کہ (۱۰۰) ایک سو بکری دوں گا۔۔۔تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُس کو گرا دیا۔۔۔اور ایسے ہی تیسری بار کشتی لڑی گئی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پھر اُس کو زمین پر گرادیا۔۔۔وہ کہنے لگا کہ آپ سے پہلے اس زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں ہے۔۔۔جس نے مجھے گرایا ہو اور میری نگاہوں میں آپ سے زیادہ مبغوض کوئی نہ تھا لیکن آج میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اور کہتا ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ.

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال حسن و جمال کے پیکر نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس کے سینے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔اور اُس کو وہ (۳۰۰) تین سو بکریاں واپس فرمادیں۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثل و بے مثال تھی۔۔۔ کبھی بھی کسی کافر مشرک، بے دین کا خوف ڈر آپ پر نہ ہوا تھا۔۔۔ اسلام کی تمام جنگوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لو آپ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت و بہادری کا بخوبی علم ہو جائے گا۔۔

مکہ میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
مدینہ میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
حنین میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
احزاب میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
خندق میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
حدیبیہ میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
خیبر میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال
تبوک میں	آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت بے مثال

بلکہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت ہر وقت ہر جگہ باکمال بے مثال تھی۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

عرب کا مشہور پہلوان

سامعین محترم! عرب کا رہنے والا ایک بہت بڑا طاقت والا پہلوان تھا۔ جس کا چرچا دور دور تک تھا۔۔۔ اور بتایا جاتا تھا کہ اگر وہ گائے کی کھال پر کھڑا ہو جائے تو کھال کھینچنے سے چمڑا پھٹ جاتا تھا۔۔۔ مگر اُس کے قدم نہ ہلتے تھے۔۔۔

اور اس پہلوان کی قوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا تھا۔ کہ کھال پھٹ جاتی ہے۔۔۔ لیکن پہلوان کو کوئی بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔۔۔ تو ایک دفعہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اُس طاقت والے پہلوان نے کشتی کی دعوت دے دی اور کہنے لگا کہ اگر آپ نے مجھے گرا دیا تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک بار ہی نہیں بلکہ اُس نامی گرامی پہلوان کو کتنی ہی بار زمین پر گرایا۔۔۔ وہ بڑا شرمندہ ہوا لیکن وہ ایمان نہ لایا۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان	بے مثال
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت	بے مثال
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام	بے مثال
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کام	بے مثال
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام	بے مثال

میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بہادری۔۔۔ دلیری۔۔۔ شجاعت باکمال و بے مثال ہے۔

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

غزوۂ اُحد

سامعین محترم! غزوہ اُحد کے موقع پر کسی نے ابی بن خلف کو دیکھا وہ

Scanned with CamScanner

پوچھ رہا تھا۔۔۔کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کہاں ہیں اگر وہ صحیح سلامت واپس چلے گئے تو میرے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔۔۔جس روز اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کا جزیہ ادا کر کے اُس کو رہا کروایا تھا۔۔۔اُس دن اُس نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مخاطب ہوئے۔(ہذیان سرائی) کی اور اس نے کہا:

عِنْدِیْ فَرَسٌ اَعْلِفُهَا كُلَّ يَوْمٍ فَرْقًا مِنْ ذُرَةٍ اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا.

''کہ میرے پاس بڑا طاقتور گھوڑا ہے۔ اس کو سولہ رطل مکئی کا دانہ کھلاتا ہوں میں اُس پر سوار ہو کر (معاذ اللہ) آپ کو قتل کروں گا۔''

[ضیاء النبی، جلد۵، ص۳۳۴]

سامعین محترم! اللہ رب العزت کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس دشمن اسلام کو جواب دیا۔۔۔تم میں یہ جرأت کہاں سے آئے گی کہ تم میرے سامنے بھی آ جاؤ۔۔۔آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایک روز میں تم کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔انشاءاللہ۔

جب غزوہ اُحد میں جنگ کا میدان گرم ہوا تو (ابی بن خلف منافق) اپنا گھوڑا دوڑا کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم پر حملہ آور ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُس کے آگے کھڑے ہو گئے۔۔۔اور اُس کے گھوڑے کو روک لیا۔۔۔تو شجاعت کے پیکر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ ہٹ جاؤ اس بے ایمان کو میرے سامنے تو آنے دو ذرا میں اس کو دیکھوں یہ کیا کر سکتا ہے۔۔۔تو صحابہ کرام سامنے سے ہٹ گئے۔۔۔وہ منافق جب آپ کے قریب آیا تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت وارث بن صمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیزہ پکڑا اور اس منافق پر حملہ کیا اور وہ نیزہ اُس کی گردن میں جا لگا اور وہ کانپتا

ہوا اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور پھر دوڑ کر لشکر قریش میں چلا گیا۔۔۔اور شور مچا دیا۔قَتَلَنِیْ مُحَمَّدٌ قَتَلَنِیْ مُحَمَّدٌ. ''مجھے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قتل کر دیا۔'' اس کے دوست احباب اس کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔کہ اے ابی بن خلف یہ بالکل معمولی زخم آیا ہے۔۔۔تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے اور وہ منافق بولا۔۔۔نادانو۔جو ضرب مجھے لگی ہے وہ تمام لوگوں میں بانٹ دی جائے تو کوئی اُس سے جانبر نہ ہو سکے گا۔کیا انہوں نے میرے بارے میں یہ نہیں کہا تھا۔اَنَا اَقْتُلُكَ. ''انشاءاللہ میں تم کو قتل کروں گا۔'' بخدا اگر وہ مجھ پر نیزے کا وار کرنے کی بجائے مجھ پر تھوک بھی دیتے تو تب بھی وہ تھوک میرے لئے موت کا پیغام ہوتی۔۔۔تو اس بے ایمان کو معلوم ہو گیا تھا۔۔۔کہ میں محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وار سے بچ نہیں سکتا۔۔۔تو جب حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم واپس مکہ گئے تو خبر مل گئی کہ (منافق مر گیا) اس طرح حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمان بھی پورا ہو گیا کہ میں تجھے ضرور موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ [ضیاء النبی ج۵ ص۳۳۴]

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

طاقت بے مثال

میرے دوستو! جب ہمارے لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روحانی طاقت کا اندازہ ممکن نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم جو کو جسمانی طاقت عطا فرمائی اُس جسم کی طاقت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔۔۔کہ جس کو دیکھ کر لوگ حیران ہو جایا کرتے تھے۔۔۔آپ کو معلوم ہو گا۔۔۔کہ

Scanned with CamScanner

جب جنگ خندق کے موقع پر کھدوائی کی گئی تو سارے صحابہ کرام نے اپنے اپنے حصہ کی کھدوائی کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کھدائی کر رہے تھے کہ ایک سخت پتھر درمیان میں آ گیا۔۔۔اور ہم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔۔۔اور عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک سخت پتھر نکل آیا ہے وہ ہم سے توڑا نہیں جا رہا۔۔۔تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں خود خندق میں اترتا ہوں اور میرے نبی جس وقت خندق کے مقام پر جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا۔۔۔وہ اس لئے کہ تمام صحابہ کرام نے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تین دن سے کچھ نہ کھایا نہ پیا تھا۔ پس میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کدال لے کر اس سخت پتھر پر زور نبوت سے مارا تو ایک ہی ضرب سے انتہائی سخت پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ [بخاری ج۲،ص۵۵۶]

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

میرے دوستو! آپ کو بخوبی علم ہو گیا ہو گا کہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شجاعت و بہادری بے مثل و بے مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو سنت نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

صبر مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ۔ [پ۲۶،ع۴]

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۶ سے ایک آیت مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔۔۔

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ○ [پ۲۶،ع۴]

"تو تم صبر کرو جیسا کہ ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور اُن کے لئے جلدی نہ کرو۔"

سامعین محترم! آپ حضرات کواس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔کہ آج کا دور بڑی تیزی کا دور ہے۔۔۔ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ میں آگے نکل جاؤں اور دوسرا پیچھے رہ جائے۔۔۔یعنی اصل مقصد یہ ہے۔۔۔کہ لوگوں میں صبر کرنے کی طاقت نہیں ہر کام میں نرمی کی بجائے جلدی اور سختی کرتے ہیں۔۔۔آج کل کے زمانے میں کئی بندے ذرا سی، معمولی سی بات پر جھگڑا کر لیتے ہیں۔۔۔درگزر کرنا، صبر کرنا کئی لوگوں کے لئے بڑا مشکل ہے۔۔۔وہ یہ سمجھتے ہیں۔۔۔کہ اگر ہم نے صبر کر لیا تو کہیں ہم ہار نہ جائیں پیچھے نہ رہ جائیں لیکن اُن کو صبر کی اہمیت کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے کہ درگزر اور صبر کرنے سے بندے کو کتنا نفع حاصل ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے خالق و مالک اللہ رب العزت نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ [پ۲،ع۳] ''اے ایمان والو مدد مانگو صبر سے اور نماز سے۔''

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے صبر کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O [پ۲،ع۳] ''بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ O [پ۴ع۶] ''اور اللہ محبت فرماتا ہے صبر کرنے والوں سے۔''

سامعین محترم! ان ارشادات خداوندی سے معلوم ہوا کہ صبر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا۔۔۔اور یہ فرمایا کہ صبر سے مدد مانگو اور جو صبر کرتے ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے۔۔۔اور جن کو اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہو اُن کو کبھی ہار نہ ہو گی اور صبر کی وجہ سے اللہ صبر کرنے والوں سے محبت

فرماتا ہے۔

بزرگ فرماتے ہیں۔۔۔کوئی تسبیح اتنا درجہ نہیں رکھتی جتنا صبر کو حاصل ہے۔ یہ بات آپ نے عام سنی ہو گی اور یہ بڑی ہی مختصر اور پیاری بات ہے۔۔۔جس میں صبر کرنے کا فائدہ بتایا گیا۔۔۔اور بزرگ احباب کہتے ہیں کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔۔۔واقعی صبر کرنے کے بڑے فوائد ہیں۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا صبر جمیل

سامعین محترم! صبر کرنے والے دنیا میں بہت ہیں۔۔۔لیکن جو صبر ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا پوری کائنات میں اُس کی مثال نہیں مل سکتی۔۔۔صبر و حلم یعنی تحمل و بردباری حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وصف خاصہ تھی۔۔۔اللہ تعالیٰ کی منشاء مرضی اسی میں تھی۔۔۔کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔۔۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ O [پ۲۶،ع۴] ''تو تم صبر کرو جیسا کہ ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور اُن کے لئے جلدی نہ کرو۔''

اور جس طرح ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبر سے کام لیا آپ نے تو صبر کی انتہا فرما دی آپ کے صبر و تحمل کے بارے میں جب ذکر کیا جائے تو انسان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔۔۔کفار و مشرکین نے آپ کو بے شمار اذیتیں پہنچائیں۔۔۔طائف میں جو حالات ہوئے۔۔۔ابوجہل و ابولہب نے جو کام کیا وہ سب جانتے ہیں۔۔۔لیکن پھر بھی اللہ کے

Scanned with CamScanner

محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبر سے کام لیا اور ان کی باتوں کا غصہ بھی نہ فرمایا حالانکہ تاجدار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صاحب اختیار نبی ہیں۔۔۔آپ جو چاہتے کر سکتے تھے مگر قربان جائیں آمنہ کے لال پر کہ جیسا صبر آپ نے فرمایا اُس کی مثال نہیں مل سکتی۔

سلام اُس پر جو امت کے لئے صدمے اٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو صدمے جھیل کر بھی مسکراتا تھا

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم خالق کائنات کے محبوب ہیں۔۔۔آپ کو کس چیز کی کمی تھی۔۔۔آپ کو اللہ نے بہت کچھ عطا فرمایا۔۔۔سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرما دیں،۔۔۔اتنا کچھ ہونے کے باوجود آپ نے کافروں، مشرکوں کے حق میں دعا ہی کی بددعا نہ کی۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا اعلیٰ مقام عطا فرمایا:

رسولوں کے سردار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔
رب کے دلدار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔
نور وانوار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں
سراپا محبت و پیار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔
ہمارے غم خوار محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔
اخلاق کے پیکر محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔
صبر وجمیل کے پیکر محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔

اگر کسی نے صبر و تحمل کا عظیم مظاہرہ دیکھنا ہو تو اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت پاک پڑھ کر دیکھو اور اُن کی زندگی پر غور کرو تاکہ صبر کرنے کا طریقہ وسلیقہ معلوم ہو سکے۔

میرے دل میں ہے یادِ محمد میرے۔ ہونٹوں پہ ذکر مدینہ
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ

عربوں کے حالات

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آمد سے قبل اہل عرب میں بہت جاہلیت تھی۔۔۔ہر بندہ ایک دوسرے کو نقصان دیتا تھا۔۔۔کفر و شرک، بت پرستی، جواء، زنا کاری، چوری، ڈاکہ، شراب وغیرہ لوگوں کا معمول بن چکا تھا۔۔۔ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔کفر کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔۔۔لیکن جب میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے تو ہر طرف بہار ہی بہار آ گئی۔کسی نے کیا خوب کہا:

ایہہ کون آیا جہدے آیاں بہاراں مسکرا پیاں
کِھڑے نے پھل تے کلیاں ہزاراں مسکرا پیاں

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے تو ۳۶۰ خداؤں کے ماننے والے ایک خدا کا نام پکارنے لگے۔۔۔یعنی بت پرستی کی جگہ خدا پرستی نے لے لی۔۔۔اور میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے بدکاروں کو پرہیزگار بنا ڈالا۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آئے ہر طرف رحمت ہی رحمت چھا گئی۔

Scanned with CamScanner

اُچے رتبے پاون والا آ گیا
رحمتاں ورتاون والا آ گیا

کلمہ پڑھ لیا

ایک یہودی کا حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر قرض تھا۔۔۔ جس کا وقت مقرر تھا۔۔۔ ابھی مقررہ وقت نہیں آیا تھا۔۔۔ کہ یہودی نے سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔۔۔ اور وہ آپ کے سامنے بڑی سختی سے بولا لیکن اللہ کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس کی اتنی سختی کے باوجود بھی آپ اُس کے ساتھ بہت نرمی فرما رہے تھے۔۔۔ اور آپ سے یہودی کا سخت قسم کا رویہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودی کو فرمایا کہ اگر تو اس مجلس میں نہ ہوتا تو جیسے تو میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔ میں تیری گردن کاٹ دیتا۔۔۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ تم مجھ سے کہتے کہ میں قرض ادا کر دوں۔۔۔ اور تم یہودی سے کہتے کہ وہ زیادہ سختی نہ کرے اے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہرحال اُس کو اس طرح جھڑکنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جاؤ اس آدمی کا قرض ابھی ادا کرو اور جو تم نے اُس کو ڈانٹا اُس کے بدلے اُس کو ۲۰ صاع زیادہ دے دو۔۔۔ تو جب یہودی نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہ اخلاق کریمہ دیکھے تو اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔۔۔ اور کہنے لگا میں نے آپ کی خوش اخلاقی کے بارے میں سنا تھا لیکن آج ویسا ہی پایا بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور سچے نبی ہیں۔

اللہ اللہ نبی پاک دا حوصلہ گالیاں سن کے وی مسکراندا رہیا
اوہدے اخلاق توں جاواں قربان میں ویریاں لئی وی چدراں وچھوندا رہیا

سبحان اللہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبر اور نرمی کی انتہا فرما دی۔

سلام اُس پر جو امت کے لئے صدمے اٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو صدمے جھیل کر بھی مسکراتا تھا

اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلق عظیم کے بارے میں قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ''اور بیشک آپ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں۔'' [پ۲۹، آیت۴]

چادر مبارک کے نشان پڑ گئے

صحابی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔ وہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔۔۔ آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر مبارک تھی جس کے کنارے موٹے تھے۔۔۔ تو آپ کو راستے میں ایک اعرابی ملا۔

فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَ رَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا

''تو اعرابی نے آپ کو آپ کی چادر کے ساتھ سخت کھینچا تو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اعرابی کے سینے کی طرف لوٹ گئے۔ جب میں نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی گردن مبارک کے کنارے

حَاشِیَۃُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَامُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ ضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَلَہٗ بِعَطَاءٍ۔ [مشکوۃ شریف،ص ۵۱۸]

کی طرف دیکھا تو اعرابی کے سخت کھینچنے کی وجہ سے گردن مبارک پر چادر کے کناروں کا نشان پڑ گیا۔ پھر اعرابی نے کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے واسطے اُس مال کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے۔ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اعرابی کو دیکھ کر مسکرائے پھر اُس کو دینے کا حکم فرمایا۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں الفاظ یوں بیان کئے جاتے ہیں۔

''کہ اعرابی نے آپ کی چادر مبارک کو زور سے کھینچتے ہوئے کہا۔ یا محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے لئے دو اونٹوں پر اللہ کا مال لا دو جو تمہارے پاس ہے۔ اور سختی سے کہنے لگا کیونکہ وہ مال تیرا نہ، تیرے باپ کا ہے۔ یہ سن کر حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم خاموش رہے اور کچھ دیر بعد فرمایا۔ تو جو کہتا ہے ٹھیک کہتا ہے۔ واقعی یہ مال میرے اللہ رب العزت کا ہے۔ میں تو اُس کا بندہ ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس طرح تو نے میرے ساتھ کیا تجھ سے اُس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ اعرابی بولا اس کا بدلہ مجھ سے نہیں لیا جائے گا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیوں بدلہ نہ لیا جائے گا۔ تو اعرابی نے کہا:''

لِاَنَّکَ لَاتُکَافِیْ بِالسَّیِّئَۃِ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ یُّحْمَلَ لَہٗ عَلٰی بَعِیْرٍ شَعِیْرٌ وَ عَلَی الْاٰخِرِ تَمَرٌ۔ [شفا شریف،ج ۱،ص ۶۳]

اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تو آپ ہنس پڑے پھر صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اُس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لا دو۔''

اللہ اللہ نبی پاک دا حوصلہ گالیاں سن کے وی مسکراندا رہیا
اوہدے اخلاق توں جاواں قربان میں ویریاں لئی وی چیدراں وچھوندا رہیا

سامعین محترم! دیکھو اعرابی آپ سے کس طرح پیش آیا اور آپ نے غصہ نہ فرمایا۔ صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اور اُس نے طرح طرح کی باتیں بھی کیں لیکن آپ نے پھر بھی نرمی سے کام لیا۔ اور اعرابی کے اونٹ غلے سے بھر دیئے۔ میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنوں کے لئے بھی رحمت ہیں۔۔۔اور غیروں کے لئے بھی رحمت ہیں۔۔۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ [پ ۱۷، ع ۷]

''اور اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم ہم نے آپ کو دو جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔''

جنگ اُحد کے موقع پر دعائیں

جنگ اُحد کے موقع پر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کفار و مشرکین نے حملہ کر دیا تو اُن ظالموں نے آپ کے دانت مبارک اور چہرہ مبارک کو زخمی کر دیا۔۔۔تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ ان ظالموں کے لیے بددعا کیجئے

Scanned with CamScanner

۔۔۔تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَلٰکِنْ بُعِثْتُ دَاعِیًا وَ رَحْمَۃً. اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ. [شفا شریف، ج۱،ص۶۱]

"میں بددعا کرنے کیلئے نہیں بھیجا گیا بلکہ دعا کرنے والا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (پھر فرمایا) اے اللہ میری قوم کو ہدایت نصیب فرما کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔"

اللہ اللہ نبی پاک دا حوصلہ گالیاں سن کے وی مسکراندا رہیا
اوہدے اخلاق توں جاواں قربان میں ویریاں لئی وی چیدراں وچھوندا رہیا

سامعین محترم! اسی طرح حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے طائف میں بھی صبر وتحمل وسے کام لیا لوگوں نے آپ کو پتھر مارے اور آپ کا چہرہ انور خون سے رنگین ہوگیا۔۔۔اور آپ کا پاؤں مبارک زخمی ہوگیا۔۔۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ دعا فرمائیں کہ ان پر اللہ کا قہر وعذاب نازل ہو تو اس پر میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبر کی انتہا فرما دی کہ آپ نے فرمایا کہ میں قہر وغضب کیلئے نہیں آیا۔۔۔میں تو رحمت بن کے آیا ہوں آپ نے پھر دعا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت نصیب فرما۔
[شفا شریف، ج۱،ص۶۱]

نہ میں جواب نہ دیا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا. [مشکوٰۃ شریف، ص۵۱۹]

"رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جب بھی کسی نے کسی چیز کا سوال کیا اور آپ نے جواب دیا ہو "نہ" میں ایسا نہیں ہوا۔"

میرے دوستو! آج کل لوگوں میں یہ رواج ہے۔۔۔کہ ہر بات پر غلط جواب دیتے ہیں۔۔۔مذاق اڑاتے ہیں۔۔۔بات کوئی۔۔۔جواب کوئی۔۔۔لیکن میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کبھی بھی نفی میں سوال کا جواب نہ دیا۔۔۔ہمیشہ نرمی پیار ومحبت میں جواب دیا۔۔۔جیسا کہ آپ حدیث پاک سن چکے ہیں۔

سامعین محترم! حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں بہت پسند ہیں۔

(۱) ذکر کرنے والی زبان۔

(۲) شکر کرنے والا دل۔

(۳) اور بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم۔

تو میرے دوستو! صبر کا دامن پکڑلو جو صبر کرتا ہے۔۔۔اللہ اُس سے محبت فرماتا ہے۔۔۔اور اُس کی مدد کرتا ہے۔۔۔اور صبر کرنے والے کو اپنا قریبی بنالیتا ہے۔۔۔جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے قریبی

حضور آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ بیشک جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند فرماتا ہے۔۔۔تو اُسے آزمائش میں مبتلا کردیتا ہے۔۔۔اور جب وہ آدمی اس مصیبت پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے چن لیتا ہے۔۔۔اور

Scanned with CamScanner

جب وہ بندہ اُس مصیبت پر خوش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس بندے کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ [درۃ الناصحین، ج ۲، ص ۲۰۴]

صابروں کا مقام

سامعین محترم! ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبر فرمایا۔۔۔اور آپ کا صبر بے مثال ہے۔۔۔آپ کے صبر کی وجہ سے آپ کے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ صبر کرنے پر ڈھیروں اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔۔۔جیسا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

’’مصیبت میں ایک گھڑی کے لئے صبر کرنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔‘‘ [درۃ الناصحین، ج ۲، ص ۲۱۸]

یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین نے فرمایا کہ صبر کرنے والا، شکر کرنے والے سے افضل ہے۔۔۔اس لئے کہ شکر کرنے والا زیادتی کا حقدار ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’کہ اگر تم شکر کرو گے تو تحقیق میں نعمتوں میں اضافہ فرما دوں گا۔‘‘

[القرآن]

اور صبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

تکلیف پر واویلا نہ کرو

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص کو اس کے مال یا جسم میں کوئی تکلیف یا کوئی مصبت

آئے۔۔۔اور وہ اُس کو لوگوں کے سامنے چھپائے یعنی واویلا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اُس کی بخشش فرمانا لازم ہے۔‘‘

[کذا فی الجامع الصغیر۔ درۃ الناصحین اردو، ج ۲، ص ۲۴۰]

سامعین محترم! اسی لئے بزرگان دین فرماتے ہیں کہ عقل مند آدمی کو چاہئے کہ وہ مصائب، بلیّات اور محتاجی پر صبر کرے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش، گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کو حاصل کر سکے۔

میرے دوستو! ایک گھڑی صبر کرنے پر ایک سال کی عبادت کا فائدہ ہوتا ہے۔۔۔صبر کرنے والا شکر کرنے والے سے افضل ہو جاتا ہے۔۔۔اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔کہ وہ ہمیں صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

عدل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ o صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ. [پ ۹، رکوع ۱۴، سورۃ اعراف]

فیضان محبت دنیا لئی منشور مدینے والا دا
ہے رحمت دوہاں جہاناں دی دستور مدینے والے دا
اوہناں دی قسمت تے ویکھو کردے نے رشک فرشتے وی
جیہاں نے چہرہ ویخ لیا پر نور مدینے والے دا
تاریخ گواہی دیندی اے سرکار دی پاک کچہری دی
مالک دے برابر ہندا اے مزدور مدینے والے دا

چلو دیوانیو چم لیئے رل مل کے خاک مدینے دی
ایہو عرفان دا مرکز اے مشہور مدینے والے دا

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے ---کہ دورِ حاضر میں لوگوں کا کتنا برا حال ہے کہ ہمارے معاشرے میں جہالت کی وجہ سے طرح طرح کی لڑائیاں جھگڑے جنم لے رہے ہیں ---شریف آدمی کا اس دنیا میں رہنا بہت مشکل ہو گیا ہے --- بدمعاشی ---غنڈہ گردی ---چوری ---ڈاکہ وغیرہ آج کل غلط لوگوں کا معمول بن چکا ہے ---جس کا تعلق کسی افسر سے ہوتا ہے وہ جو جی میں آئے کرتا ہے ---سرکاری محکموں میں کسی کا بغیر رشوت کے کام ہونا ناممکن ہو چکا ہے ---آج جس کے پاس پیسہ ہے ---وہ جس طرح چاہے اپنی من مانی کر سکتا ہے ---عدالتوں کا یہ حال ہے ---کہ کسی کو انصاف نہیں ملتا کئی لوگ بے گناہ قید میں رہتے ہیں ---بہرحال یہ سب خرابیاں اسی لئے ہمیں دیکھنی پڑ رہی ہیں ---کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو چھوڑ کر انگریزوں والے قانون کا اپنا لیا ہے ---اگر ہمارے ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آجائے تو ہم سب پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل وانصاف

معزز سامعین کرام جس طرح ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل وانصاف فرمایا کائنات میں اس کی مثال نہیں مل سکتی ---آپ سب سے زیادہ مہربان ---امانت دار ---اور عدل وانصاف کرنے والے تھے ---

Scanned with CamScanner

اسی لئے آپ کو محمد الامین کہا جاتا ہے۔۔۔آپ عدل و انصاف کے پیکر تھے۔ اور آپ کا چہرہ بڑا نورانی تھا۔۔۔کافر بھی آپ کی تعریف کرتے تھے۔

مشرکوں کا حال

ایک روز ابو جہل میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا تو اُس نے آپ سے مصافحہ کیا۔۔۔اس پر لوگوں نے کہا اے ابو جہل۔۔۔کیا تم محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہو۔۔۔کہنے لگا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے نبی ہیں۔۔۔لیکن کیا کریں ہم عبد مناف کی اولاد کے پیروکار کب تھے۔۔۔اور کفار و مشرکین جب بھی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھتے تو کہتے خدا کی قسم یہ اللہ کے نبی ہیں (اس وقت کے مشرکوں کا یہ حال تھا) [مدارج النبوت ج۱، ص۱۵۷]

میرے دوستو! میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا چہرہ بڑا نورانی تھا۔۔۔جب بھی کوئی آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھتا تو آپ کا غلام ہو جاتا۔

دیکھنے والے کہا کرتے تھے اللہ اللہ
یاد آتا تھا خدا دیکھ کے صورت تیری

نہ میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام جیسا کوئی نبی ہے۔۔۔اور نہ ہی میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی عدل و انصاف کر سکتا ہے۔

عِفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عفت کے معنی ہیں حرام سے بچنے کے یعنی جو چیز حلال اور اچھی نہ ہو

اور وہ اُس سے بچا رہے اسے عفت کہتے ہیں۔۔۔حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم میں جو عفت تھی اُس کی مثال نہیں ملتی۔۔۔جہاں عصمت آ گئی وہاں سب کچھ آ گیا۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔۔۔حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کسی غیر عورت کا اپنی زندگی مبارکہ میں ہاتھ تک نہ چھوا جس کے آپ مالک نہ ہوں اور یہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت مبارک تھی۔ [مدارج النبوت، ج۱، ص۱۵۸]

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

عدلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم مال تقسیم فرما رہے تھے۔۔۔تو اُس وقت ایک شخص نے آپ سے کہا کہ عدل فرمایئے اور ایک اور روایت میں ہے۔۔۔کہ اُس نے کہا کہ آپ جو مال تقسیم فرما رہے ہیں۔۔۔مبنی بر انصاف نہیں ہے۔۔۔اس پر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا افسوس ہے۔ تجھ پر اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔۔۔ایک اور حدیث پاک میں ہے۔۔۔کہ آپ مجلس مبارک میں سب لوگوں سے بڑھ کر باوقار تھے۔۔۔اور حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم بہت زیادہ خاموش طبع تھے۔۔۔اور ضرورت کے وقت ہی کلام فرمایا کرتے تھے۔۔۔جو کوئی غیر جمیل یعنی بغیر حسن و خوبی کے بات کرتا تو آپ اس سے رخ پھیر لیا کرتے۔ [مدارج النبوت، ج۱، ص۱۵۹]

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوش آوازی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔کہ آپ اس

Scanned with CamScanner

طرح کلام فرماتے تھے۔۔۔کہ آپ کے کلمات کو شمار کیا جاسکتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کلام ترتیل وترسیل کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔یعنی آپ آرام آرام سے اور واضح لفظوں میں کلام فرماتے تھے۔ [مدارج النبوت، ج۱،ص۱۱۵]

کسی نے کیا خوب کہا:

رب دے حبیبا سارے جگ دئیا ڈھولنا
تیرے جیا مٹھا مٹھا کسے وی نہیں بولنا کسے وی نہیں بولنا

میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا اس زمانے میں کوئی میٹھی آواز والا نہیں مل سکتا ایسی نرم نرم گفتگو والا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

سامعین محترم!

میرے نبی کا نام اعلیٰ
میرے نبی کا مقام اعلیٰ
میرے نبی کا کلام اعلیٰ

کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا:

میرے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

سامعین محترم! حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہنسنا مسکرانے کی حد تک تھا۔۔۔اور صحابہ کرام کا ہنسنا بھی آپ کی پیروی اور اتباع میں ہی تھا۔۔۔آپ کی مجلس مبارک شرم وحیا اور خیر وامانت کی مجلس تھی۔۔۔جس میں آوازیں بلند نہ ہوتیں۔۔۔بُری باتوں سے اجتناب کیا جاتا تھا۔۔۔جب حضور انور صلّی

اللہ علیہ وسلّم کلام مبارک فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے۔۔۔ہمارا تو عقیدہ یہ ہے۔

مٹھے مٹھے سوہنے تیرے بول کملی والیا
کج لیندے عاصیاں دے بولے کملی والیا

سامعین محترم! ہمارے آقا علیہ الصلاۃ والسلام۔۔۔ساری کائنات کے نبی ہیں۔۔۔اللہ نے آپ کو بڑا بلند مرتبہ دیا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ عطا فرمایا۔۔۔مگر دنیا کے مال سے آپ کو پیار نہ تھا۔

سونے کے پہاڑ

حدیث پاک میں ہے۔۔۔کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔۔۔اے اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر ان پہاڑوں کو سونا بنا دیا جائے اور آپ جہاں تشریف فرما ہوں یہ سونے کے پہاڑ آپ کے ساتھ جایا کریں۔۔۔کیا آپ کو یہ سب پسند ہے۔۔۔اس پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کچھ دیر اپنا سر مبارک کو جھکائے رکھا۔۔۔اور پھر فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام دنیا اس کا گھر ہے۔۔۔جس کا کوئی گھر نہ ہو۔۔۔اور دنیا اُس کا مال ہے۔۔۔جس کا کوئی مال نہ ہو۔۔۔اور مال کو وہ جمع کرتا ہے۔۔۔جسے عقل نہ ہو۔۔۔تو جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا اے حبیب خدا۔ اللہ تعالیٰ قول ثابت پر آپ کو قائم وثابت رکھے۔

[مدارج النبوت، ج۱،ص۱۱۴]

Scanned with CamScanner

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

معزز سامعین کرام! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے مال کو ٹھکرا دیا۔۔۔اور یہ فرمایا کہ دنیا کا مال وہ جمع کرتے ہیں جو بے عقل ہوتے ہیں۔۔۔ معلوم ہوا دنیا کے مال سے آپ کو محبت نہ تھی۔۔۔آپ بہت بڑے سخی ہیں۔۔۔ آپ ساری کائنات کے حاکم ہیں۔۔۔مولا ہیں۔۔۔آقا ہیں۔۔۔داتا ہیں۔

آپ بہت بڑے امانت دار۔۔۔دیانت دار اور عدل وانصاف کرنے والے نبی تھے۔۔۔اس لئے خالق و مالک اللہ رب العزت نے بھی آپ کی تعریف فرمائی۔۔۔اور آپ کو ہر شئے عطا فرمائی۔

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ ''ہم نے آپ کو ہر شئے کی کثرت عطا فرمائی۔'' [القرآن، سورہ کوثر، پارہ ۳۰]

میرے دوستو! میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیشہ عدل و انصاف فرمایا۔۔۔حق دار کو اس کا حق دیا۔۔۔ ہر ایک کے حق میں بہتر فیصلہ فرمایا:

عدل کا سکہ جس نے چلایا قوم کا بیڑا پار لگایا
پھر سے کیا انسان کو معظم صلی اللہ علیہ وسلم

بے مثال عدل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے قبیلہ بنی مخزوم میں ایک عورت نے چوری کی جس کی وجہ سے سارا قبیلہ پریشان ہ

گیا۔۔۔کہ اگر ہمارے قبیلے کی عورت کا ہاتھ کاٹا گیا تو ہماری بدنامی ہوگی۔۔۔ ہم ساری قوم کے سامنے رسوا ہوجائیں گے۔۔۔لہٰذا انہوں نے ذلت سے بچنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دربار رسالت میں اپنا سفارشی بنایا جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورت کی سفارش کی تو عدل وانصاف کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ''کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔'' [مشکوۃ شریف، ص۳۱۴]

پھر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: کہ تم سے پہلے لوگ اسی طرح ہلاک و برباد ہوئے۔۔۔کہ جب کوئی امیر چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر اپنا قانون لاگو کردیتے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو سن لو۔۔۔

وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ''خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹتا۔'' [مشکوۃ شریف، ص۳۱۴]

معزز دوستو! یہ ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل وانصاف سبحان اللہ۔

ساری دنیا صدقہ کھاوے پاک نبی دے در دا
صفتاں پاک رسول دیاں خود اللہ وی پیا کردا

جیسا کروگے ویسا بھروگے

آپ کو ان حالات کا بخوبی علم ہے۔۔۔کہ آج کے دور میں انصاف کہاں

ملتا ہے۔۔۔لوگ جگہ جگہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔۔۔کہ کہیں سے انصاف مل جائے۔۔۔مگر اس دنیا میں انصاف کرنے والے بہت کم لوگ نظر آئیں گے۔۔۔دنیا کے مال کی لالچ و ہوس نے بندے کو عدل وانصاف کرنے سے روک دیا۔۔۔اور انصاف اُس کو دیا جاتا ہے۔۔۔معاف اُس کو کیا جاتا ہے۔۔۔جس کے پاس دولت ہے۔۔۔پیسہ ہے۔۔۔آج کے دور میں غریبوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاتا۔۔۔اے بندے اگر تو چاہتا ہے کہ تیری دنیا و آخرت بہتر ہو جائے، تو کامیاب ہو جائے۔۔۔تو عدل وانصاف سے کام لے ورنہ وہ دن دور نہیں جب۔

اُس دن بندیا ٹٹ جاوے گی سب مغروری تیری
جس دن پاک نبی فرمایا اے نئیں امت میری

اُس دن نہ عمارت کام آئے گی
نہ وزارت کام آئے گی
نہ دولت کام آئے گی
نہ جائیداد کام آئے گی
نہ سونا، چاندی کام آئے گا
نہ مال کام آئے گا۔

لیکن! اے بندے اُس دن تیرا اچھا عمل کام آئے گا جو تو نے دنیا میں رہتے ہوئے کیا ہوگا۔۔۔یعنی کسی کی حق تلفی نہ کی ہو۔۔۔کسی کو دکھ نہ دیا ہو۔۔۔حرام وحلال کی تمیز کی ہو۔۔۔اور بالخصوص عدل وانصاف کیا ہو۔۔۔پھر تیرے یہ اعمال اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جائیں گے۔۔۔اور تیری آخرت اللہ تعالیٰ بہتر

فرما دے گا۔۔۔اور برے کاموں کا برا ہی نتیجہ ہے۔۔۔اور اچھے کاموں کا اچھا نتیجہ ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اگر تم کسی کا بھلا کرو گے تو اپنا ہی کرو گے۔ اگر کسی کا برا کرو گے تو اپنا ہی کرو گے۔''

اللہ تعالیٰ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔۔۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اشعۃ اللمعات میں یہ حدیث لکھتے ہیں۔

کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا۔ جس میں امانت و دیانت نہ ہو اُس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اُس کا کوئی دین نہیں۔ [اشعۃ اللمعات، ج ا، ص ۵۸۹]

جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے۔۔۔کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم وہ جانو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو گے اور بہت زیادہ روؤ گے۔'' [مدارج النبوت، ج ا، ص ۱۱۶]

معزز دوستو! آج لوگ کسی کو دھوکہ دے کر بعد میں قہقہے مار مار کر ہنستے ہیں اور طرح طرح کے کارنامے سناتے ہیں۔۔۔کہ میں نے فلاں کے ساتھ ایسا کیا اُس کو پتہ بھی نہ چلنے دیا۔۔۔لیکن ان لوگوں کو کیا معلوم کہ وہ کسی کو کیا دھوکہ دیں گے اُن کے ساتھ تو خود دھوکہ ہو رہا ہے۔۔۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

فرماتے ہیں۔ کہ جو ہنستے ہیں۔ وہ بعد میں بہت زیادہ روتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ پچھتائیں گے کہ کاش ہم نے کسی کو دھوکہ نہ دیا ہوتا۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوش اخلاقی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ کہ خوش اخلاقی میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ میں نے تقریباً دس سال نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں گزارے آپ نے کبھی مجھے اُف تک نہ فرمایا۔۔۔ اور نہ ہی یہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا یا کیوں نہ کیا۔

[مدارج النبوت، ج ۱، ص ۸۱]

مال تقسیم فرمانا

امام بخاری سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔۔۔ کہ ایک دفعہ دربارِ رسالت میں بحرین کا خراج آیا آپ نے فرمایا اس کو مسجد میں رکھ دو۔۔۔ ابن شیبہ کی روایت کے مطابق وہ ایک لاکھ تھا۔۔۔ شاہِ کون ومکاں اپنے گھر سے تشریف لائے اور سیدھے مسجد میں داخل ہوئے۔۔۔ تو اُس مال کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔۔۔ اور نماز میں مشغول ہو گئے۔۔۔ اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مال کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔۔۔ اور اسے تقسیم فرمانا شروع کر دیا۔۔۔ جو آتا تھا۔۔۔ وہ آپ سے لے جاتا تھا۔۔۔ اور جب سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔۔۔ تو آپ سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے بھی عطا

فرمائیں۔ تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

خُذْ فَحَثٰی فِیْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ. فَقَالَ اُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰی كَاهِلِهٖ. [بخاری شریف ج ۱ ص ۴۴۸]

''تم بھی لے لو۔ پس انہوں نے اپنا کپڑا بھر لیا۔ جب اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکے عرض کیا کہ کسی کو حکم فرمائیں کہ میرا ساتھ دے فرمایا نہیں خود ہی اٹھاؤ۔ عرض کیا میں اکیلے نہیں اٹھا سکتا۔ پھر عرض کیا حضور مجھ سے نہیں اٹھایا جاتا۔ فرمایا خود اٹھاؤ۔ پھر اُس سے کچھ گرا دیا اور کندھے پر اٹھا کر چل پڑے۔''

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اُن کی بے صبری کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے کہ اتنے میں وہ غائب ہو گئے۔

فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عليه وسلّم و ثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ.

''پھر آپ جب وہاں سے اٹھے تو ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔''

[بخاری شریف، ج ۱، ص ۴۴۸]

یہ ہے میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عدل وانصاف سارے کا سارا مال بانٹ دیا مگر اپنے پاس کچھ جمع نہ کیا اس لئے کہ آپ کو دنیا کے مال سے محبت نہ تھی۔

تو میرے دوستو! میرے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا اور کوئی نہیں۔ حسن واخلاق میں۔

Scanned with CamScanner

عدل وانصاف میں۔

امانت ودیانت داری میں۔۔۔

آپ کی مثال نہیں مل سکتی۔ کسی شاعر نے کیا خوب آپ کی شان میں عرض کیا:

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

سامعین محترم! تو آخر میں آپ حضرات کو گزارش کرتا ہوں کہ ہمیشہ دیانت داری سے کام لو۔۔۔ ناپ تول پورا کرو۔۔۔ کسی سے زیادتی نہ کرو۔ کسی کو گالی نہ دو۔۔۔ نیک عمل کرو۔۔۔ گناہ کرنے سے بچو۔۔۔ عدل وانصاف کرو۔۔۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔۔۔ اور سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت پر عمل کرو تا کہ ہم سب کی دین و دنیا آخرت بہتر ہو جائے۔ اللہ مجھے اور آپ کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو، سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بہت زیادہ محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اور اللہ ہمیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

سخاوتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا..اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ
ہر چند کہ آقا نے بھرا ہے ترا کشکول
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ
سرکار کا در ہے درِ شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

Scanned with CamScanner

جن لوگوں کو شک ہے کہ کرم ان کا ہے محدود
اُن لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
اُس در پہ یہ انجام ہوا حسنِ طلب کا
جھولی مری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ
پہنچا جو اُس دَر پہ تو رہ رہ کے نصیؔر آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پر بڑا خاص فضل وکرم ہوا کہ آج ہم سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے کے لئے یہاں پر جمع ہوئے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ رب تعالیٰ ہمیں بار بار ایسی محفلوں میں شرکت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔۔۔ آج جو آیۃ کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم۔

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ. ''اور جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکیے'' [پ۳۰، سورۃ والضحیٰ]

سامعین محترم! اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم منگتے کو مت جھڑکیے۔۔۔ تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ایسی ہے۔۔۔ کہ جہاں نرمی ہی نرمی ہے۔۔۔ وہاں سختی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نرمی سے محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق حمیدہ کو قرآن میں بیان فرمایا:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ. [القرآن] ''اور آپ بڑے صاحب اخلاق ہیں۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی سائل کو نہ جھڑکا بلکہ کوئی جتنی بار آیا اُس کی جھولی بھرتے گئے۔

حاتم طائی کا پوتا

مدینہ منورہ کی پاک بستی ہے۔۔۔ کہ ایک سیدہ زادہ مدینہ کی گلیوں سے گزر رہا تھا۔۔۔ کہ راستے میں اُسے حاتم طائی کا پوتا ملا اور وہ سید زادے سے کہنے لگا۔۔۔ کہ اے سید زادے تو نے پوری طرح میری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیا تو جانتا نہیں کہ میں کون ہوں۔۔۔ تو اس پر سیدہ زادہ کہنے لگا کہ بتا تو کون ہے۔۔۔ کہنے لگا میرا دادا وہ تھا۔۔۔ جس کا نام حاتم طائی ہے اور میں اُس کا پوتا ہوں تو سیدہ زادہ کہنے لگا بتا تیرے دادا میں کیا خوبی تھی۔۔۔ کہنے لگا میرے دادے کی حویلی کے دس دروازے تھے اور میرا دادا بہت بڑا سخی تھا۔۔۔ اور اُس کی سخاوت کا یہ عالم تھا۔۔۔ کہ اگر کوئی مانگنے والا اُس کے دروازے سے داخل ہوا تو میرے دادا نے اُس کی جھولی بھر دی حتیٰ کہ اگر وہی مانگنے والا میرے دادا کے دس دروازوں سے بار بار بھی آیا تو پھر بھی میرا دادا اُس مانگنے والے کو بار بار دے دیتا وہ بہت بڑا سخی تھا۔

سید زادے کا جواب

تو سید زادے نے جواب میں کہا کہ ٹھیک ہے تیرا دادا بڑا سخی دل تھا۔ لیکن وہ میرے نانا سے بڑا سخی نہیں تھا۔۔۔ تیرے دادا کی حویلی کے دروازے دس اور میرے نانا کے گھر کا دروازہ ایک۔۔۔ اور تیری بات کے مطابق تیرے

دادا کی حویلی کے دروازے ختم ہو جاتے لیکن مانگنے والے کی خواہش پوری نہ ہوتی۔۔۔اُس کی جھولی نہ بھرتی۔۔۔لیکن میرے نانا کا دروازہ تو ایک تھا لیکن جو ایک بار میرے نانا سے مانگنے آیا تو جھولی بھر کے گیا اور پھر اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت پیش نہ آتی تھی بتاؤ تیرا دادا بڑا سخی تھا۔۔۔یا کہ میرا نانا۔۔۔تو حاتم طائی کا پوتا لاجواب ہو گیا۔

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے

(لا) نہیں فرمایا

سامعین محترم! حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی چیز کے مانگنے پر (لا) نہیں فرمایا۔“ [شرح مسلم، ج ۶، ص ۷۶۴]

میرے دوستو! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حد سے زیادہ سخی تھے۔ کیونکہ اللہ کے نام پر مال اور متاع کو لٹانا آپ کی صفاتِ مبارکہ میں شامل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اللہ تعالیٰ سے محبت کی روشن دلیل ہے۔۔۔آپ نے عمر بھر مال و دولت جمع کرنے کی خواہش نہ کی جو کچھ بھی پاس موجود ہوتا اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے اور آپ نے کبھی بھی سائل کو خالی نہ لوٹایا جو کچھ پاس ہوتا دے دیا کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

جُود و سخا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔۔۔اور آپ کی سخاوت کا سب سے زیادہ ظہور رمضان المبارک میں ہوتا تھا۔۔۔اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینہ میں آخر تک آپ سے ملاقات کرتے تھے۔۔۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو قرآن سناتے تھے اور جبرائیل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔ [شرح مسلم، ج ۶، ص ۷۵۶]

واہ کیا جود و کرم ہے شہہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

سونا دے دیا

حضرت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں۔۔۔کہ میں ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کھجوریں اور چھوٹے چھوٹے خربوزے لے کر حاضر ہوئی تو واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا برتن خالی لوٹانے کی بجائے اُس میں زیورات اور سونا بھر دیا۔۔۔اور فرمایا جاؤ لے جاؤ۔ [شمائل ترمذی، ص ۱۸۴]

واہ کیا جود و کرم ہے شہہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

Scanned with CamScanner

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے داتا ہیں۔
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے آقا ہیں
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے مولا ہیں۔

آپ کا نام بے مثال
آپ کا مقام بے مثال
آپ کا ہر کام بے مثال
آپ کا اخلاق بے مثال
آپ کی صداقت بے مثال آپ کی شجاعت بے مثال
آپ کی عادت کریمہ بے مثال آپ کی سخاوت بے مثال

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے

جنت کو لے جائے گی

سامعین محترم! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی سخاوت فرمائی اور دوسروں کو بھی سخاوت کرنے کا حکم دیا۔۔۔ جیسا کہ میرے آقا و مولا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلسَّخَآءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. [مشکوۃ، ص ۱۶۷]

"سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جس نے اس درخت کی شاخ کو پکڑ لیا وہ شاخ اسے نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اُسکو جنت میں داخل کر دے گی۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ:

وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ. [مشکوۃ، ص ۱۶۷]

"اور بخیلی ایک درخت ہے۔ جو آگ میں سے ہے پس جو بخیل ہے وہ جہنم کی ایک شاخ کو پکڑے گا اور وہ شاخ اُس کو نہ چھوڑے گی حتیٰ کہ اُس کو دوزخ میں ڈال دے گی۔"

سامعین محترم! ان احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے۔۔۔ کہ جو بندہ سخاوت کرتا ہے۔۔۔ یعنی خرچ کرتا ہے۔۔۔ اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔۔۔ اور جو کنجوسی کرتا ہے۔۔۔ اللہ کا دیا ہوا مال خرچ نہیں کرتا اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے تو اے میرے دوستو! بھائیو، اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اُس کے دیئے ہوئے رزق کو کھلے دل سے خرچ کرو اللہ تعالیٰ مال میں اور برکت فرمادے گا۔

فرشتوں کی دعا

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کہتا ہے۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا. "اے اللہ سخی کو مالا مال فرمادے" اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. "اے اللہ بخیل کو برباد کر دے۔" [مسلم، بخاری، مشکوۃ، ص ۱۶۴]

سامعین محترم! آج کل کے دور میں کئی لوگوں کا یہ حال دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ بڑی کنجوسی سے کرتے ہیں۔۔۔ نہ اللہ کی راہ میں

Scanned with CamScanner

دیتے ہیں۔۔۔اور نہ ہی اپنے بہن بھائی، ماں باپ، بیوی بچوں پر خرچ کرتے ہیں۔۔۔اُن کو بھوکا مارتے ہیں۔۔۔اور مال کو جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔۔۔حتیٰ کہ وہ لوگ اپنے آپ پر بھی خرچ نہیں کرتے خود بھی اتنا مال موجود ہونے کے باوجود پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہیں اور ہر ایک کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ بھائی ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔ہم بڑے پریشان ہیں اور اوپر سے ناشکری والی باتیں کرتے ہیں۔۔۔اُن لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جو بندہ اپنے ماں باپ اپنی اولاد پر کھلے دل سے خرچہ کرتا ہے۔۔۔یہ بھی عبادت ہے اور اُس کا اجر وثواب اُس بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بھرپور دیا جاتا ہے۔۔۔ایک تو اُس کا مال بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں جگہ عطا فرماتا ہے کہ جو مال کو خرچ کرتا ہے۔۔۔یعنی سخاوت اختیار کرتا ہے۔۔۔جیسا کہ حدیث مبارکہ میں پہلے آپ سن چکے ہیں۔

وادی بھر گئی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے سوال کیا عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کو اتنی بکریاں عطا فرمادیں کہ جن سے دو پہاڑوں کے درمیان کی وسیع وادی بھر گئی۔۔۔جب وہ لوٹ کر اہل وطن کے پاس آیا تو کہنے لگا اے لوگو۔

اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءَ مَنْ لَّا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

"وقت ضائع کیے بغیر فوراً اسلام قبول کرلو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی

کو کوئی چیز عطا فرماتے ہیں۔ پھر اُسے فقر وفاقہ کا اندیشہ نہیں رہتا۔" [شمائل الرسول، ص۴۷]

سبحان اللہ کیا سخاوت ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو بھی آتا جھولیاں بھر بھر کے جاتا۔۔۔اور جس کی ایک بار جھولی بھر دیتے پھر اُس کو تازندگی کسی سے مانگنے کی حاجت نہ ہوتی۔۔۔خدا کی قسم ہم اہلسنت و جماعت بھی اس بات پر بڑا فخر کرتے ہیں۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ عطا فرما رہا ہے۔۔۔اور ہماری جھولیاں بھری جارہی ہیں۔

نہ مال و اولاد دا صدقہ نہ کاروبار دا صدقہ
اسیں تے کھانے آں یارو خدا دے یار دا صدقہ

سونے کے پہاڑ

سامعین محترم! جیسا کہ آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بے مثل و بے مثال ہے۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَوْ اَنَّ لِیْ مِثْلَ جِبَالِ تِهَامَةَ ذَهَبًا لَقَسَّمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ كَذُوْبًا وَّ لَا بَخِيْلًا. [شمائل ترمذی، ص۱۸۴]

"اگر میرے پاس اتنا سونا ہوتا جتنے تہامہ کے پہاڑ ہیں تو اس تمام سونے کو تمہارے درمیان تقسیم کردیتا تم مجھے نہ جھوٹا پاتے نہ بخیل۔"

سبحان اللہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بڑی بے مثال ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دو جہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

خدا کی قسم میرے آقا کا وہ دربار ہے۔۔۔ جہاں سے ہر ایک کو بِنا مانگے عطا کیا گیا۔۔۔ میرے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ سے ہر ایک کی جھولی بھردی گئی۔

آپ کے دربار میں

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے

آپ کے دربار میں۔

ادنیٰ آیا	اعلیٰ بن گیا
شقی آیا	سعید بن گیا
برا آیا	نیک بن گیا
اعرابی آیا	صحابی بن گیا
بیمار آیا	شفا پا گیا
گنہگار آیا	بخشش پا گیا
خالی جھولی لایا	بھر کے لے گیا

منگتوں کو سلطان بنایا میرے کملی والے نے
جب اپنا دربار لگایا میرے کملی والے نے

بڑا سخی

سامعین محترم! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَحْسَنَ النَّاسِ وَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ. [مسلم، بخاری، ص۵۵۲] ’’تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔‘‘

سامعین محترم! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ نہ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی حسین ہے۔۔۔ اور نہ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا کوئی سخی ہے۔۔۔ اور نہ ہمارے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جیسا اس کائنات میں کوئی بہادر ہے۔۔۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ

نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

خریداری

حضرات محترم! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم خریداری کے لئے بازار تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک قمیض خریدی جس کی قیمت صرف چار درہم تھی۔۔۔ جب آپ قمیض خرید کر واپس گھر تشریف لا رہے تھے۔۔۔ تو راستے میں ایک انصاری ملا سلام پیش کرنے کے بعد عرض کرنے لگا اے پیارے

Scanned with CamScanner

آ قا صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ قمیض مجھے عطا فرما دیں تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وہ قمیض فوراً انصاری کو دے دی اور ایک اور نئی قمیض آپ نے بازار سے خریدی اور جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک روتی ہوئی بچی ملی تو آپ نے رونے کا سبب پوچھا تو کہنے لگی پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم میں اپنے مالک کا کچھ سامان لینے کے لئے بازار آئی اور میرے پاس دو درہم تھے کہ وہ بازار میں گم ہو گئے ۔۔۔ اس لئے میں رو رہی ہوں کہ میرا مالک مجھے مارے گا ۔۔۔ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بھی صرف دو درہم باقی بچے تھے ۔ آپ نے اس کو دے دیئے لیکن وہ سامان خرید کر پھر رونے لگی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کرنے لگی کہ میں دیر سے واپس جا رہی ہوں مجھے ڈر لگتا ہے ۔۔۔ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اُس کے ساتھ اسے چھوڑنے کے لئے تشریف لے گئے ۔۔۔ اور جا کر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے گھر کا دروازہ کھٹکٹایا اور سلام فرمایا ۔۔۔ تو گھر والوں کو معلوم ہو گیا ۔۔۔ کہ اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آواز مبارک ہے ۔ آپ نے پھر سلام کہا ۔۔۔ لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا پھر آپ نے سلام کہا تو گھر والوں نے دروازہ کھولا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں نے تین بار سلام کہا مگر اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو عرض کرنے لگے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ ہمیں سلام کہتے جائیں تا کہ ہماری بخشش ہو جائے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے گھر کو اور اس میں رہنے والوں کو آفتوں سے بچا لے گا ۔۔۔ ہم نے اس لئے دروازہ لیٹ کھولا ۔۔۔ تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں اس بچی کے ساتھ سفارشی بن کر آیا ہوں لہٰذا اس کو کچھ مت کہنا ۔۔۔ تو مالک عرض کرنے

لگا ۔۔۔ اے میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام میں آپ کے تشریف لانے پر بڑا خوش ہوا ہوں لہذا میں اس لونڈی کو رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں تو اس پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں بھلائی اور جنت کی خوشخبری سے نوازا اور پھر حضور آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے پاس دس درہم تھے ۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس درہموں میں بڑی برکت ڈالی ہے ۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی اس سے قمیض پہنائی اور ایک انصاری کو بھی قمیض دے دی اور ایک لونڈی کو بھی اس کی وجہ سے آزادی مل گئی ۔۔۔ اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ رزق عطا فرمایا۔

[شمائل الرسول، ص ۶۷]

نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

میرے نام پر خرید لو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا ۔۔۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس وقت میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا ۔۔۔ تو میں ادا کر دوں گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک بار آپ اس کو دے چکے ہیں ۔۔۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلّف نہیں بنایا ۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات بڑی پسند آئی ایک انصاری

Scanned with CamScanner

صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے رب سے محتاجی کی فکر نہ کریں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے۔۔۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ [شمائل الرسول، ص ۴۸]

نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

چادر کا ھدیہ قبول:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ایک خاتون بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اُس نے ایک چادر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں پیش کی تو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرما لیا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو بطور تہبند استعمال کیا۔۔۔ اور ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنے لگا اے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر آپ مجھے عطا فرما دیں۔۔۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔۔۔ یہ چادر میں تمہیں دے دوں گا۔۔۔ اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اس اعرابی کو دے دی۔۔۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اُس کو کہا کہ اس چادر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت تھی۔۔۔ تم نے اُن سے یہ چادر کیوں مانگی تو عرض کرنے لگا کہ میں نے یہ چادر اس لئے مانگی کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم منور سے مَس کر گئی تھی۔۔۔ میرا جی چاہتا تھا کہ میں اس چادر کو اپنا کفن بناؤں

گا۔۔۔ اور اس چادر کی برکت سے میری نجات ہو جائے گی۔۔۔ اس لئے یہ چادر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی تھی۔۔۔ اور پھر وہ اعرابی کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا اور اُس کو اُسی چادر کا کفن دیا گیا۔۔۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مس کر گئی تھی۔

نہ اُن کے جیسا سخی ہے کوئی نہ اُن کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

سامعین محترم! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بھی بے مثال اور آپ کی صداقت بھی بے مثال آپ کی شجاعت بھی بے مثال آپ کا اخلاق بھی بے مثال آپ کی سخاوت بھی بے مثال اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سنت مصطفیٰ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

سُنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ.

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
یہی ہے خالق اساس رحمت یہی ہے خالق بنائے رحمت
نبی کا عرفان زندگی ہے نبی کا عرفان بندگی ہے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک آیۂ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○ [پ۳ آل عمران ۳۱]

"اے محبوب فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ تب اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

سامعین محترم! اس آیۂ مقدسہ میں اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔۔۔ معلوم یہ ہوا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ ہوگی اُس وقت تک اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو سب سے پہلے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو اُن کی پیروی کرو

Scanned with CamScanner

پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں کامیابی نصیب ہو گی۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا۔۔۔ کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔اے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

تینوں چھڈ میرے دروازیوں جیہڑا بخشش منگن لئی آوے
کدے نہ بخشاں کدے نہ بخشاں رب سچا فرماوے

بغیر محبتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اللہ کی محبت نصیب نہیں ہو سکتی۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُس بندے کو بخش دے گا۔۔۔ جو اُس کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانبردار ہو گا۔

اللہ کی محبت

سامعین محترم! جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع کرتے ہیں اللہ جل شانہ اُنہیں اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔۔۔ اب اُن اعمال وافعال کا بھی ذکر سنو جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ O [البقرۃ:۲۲۲] ”بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔“

ایسا ہی ایک جگہ ارشاد ہوا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ O [عمران:۷۶] ”تو بیشک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پرہیزگاروں سے۔“

اللہ تعالیٰ قران میں فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ O [عمران:۱۴۶] ”اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

ناپسندیدہ عمل

میرے دوستو یہ آیات بنیات آپ حضرات نے ساعت فرمائیں معلوم ہوا کہ یہ تمام عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے سے محبت فرماتا ہے۔۔۔ اور کچھ عمل ایسے بھی ہیں۔۔۔ جن کے کرنے سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ بندے کو اُس کے اِن اعمال کی وجہ سے محبوب نہیں رکھتا۔۔۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰہُ لَایُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ O [البقرۃ:۲۷۶] ”اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔“

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَ لَاتَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ O [البقرۃ:۱۹۰] ”اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ O [المائدہ:۶۴] ”اور اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔“

ایک اور جگہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ O [النحل،آیت:۲۳] ”بیشک وہ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اِن اعمال کے کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا۔۔۔

جو اس حد کو توڑنے والے ہیں
جو دنگا فساد کرنے والے ہیں
جو تکبر کرنے والے ہیں۔
جو ناشکری کرنے والے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے ہرگز محبت نہیں فرماتا۔۔۔ بلکہ جو ایسا کرتے ہیں۔۔۔ وہ اللہ کے عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

سُنتِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

سامعین محترم! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہوگا۔۔۔ کہ آج ہر بندہ یہی چاہتا ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ اُس پر راضی ہو جائے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سب سے بہتر راستہ یہ ہے۔۔۔ کہ اُس کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو راضی کیا جائے اُن سے محبت رکھی جائے۔۔۔ اور ایسی محبت رکھی جائے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ہر ادا سے محبت رکھنی چاہیے۔۔۔ یعنی سنت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔۔۔ اور یہ بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

کوئی تے حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

اور بندے کو سنت پر اس طرح عمل کرنا چاہیے۔ کہ

جس طرح سرکار چلتے	اسی طرح چلا جائے
جس طرح سرکار سلام کہتے	اسی طرح سلام کہا جائے
جس طرح سرکار مصافحہ کرتے	اسی طرح مصافحہ کیا جائے
جس طرح سرکار گلے ملتے	اسی طرح گلے ملا جائے
جس طرح سرکار کھانا کھاتے	اسی طرح کھایا جائے
جس طرح سرکار سوتے	اسی طرح سویا جائے
جس طرح سرکار اٹھتے	اسی طرح اٹھا جائے
جس طرح سرکار بیٹھتے	اسی طرح بیٹھا جائے
جس طرح سرکار پیتے	اسی طرح پیا جائے
جس طرح سرکار نے سفر کیا	اسی طرح سفر کیا جائے
جس طرح سرکار نماز ادا کرتے تھے	اسی طریقہ سے ادا کی جائے
جس طرح سرکار روزہ رکھتے	اسی طریقہ سے رکھا جائے
جس طرح سرکار حج کرتے	اسی طرح حج کیا جائے
جس طرح سرکار عبادت کرتے	اسی طرح عبادت کی جائے

حتیٰ کہ جس جس چیز سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم محبت فرماتے تھے۔۔۔ ان سے بھی محبت رکھی جائے۔

میرے دوستو! یہ ہے۔۔۔ سنت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔۔۔ کہ اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ہر ادا اور اُن کی ہر چیز سے محبت رکھی جائے اور اُن چیزوں کو اُن اداؤں کو اپنایا جائے جنہیں آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنایا تھا۔۔۔ یہ ہے سنت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

Scanned with CamScanner

جنتی لوگ

میرے دوستو! جو لوگ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں ۔۔۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت پر عمل کرتے ہیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بہت انعام واکرام سے نوازتا ہے ۔۔۔ جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا O [پ۲۶، الفتح ۱۷]

''اور جو شخص اطاعت کرتا ہے۔ اللہ اور اُسکے رسول کی داخل فرمائے گا اسے باغات میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اور جو شخص روگردانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دردناک عذاب دے گا۔''

سامعین محترم! اس آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کامیاب وہ بندہ ہے ۔۔۔ جو اللہ اور اُس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت وفرمانبرداری کرے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو یہ انعام دے گا ۔۔۔ کہ اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔

سامعین محترم! الحمد للہ ہم اہل سنت وجماعت ہمیشہ ہر اُس چیز سے محبت رکھتے ہیں ۔۔۔ جس سے اللہ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پیار فرمایا ۔۔۔ اور ہم تو اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے در کے گدا ہیں ۔۔۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔

جائے کہاں یہ بے نوا در چھوڑ کر تیرا شیدا
در در پہ وہ جاتا نہیں جس نے بھی دیکھا در تیرا

۱۰۰ شہیدوں کا ثواب

سامعین محترم! صحابی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ. [مشکوۃ، ص ۱۷۳]

''جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اسے ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

سبحان اللہ کیا شان ملی اُس کو جس نے سنت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب پایا ۔۔۔ ہمارا تو عقیدہ یہی ہے ۔۔۔ کہ سرکار دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا در ہی ایک ایسا عظیم در ہے ۔۔۔ کہ جہاں سے خالی جھولی والے اپنی جھولیاں بھر بھر کے لوٹتے ہیں ۔۔۔ اور یہ سب کچھ سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت کا ہی فیضان ہے ۔۔۔ کہ عاشق رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہر ہر ادا سے محبت رکھتے ہیں ۔۔۔ اور دوسروں کو بھی سنت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

جائے کہاں یہ بے نوا در چھوڑ کر تیرا شہا
در در پہ وہ جاتا نہیں جس نے بھی در دیکھا تیرا

میرے دوستو!

دنیا میں بہتری چاہتے ہو تو سنت مصطفےٰ پر عمل کرو
آخرت میں بہتری چاہتے ہو تو سنت مصطفےٰ پر عمل کرو
عزت چاہتے ہو تو سنت مصطفےٰ پر عمل کرو

Scanned with CamScanner

رحمت چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے پر عمل کرو
برکت چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے پر عمل کرو
اللہ کی محبت چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے پر عمل کرو
کامیابی و کامرانی چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے پر عمل کرو
دوزخ سے نجات چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے پر عمل کرو
عذاب قبر سے بچنا چاہتے ہو — تو سنت مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرو

اور میرے بزرگو دوستو ہمیشہ یہی دعا کرتے رہو۔۔۔کہ

محبوبِ ربّ امی لقب مجھ کو سکوں کی ہے طلب
نظر عطا مشکل کشا مشکل میں ہے بندہ تیرا

اگر پریشانیوں اور مشکلوں کا حل چاہتے ہو تو اللہ کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روشن اور مبارک زندگی کی طرح زندگی گزارو اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کام آسان فرما دے گا۔۔۔کیونکہ اللہ کے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نہیں چاہتے کہ میرے امتی دوزخ میں جائیں بلکہ اُن کی منشاء و مرضی یہی ہے کہ میری امت کامیاب ہو جائے اُس کی بخشش ہو جائے۔

دوزخ میں مَیں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

میرے دوستو! اگر دوزخ سے نجات چاہتے ہو تو سنت مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مضبوطی سے تھام لو اسی میں تمہاری نجات کا ذریعہ ہے۔

صراط مستقیم

معزز سامعین، حضرات! میری بات غور طلب ہے ذرا دھیان میری

طرف رکھیے۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور فرمایا:

یہ تو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔۔۔اور پھر دائیں بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ دوسرے راستے ہیں۔۔۔ان میں سے ہر راستے پر شیطان ہے۔۔۔جو اپنی طرف بلاتا ہے۔۔۔پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ ''بلاشبہ یہ میرا راستہ سیدھا راستہ ہے۔ پس اس کی پیروی کرو۔'' [نسائی شریف، ص۵۵]

جائے کہاں یہ بے نوا در چھوڑ کر تیرا شہا
دَر دَر پہ وہ جاتا نہیں جس نے بھی در دیکھا تیرا

جنت سے روک دیا جائے گا

حضرات محترم! اتباعِ سنتِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اجر و ثواب جنت ہے۔۔۔یعنی جو مسلمان حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔۔۔اس کی تائید حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اس پیاری پیاری حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَ مَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى. [بخاری، ص۲۲۷]

''میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا گیا انکار کس نے کیا؟ تو آپ نے فرمایا: جس

نے میری اطاعت کی وہ جنت میں
داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی
کی اس نے میرا انکار کیا اور وہ جنت
سے روک دیا جائے گا۔''

جائے کہاں یہ بے نوا در چھوڑ کر تیرا شہا
در در پہ وہ جاتا نہیں جس نے بھی در دیکھا تیرا

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اتباع سنت

حضرات محترم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ہمیشہ قرآن کے ساتھ ساتھ سنت کی پیروی کو اپنے لئے لازم سمجھا۔۔۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ طریقہ ہوتا تھا۔۔۔کہ انہیں ہر موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تلاش رہتی تھی۔۔۔حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال باکمال کے بعد مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا:

''میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں اگر میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اختیار کروں تو تم پر میری اطاعت کوئی ضروری نہیں۔'' [الریاض النضرۃ، ص۹۰]

اکو اِکّی حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

مجھے دن رات محبوب ہیں

سامعین محترم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے۔۔۔کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھڑیاں پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے کتنے کپڑے تھے اور ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کا وصال شریف قریب آیا تو آپ نے پوچھا آج کیا دن ہے تو لوگوں نے عرض کی کہ پیر کا دن ہے۔۔۔تو آپ نے وصیت کی کہ اگر میں رات کو فوت ہو جاؤں تو منگل کو دفن نہ کرنا بلکہ پیر والے دن ہی چاہے کتنی دیر نہ ہو جائے اسی دن دفن کرنا کیونکہ تمام دن اور راتوں میں مجھے وہ دن اور رات محبوب ہیں جن کا تعلق میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔
[الریاض النضرہ، ج۱، ص۵۲۶]

اک غلام نبی کی بفضل خدا ہوگئی عرض منظور سرکار میں
بخت چمکا مراد دلی مل گئی ہم چلے اپنے آقا کے دربار میں

تو سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس دلی آرزو کو قبول کرلیا اور جتنی عمر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گزاری یعنی ۶۳ سال تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت کہ آپ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔۔۔اور پیر والے دن ہی وفات پائی۔۔۔حتیٰ کہ آپ کی قبر شریف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک میں بنا دی گئی۔۔۔اور یہ بھی آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبت کا انعام دیا گیا۔۔۔کہ آپ کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مزار انوار کے احاطہ میں دفن ہونا نصیب ہوا۔

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت مصطفےٰ پر عمل کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت مصطفےٰ پر عمل کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت مصطفےٰ پر عمل کیا۔

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت مصطفےٰ پر عمل کیا۔

اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کی سنت مبارکہ پر عمل کیا اور مخلوق خدا کو اس کی پیروی کرنے کا درس دیا۔۔۔اور پھر اللہ کے ولیوں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنی اپنی زندگیوں کو گزارا۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم! آپ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی متقی بزرگوں میں سے تھے۔۔۔آپ فرمایا کرتے تھے۔۔۔کہ ایک دفعہ میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے بشر حاضی کیا تجھے علم ہے کہ تیرے زمانے کے بزرگوں میں تیرا مرتبہ کیوں بلند ہے؟ تو بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے تو علم نہیں۔تو اس پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

کیا تو نے سنت کا اتباع کرتے ہوئے بزرگوں کی تعظیم کی اور مسلمانوں

کو راہ حق دکھاتا رہا اور میرے اصحاب اور اہل بیت کو تو نے ہمیشہ محبوب رکھا۔۔۔
اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے مرتبہ عطا فرما دیا۔" [تذکرۃ الاولیاء ص۸۴]

تو اے میرے دوستو! آج ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے آج کل یورپی لوگوں کی پیروی شروع کر دی ہے۔۔۔جیسے وہ زندگی گزارتے ہیں ہم بھی ویسے ہی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ہم لوگوں کا یہ حال ہو گیا کہ ہم اُن بے دینوں کے پیروکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

دیکھو آج اگر کسی ہندو کو پہچاننا ہو تو اس کی مخصوص ٹوپی سے

اگر کسی انگریز کو پہچاننا ہو تو اس کی پتلون ٹائی سے

اگر کسی سکھ کو پہچاننا ہو تو اس کی لمبی لمبی داڑھی اور مخصوص انداز کی پگڑی سے

مگر اے مسلمانو! ہر ایک کی پہچان موجود ہے۔۔۔لیکن تمہاری پہچان ختم ہوتی جا رہی ہے۔

داڑھی رکھنا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت ہے۔۔۔لیکن اس کو رکھنے میں آج کل کے جوان بڑی شرم محسوس کرتے ہیں۔۔۔لیکن اگر کوئی بے ہودہ لمبے لمبے بال یا جس طرح آج کل فیشنی داڑھیاں دیکھنے میں آئی ہیں۔ایسا کرنے سے شرم محسوس نہیں کرتے۔۔۔نعت پڑھنے سے شرم آتی ہے۔۔۔مگر گانا گاتے۔۔۔فلم دیکھتے۔۔۔بھنگڑا ڈالتے اور کئی ایسے بُرے کام کرنے سے آج کے نوجوانوں کو شرم محسوس نہیں ہوتی۔۔۔تو اے مسلمانو! نام کے مسلمان مت بنو بلکہ ایسے زندگی گزارو جیسے تمہارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے گزاری۔۔۔ایسا لباس پہنو جس سے مسلمان لگو۔۔۔تاکہ تمہاری پہچان ہو سکے۔

ایسے صبر کرو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا

Scanned with CamScanner

ایسے نماز پڑھو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پڑھی۔

ایسے روزہ رکھو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رکھا

ایسے افطاری کرو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کی۔

ایسے خیرات کرو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کی۔

ایسے عبادت کرو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کی۔

ایسے اچھے عمل کرو جیسے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیے۔

میرے دوستو! اسی میں ہماری کامیابی ہے۔۔۔اور سنت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی ذریعہ نجات ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ رب تعالیٰ ہمیں سنت مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

Scanned with CamScanner